اسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب کا اردو ترجمہ

کتاب الضعفاء والمتروکین

تالیف

ابو محمد خرم شہزاد

نظر ثانی

محقق العصر فضیلۃ الشیخ حافظ ابو سیف جمیل احمد حفظہ اللہ

مکتبہ دار الحدیث

اسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب کا اُردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب کا اُردو ترجمہ

کتاب الضعفاء والمتروکین

تالیف

ابو محمد خرم شہزاد

نظر ثانی

محقق العصر فضیلۃ الشیخ حافظ ابو یوسف جمیل احمد حفظہ اللہ

مکتبہ دار الحدیث

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : کتاب الضعفاء والمتروکین

تألیف : ابو محمد خرم شہزاد

نظر ثانی : محقق العصر فضیلۃ الشیخ حافظ ابو یوسف جمیل حفظہ اللہ

ناشر : مکتبہ دار الحدیث شیخوپورہ

اشاعت اوّل : جون 2015ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ 042-37244973

مکتبہ دارالفکر الاسلامی: واہ کینٹ، راولپنڈی۔ 0321-5216287

نعمانی کتب خانہ: حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ 042-37321865

مکتبہ قدوسیہ: غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ 042-37351124

مکتبہ شان اسلام: راحت مارکیٹ، اُردو بازار لاہور۔ 0321-4363585

مکتبہ صبح روشن: اُردو بازار لاہور۔ 0321-4275767

مکتبہ اسلامیہ: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔
041-2631204

محمدی لائبریری: جامع مسجد محمدی اہل حدیث، مقام حیات سرگودھا۔ 0321-8851000

دارالمستقیم لائبریری: ملحقہ جامع مسجد خالد بن ولید ریگل چوک شیخوپورہ 0300-5177964

جامعہ البانیہ: نزد گرین ہل فیکٹری شتاب گڑھا فتح گڑھا ایجنسی، سیالکوٹ 0321-7145727

أسماء الرجال نصف علم

أسماء الرجال، علل حدیث اور جرح وتعدیل کے ماہر امام علی بن عبداللہ المدینی (۱۶۱ھ، ۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

"التفقه في معاني الحديث نصف العلم ومعرفة الرجال نصف العلم"

''معانی حدیث میں تفقہ آدھا علم ہے اور أسماء الرجال کی پہچان آدھا علم ہے۔''

سند کی تحقیق ضروری ہے

الجرح والتعدیل کے امام یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

''حدیث نہ دیکھو بلکہ سند دیکھو، پھر اگر سند صحیح ہو تو ٹھیک ہے، اور اگر سند صحیح نہ ہو تو حدیث کے دھوکے میں نہ آنا۔''

رسول اللہ ﷺ کی طرف ضعیف یا جھوٹی حدیث منسوب کرنے کی وعید

سیدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

((یا ایھا الناس ایاکم وکثرۃ الحدیث عنی من قال علی فلا یقولن الاحقاً او صدقاً فمن قال علی ما لم أقل فلیتبوأ مقعدہ من النار .))

''اے لوگو! (صحابہ کرام) میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو، اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح اور حق بات کہے، اس لیے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹ بات کو منسوب کرے گا، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

جس شخص کو حدیث کی صحت کا علم نہیں اُس کے جہنم میں داخل ہونے کا بیان

امام ابن حبان (۲۷۴ھ، ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب ''صحیح ابن حبان'' میں ایک باب یوں باندھا ہے ''فصل ذکر ایجاب دخول النار لمن نسب الشی الی المصطفیٰ ﷺ وھو غیر عالم بصحتہ'' اس بات کا ذکر کہ ایسے شخص کا دوزخ میں داخل ہونا لازم ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرے جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو۔''

فہرست مضامین

كتاب الضعفاء والمتروكين

حرف (الف)

حرف (ب)

حرف (خ)

حرف (ر)

حرف (س)

حرف (ص)

حرف (ض)

حرف (ط)

حرف (ع)

حرف (ق)

حرف (ل)

حرف (م)

حرف (ھ)

حرف (ياء)

انتساب

اس ادنیٰ کاوش کو اپنے اُستاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نام کرتا ہوں جنھوں نے مجھ ناچیز کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرما کر اس قابل بنایا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بندہ ناچیز یہ کتاب اور دیگر کتابوں کو لکھنے کے قابل ہوا، والحمد للّٰہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اُستاد محترم حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی قبر کو منور اور کشادہ فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ (آمین)

ابو محمد خرم شہزاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة التحقيق

ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيأت أعمالنا من يهد الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له وأشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله . أما بعد .

دین اسلام کی بنیاد قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ان دونوں چیزوں کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر : ۹)

''ہم ہی نے اس ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے بلکہ اسی طرح حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وحی قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم : ۳، ٤)

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ

اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل: ٤٤)

''یہ ذکر (قرآن) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔''

اور چند مقامات پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الجمعة: ٢)

''وہی ہے جس نے امیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان پر آیات تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ قبل اس سے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔''

﴿وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾ (البقرة: ٢٣١)

''اور اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو اور ان چیزوں کو جو میں نے تم پر کتاب وحکمت سے نازل کیں، جن کے ذریعہ وہ تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔''

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (النسآء: ١١٣)

''اللہ نے تم پر کتاب وحکمت نازل کی، اور تمہیں وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے، اور تم پر اللہ کا بڑا افضل ہے۔''

ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰ھ،۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

چنانچہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو کتاب کا ذکر کیا، جو قرآن ہے، اور حکمت کا ذکر کیا، مجھ کو اطمینان ہے کہ حکمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (حدیث) ہے، اور یہ تفسیر

فرمودہ الٰہی سے زیادہ مشابہ ہے۔ واللہ اعلم

کیونکہ قرآن مجید کے ذکر کے بعد حکمت کا ذکر کیا گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت کی تعلیم کے ذریعہ اپنی مخلوق پر اپنا احسان بیان فرما رہا ہے، لہٰذا یہاں سنت رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی چیز کو حکمت کہنا مناسب نہیں، اور یہ اس لیے کہ ''حکمت'' کتاب اللہ کے ساتھ متصلاً مذکور ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی اطاعت فرض کی ہے، اور آپ کے حکم کی پیروی کو لازم قرار دیا ہے، پس کسی قول کو سوائے کتاب اللہ کے پھر سنت رسول اللہ ﷺ کے فرض نہیں کہا جا سکتا...... اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی سنت (حدیث) ہی قرآن پاک کے خاص وعام معنی مراد لینے کے لیے رہنمائی کرتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے ساتھ ہی حکمت کا ذکر کیا، اور حکمت کو کتاب کے تابع بنایا، اپنے رسول ﷺ کے سوا دوسری مخلوق میں سے کسی کو یہ شرف نہ بخشا۔ [1]

ان آیات اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول سے ثابت ہوا، کہ کتاب وحکمت سے مراد قرآن وسنت (حدیث) ہی ہے۔

اب حدیث کے وحی ہونے پر رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ مبارک ملاحظہ فرمائیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ألا إني اوتيت الكتاب ومثله معه .)) [2]

''سن لو! مجھے کتاب (قرآن) اور اس کی مثل (وحی حدیث) عطا کی گئی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فأوحي إلى أنكم تفتنون في قبوركم .)) [3]

''پس میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جاتا ہے۔''

---

[1] كتاب الرسالة الشافعي: ص ٨٢ . [2] مسند أحمد: ٤/ ١٣٠-١٣١ . بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ [3] صحيح بخاري: ٨٦ .

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وإنما كان الذي أوتيت وحياً أوحاه الله إلي .)) [1]

''مجھے جو دیا گیا ہے وہ وحی ہے جسے اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔''

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ قرآن وسنت (حدیث) وحی ہے والحمد للہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت کے لیے اپنے نیک بندوں (محدثین) کو چنا، اور ان سے یہ کام لیا کہ انہوں (محدثین) نے حدیث کو قبول کرنے کے اصول، ضابطے اور سخت سے سخت شرائط عائد کیں جو کہ اصول حدیث کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

بہرحال حدیث کی حفاظت کا سب سے اہم ہتھیار سند ہے، سند کے بغیر حدیث کی حفاظت ممکن نہیں ہے، کیونکہ صحیح حدیث ہوگی تو ہمیں قرآن کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے، سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمانداری آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری ہے، اور قرآن بھی آسمان سے نازل ہوا ہے، پھر لوگوں نے اس قرآن کو پڑھا، اور میری سنت (حدیث) سے اس (قرآن) کے احکامات کو سمجھا۔ [2]

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حق (صحیح حدیث) پہنچانے کا حکم ہے، نہ کہ جھوٹ، اس لیے سند کیا ہے؟ اسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے؟ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

اسناد کا لغوی معنی:

کلمہ ''اسناد'' سند سے ماخوذ ہے، جو لغوی اعتبار سے مختلف معنوں میں مستعمل ہے، پہاڑ کے دامن کی بلندی کو سند کہا جاتا ہے، اسی طرح سے وادی کے سامنے کی بلند زمین کو بھی سند کہا جاتا ہے، آدمی جس چیز پر ٹیک لگاتا ہے یا جس پر اعتماد کرتا ہے اس کو بھی سند کہا جاتا ہے۔ [3]

---

[1] صحيح بخاري: ٧٢٧٤. [2] صحيح بخاري: ٧٢٧٦. [3] لسان العرب: ٣/ ٢٢٠، ماده ''سند''

اسناد کا اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اسناد (یا سند) اس واسطہ کو کہتے ہیں جو متن تک پہنچاتا ہے، جمہور محدثین کے یہاں سند اور اسناد میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن کچھ محدثین نے مفہوم کے اعتبار سے فرق کیا ہے۔ ان کے یہاں: سند اس واسطہ کو کہتے ہیں جو متن تک پہنچاتا ہے، اور اسناد قائل کی جانب قول کی نسبت کرنے کو کہتے ہیں۔ [1]

علم اسناد:

اس علم کو کہتے ہیں جس سے روایان حدیث (تابعین، تبع تابعین وغیرہم) کی معرفت حاصل ہو۔ راویوں کے حالات کے متعلق محدثین نے ان ہزاروں روایان حدیث کے حالات زندگی، حصول علم، اور طلب حدیث کے بارے میں تمام معلومات مرتب کر دیں، نیز ثقاہت وضعف کے فرق کو واضح کر دیا۔

سند کی اہمیت:

امام مسلمؒ (۲۰۴ھ، ۲۶۱ھ) نے فرمایا: جو شخص صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور ثقہ اور متہم (جس راوی پر کذب وغیرہ کی تہمت لگی ہو) راویوں کو پہچانتا ہو اس پر واجب (فرض) ہے کہ نہ روایت کرے مگر اس حدیث کو جس کے اصل کی صحت ہو، اور اس کی نقل (روایت) کرنے والے وہ لوگ ہوں جن کا عیب فاش نہ ہوا ہو، اور بچے ان لوگوں کی روایت سے جن پر تہمت لگائی گئی ہے یا جو عناد رکھتے ہیں، بدعتی، اور دلیل اس پر جو ہم نے کہا: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات: ٦) [2] (مزید تفصیل صحیح مسلم کے مقدمہ میں دیکھئے)

امام محمد بن سیرینؒ (۳۳ھ، ۱۱۰ھ) نے فرمایا: بیشک یہ علم (حدیث) دین ہے، لہٰذا تم دیکھو کس شخص سے دین حاصل کر رہے ہو (یعنی ہر شخص کا اس میں اعتبار نہ کرو، جو سچا دیندار

---

[1] لسان العرب: ٣/ ٢٢١. [2] صحيح مسلم، مترجم: ١/ ٢٤، ٢٥.

اور معتبر (ثقہ) ہو اسی سے علم دین حاصل کرنا ضروری ہے) مزید فرمایا: اہل علم (محدثین) اسناد کے بارے میں (سابقہ دور میں) سوال نہیں کرتے تھے لیکن جب فتنہ واقع ہوا تو روایت کرنے والے سے راوی کا نام طلب کیا جانے لگا، اگر راوی کا تعلق اہل سنت سے ہوتا تو اس کی روایت قبول کر لی جاتی، اور اگر بدعتی ہوتا تھا تو اس کی روایت چھوڑ دی جاتی۔
امام سعد بن ابراہیم (م ۱۲۵ھ) نے فرمایا: نہیں حدیث قبول کی جاتی رسول اللہ ﷺ سے مگر ثقہ لوگوں کی۔ امام عبداللہ بن مبارک (۱۱۸ھ، ۱۸۱ھ) نے فرمایا: اسناد دین کا جز ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو ہر شخص جو چاہتا سو کہتا۔ مزید فرمایا: ہمارے اور لوگوں کے درمیان ٹانگیں ہیں یعنی اسناد (امام ابن المبارک کی مراد یہ ہے کہ جس طرح کوئی جانور بغیر ٹانگوں کے کھڑا نہیں ہوسکتا اسی طرح حدیث بغیر سند کے کھڑی نہیں ہوسکتی) امام ابواسحاق ابراہیم بن عیسیٰ کہتے ہیں میں نے امام عبداللہ بن مبارک سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن (یہ ابن المبارک کی کنیت ہے) یہ حدیث کیسی ہے جو روایت کی گئی ہے رسول اللہ ﷺ سے، نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو نماز پڑھے اپنے ماں باپ کے لیے اپنی نماز کے بعد اور روزہ رکھے ان کے لیے اپنے روزے کے ساتھ۔ انہوں نے فرمایا: اے ابواسحاق! یہ حدیث کون روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: شہاب بن خراش، انہوں نے فرمایا: وہ تو ثقہ ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے، انہوں نے فرمایا: وہ بھی ثقہ ہے، پھر انہوں نے فرمایا: وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا۔ امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: اے ابواسحاق ابھی تو حجاج بن دینار سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک اتنے بڑے بڑے جنگل باقی ہیں کہ ان کو طے کرنے کے لیے اونٹوں کی گردنیں ٹوٹ جائیں البتہ صدقہ دینے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ [1] یعنی حجاج بن دینار تو تبع تابعین میں سے ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ تک دو راوی اور ہوں گے جن کے

---

[1] صحيح مسلم مترجم: ۱/ ۳۳، ۳۴، الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۳۳.

بارے میں معلوم نہیں کہ، ثقہ تھے یا کہ ضعیف اس لیے حدیث معضل ہوئی (یعنی سخت ضعیف) اور وہ کیونکر قبول ہوسکتی ہے۔ بڑے بڑے جنگلوں سے یہی غرض ہے کہ کئی (دو) راوی چھوٹ گئے ہیں، جن کے حالات کا معلوم ہونا ضروری ہے اس لیے یہ حدیث قابل اعتبار نہ ٹھہری مگر جس کا جی چاہے اپنے والدین کی طرف سے صدقہ، خیرات کرے۔

الجرح والتعدیل کے امام یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں: ''حدیث نہ دیکھو بلکہ سند دیکھو، پھر اگر سند صحیح ہو تو ٹھیک ہے، اور اگر سند صحیح نہ ہو تو حدیث کے دھوکے میں نہ آنا۔'' [1] امام یحییٰ بن سعید علم الرجال کے ماہر تھے، اسی لیے امام احمد بن حنبل (۱۶۴ھ، ۲۴۱ھ) ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: اس (علم الرجال کے) معاملے میں یحییٰ بن سعید جیسا نہیں دیکھا، یعنی حدیث، ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کی پہچان، میں (عبدالرحمٰن بن احمد بن حنبل) نے پوچھا: ھشیم بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: ھشیم شیخ ہیں، میں نے یحییٰ جیسا عالم نہیں دیکھا اور ان کی تعریف کرتے رہے۔ [2]

کیونکہ راویوں کے ثقہ یا غیر ثقہ معلوم ہونے پر ہی حدیث پر حکم لگے گا کہ صحیح ہے یا ضعیف وگرنہ سند کے بغیر حدیث بیان کرنا ایسا ہی ہے، جیسے کوئی شخص بغیر سیڑھی کے چھت پر جانے کی کوشش کریں، ایسے شخص کے بارے میں امام زہری (۵۰ھ، ۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

((لا يصلح أن يرقى السطح إلا بدرجة .)) [3]

''چھت پر بغیر سیڑھی کے جانا ممکن نہیں۔''

یعنی بغیر اسناد کے حدیث تک پہنچنا ممکن نہیں اسی لیے سند میں راویوں پر جرح وتعدیل کو مدنظر رکھتے ہوئے امام سفیان بن سعید الثوری (۹۷ھ، ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں:

---

[1] الجامع لاخلاق الراوى وآداب السامع للخطيب البغدادى: ٤/ ١٦، ح ١٣١٤۔ اسناده صحيح، المكتبة الشاملة. [2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٣١٢، ٣١٣ اسناده صحيح. [3] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٣٠٩۔ اسناده صحيح.

"إذا حدثك ثقة عن غير ثقة فلا تأخذ، و إذا حدثك غير ثقة عن ثقة فلا تأخذ، وإذا حدثك ثقة عن ثقة فخذه." ❶

''اگر ثقہ راوی غیر ثقہ راوی سے روایت کرے تو مت لو، اگر غیر ثقہ راوی ثقہ راوی سے روایت کرے تو مت لو، اور اگر ثقہ راوی ثقہ راوی سے روایت کرے تو لے لو۔''

بعض محدثین نے اتنی احتیاط کی ہے، اگر سند میں کسی ایک راوی کے متعلق اس کی صحیح اور ضعیف حدیثوں کے درمیان تمیز نہیں ہوسکی، تو اس کی تمام حدیثوں اور اس سے روایت کو ترک کردیا اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: امام ترمذیؒ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی راوی کے متعلق امام المحدثین امام بخاریؒ سے پوچھا؟ کہ یہ راوی حدیث میں کیسا ہے؟ تو امام المحدثین امام بخاریؒ (۱۹۴ھ، ۲۵۶ھ) نے فرمایا: وہ سچا ہے، لیکن میں اس سے روایت نہیں کرتا، کیونکہ اس کی صحیح حدیثوں سے ضعیف حدیثوں کی پہچان نہیں ہوسکی اور جو اس قسم کا راوی ہو، پس میں اس سے روایت نہیں لیتا۔ ❷ درحقیقت سند مومن کا ہتھیار ہے، اگر اس کے پاس ہتھیار نہیں ہے تو وہ کس چیز سے مقابلہ کرے گا، اسی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مشہور ثقہ تابعی کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں: ثقہ راوی ربیع بن خثیم نے امام عامر بن شرحبیل الشعبی سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ کلمہ "لا الــه الا الـلّـه وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير" ۱۰ دفعہ پڑھے، تو اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ۱۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، تو امام عامر بن شرحبیل الشعبی (۱۷ھ، ۱۰۴ھ) نے پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ انہوں نے فرمایا: عمرو بن میمون نے، امام الشعبی نے عمرو بن میمون سے ملاقات کی اور پوچھا کہ یہ

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٣١٨۔ اسناده صحيح.

❷ السنن الترمذی: (٣٦٤)

حدیث آپ سے کس نے بیان کی؟ انہوں نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے پھر امام الشعبی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے ملاقات کی، اور پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی؟ انہوں نے فرمایا: کہ صحابی رسول سیدنا ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ [1]

محدثین کے ان اقوال سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سند حدیث کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، اور سند کے راویوں کے بارے میں جرح وتعدیل کا جاننا حدیث کی استنادی کیفیت جاننے کے لیے ضروری ہے اسی لیے اس علم ''أسماء الرجال'' کو ''نصف علم'' قرار دیا ہے۔ أسماء الرجال، علل حدیث اور جرح وتعدیل کے ماہر امام علی بن عبداللہ المدینی (۱۶۱ھ،۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

"التفقه في معاني الحديث نصف العلم ومعرفة الرجال نصف العلم" [2]

''معانی حدیث میں تفقہ آدھا علم ہے اور أسماء الرجال کی پہچان آدھا علم ہے۔''

اس علم أسماء الرجال اور صحیح حدیث کی اہمیت کے پیش نظر ہی امام شافعی رحمہ اللہ نے جرح وتعدیل کے امام احمد بن حنبل (۱۶۴ھ، ۲۴۱ھ) سے فرمایا: آپ حدیث اور رجال کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو، لہٰذا اگر صحیح حدیث ہو تو مجھے بتا دینا، چاہے کوفے کی حدیث ہو یا بصرے کی، یا شام کی ہو تاکہ میں اس پر عمل کروں بشرطیکہ حدیث صحیح ہو (یعنی ضعیف حدیث نہ ہو) [3]

امام شافعی کے قول سے معلوم ہوا کہ سند اور حدیث دونوں آپس میں لازم وملزوم ہیں،

---

[1] صحیح بخاری: ٦٤٠٤. [2] المحدث الفاصل بين الراوى والواعى: ١/ ٢٢٧، ح: ١٨١، اسناده صحيح، المكتبة الشاملة. [3] مناقب الشافعی لابن أبي حاتم: ص ٩٤_٩٥، اسناده صحيح.

لیکن بعض اہل بدعت سند کی تحقیق کرنا تو درکنار، حدیث کو سند کے ساتھ سننا بھی ان کے لیے قابل نفرت ہے (نعوذ باللہ) اس کے بارے میں ایک قول ملاحظہ فرمائیں: امام ابونصر احمد بن سلام نے فرمایا: حدیث اور روایت کو اسناد کے ساتھ سننے سے زیادہ کوئی اور چیز اہل الحاد کے لیے جبر اور قابل نفرت نہیں۔ [1]

ان اہل الحاد کے بارے میں امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم (۳۲۰ھ، ۴۰۵ھ) نے فرمایا: اگر حدیث کی اسناد اور ان محدثین کی اس کے لیے طلب اور اس کے حفظ پر کثرت سے پابندی نہ ہوتی تو اسلام کا نام ونشان مٹ چکا ہوتا، اور اہل الحاد وبدعت جھوٹی احادیث گھڑنے اور اسانید کو بگاڑنے میں کامیاب ہو جاتے، اس لیے کہ اگر روایات کا تعلق اسانید سے بالکل ختم کر دیا جائے تو وہ بے نام ونشان ہو جائیں گی۔ [2] امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میرے نزدیک سند دین میں سے ہے اگر سند نہ ہوتی تو ہر شخص اپنی مرضی سے جو چاہتا کہہ دیتا، لیکن جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ (بتا یہ حدیث جو کہ تو بیان کر رہا ہے) تجھ سے کس نے بیان کی ہے؟ تو وہ حیران اور ششدر رہ جاتا ہے۔ [3]

امام حبان بن موسیٰ فرماتے ہیں: امام عبداللہ بن مبارک سے ایک حدیث کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث اپنے ارکان کی طرف محتاج ہے جیسا کہ مکان اینٹوں کا محتاج ہوتا ہے، ان کا مطلب یہ تھا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ [4]

اللہ تعالیٰ امام عبداللہ بن مبارک سمیت تمام محدثین کرام پر اپنی رحمت اور فضل فرمائے جنہوں نے سند کو پرکھنے کے لیے اصول اور ضابطے (وغیرہ) بنائے، نیز سند میں راویوں کے

---

[1] معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ٤ ، اسناده حسن. [2] معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ٦ . [3] العلل الصغير للترمذي: ص ٢٨٠ ، اسناده صحيح. [4] العلل الصغير للترمذي: ص ٢٨٠ ، اسناده صحيح.

بارے میں جرح وتعدیل بیان کر کے ہمیں ان کے حالات سے مکمل معلومات فراہم کیں تاکہ پتہ چل سکے کہ راوی ثقہ ہے یا کہ ضعیف، لہٰذا راقم راویوں پر جرح وتعدیل کی اہمیت کو تحریر کرنے سے پہلے اس فن کے بعض ماہرین محدثین کرام کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہے، جس سے ان کی اس علم کے بارے میں جستجو، محنت اور شوق کا پتہ چلتا ہے اور دین کے بارے میں اس کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

علم أسماء الرجال اور اس فن کے ماہر محدثین کا تذکرہ:

امام ترمذی (۲۰۹ھ، ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں: میں نے عراق اور خراسان میں کسی ایک کو نہیں دیکھا جو علل وتاریخ اور معرفۃ الاسانید میں امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری سے بڑا عالم ہو۔ [1] امام ابن خزیمہ (۲۳۲ھ، ۳۱۱ھ) فرماتے ہیں: اس آسمان کی چھت کے نیچے میں نے امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری سے بڑا عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔ [2] امام سفیان بن عیینہ (۱۰۷ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں: "ما کان أشد انتقاد مالك للرجال وأعلمه بشانهم" امام مالک بن انس (۹۳ھ، ۱۷۹ھ) رجال کے بارے میں کتنے شدید ناقد تھے اور سب سے زیادہ ان کے بارے میں علم رکھتے تھے۔ [3] امام شافعی کہتے ہیں: "إذا جاء الحديث عن مالك فشد به يدك" جب تمہارے پاس امام مالک کی طرف سے حدیث آئے تو اسے سختی سے پکڑ لو۔ [4] امام ابو حاتم (۱۹۵ھ، ۲۷۷ھ) فرماتے ہیں: "ومالك نقي الرجال نقي الحديث، وهو أنقى حديثاً من الثوري والأوزاعي" اور امام مالک راویوں کے بارے میں بہت صاف ستھرے اور حدیث کے معاملے میں بھی بہت اجلے تھے، حدیث میں وہ (سفیان) ثوری اور

---

[1] العلل الصغير للترمذي: ص ۲۷۸. [2] معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ۱٤۱، اسناده حسن. [3] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ٦٥، اسناده صحيح. [4] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ٥۹، اسناده صحيح.

اوزاعی سے زیادہ ستھرے تھے۔ ❶

امام شعبہ بن الحجاج (۸۲ھ، ۱۶۰ھ) فرماتے ہیں: ”لأن أرتكب سبعين كبيرة أحب إلى من أن أحدث عن أبان بن أبى عياش“ راوی ابان بن ابی عیاش سے روایت کرنے سے بہتر ہے کہ میں ستر (۷۰) کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرلوں۔ ❷ امام علی بن عبداللہ المدینی کہتے ہیں: میں نے امام یحییٰ بن سعید القطان کو فرماتے ہوئے سنا: ”كل شیء يحدث به شعبة (بن الحجاج)، عن رجل فلا تحتاج أن تقول عن ذاك الرجل أنه سمع فلانًا، قد كفاك أمره“ امام شعبہ بن الحجاج کسی راوی کے بارے میں جو کہتے ہیں، تو تمہیں اس راوی کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس نے فلاں سے سنا ہے؟ امام شعبہ نے اس کی ذمہ داری لے لی ہے۔ ❸ امام شعبہ فرماتے ہیں: لأن أزنى أحب إلى من أن أدلس“ میرے نزدیک تدلیس کرنے سے زنا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی تدلیس زنا سے بڑا جرم ہے)۔ ❹ امام عبدالرحمٰن بن مہدی (۱۳۵ھ، ۱۹۸ھ) اور امام حماد بن زید (۹۸ھ، ۱۷۹ھ) فرماتے ہیں: ”وكان شعبة يتكلم فى هذا حسبه“ امام شعبہ ثواب کی خاطر راویوں کے بارے میں کلام (جرح) کیا کرتے تھے۔ ❺ امام یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: ”كان شعبة أعلم الناس بالرجال“ امام شعبہ رجال (راویوں) کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: ”وكان شعبة أبصر بالحديث وبالرجال“ امام شعبہ حدیث

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ٦۱، اسناده صحيح. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱۳۸، اسناده صحيح. ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱۵۷، اسناده صحيح. ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱٦۳، اسناده صحيح.
❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱٦۲، اسناده صحيح.

اور رجال کے بارے میں گہرا علم رکھتے ہیں۔ ❶

امام یحییٰ بن سعید القطان نے فرمایا: صاحب حدیث میں کچھ اور اوصاف بھی ہونے چاہئیں، حدیث اخذ کرنے میں اسے ایسا قابل اعتماد ہونا چاہیے کہ جو کچھ اس سے بیان کیا جائے اسے پوری طرح سمجھ لے اور رجال (راویوں کے حالات) پر اس کی گہری نظر ہو، اس کے بعد بھی دیکھ بھال کرتا رہے۔ ❷ امام عمرو بن علی کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدی (۱۳۵ھ، ۱۹۸ھ) سے راوی عبدالکریم کی روایت کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ عبدالکریم کی روایت ہے، جب وہ اٹھے تو میں نے راز دارانہ انداز میں پوچھا، تو کہنے لگے: پھر تقویٰ کہاں ہے؟ امام ابو محمد (عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس، ۲۴۰ھ، ۳۲۷ھ) فرماتے ہیں: یعنی اس غیر ثقہ راوی سے روایت کرنے میں تقویٰ حائل ہے، عبدالکریم ان کے نزدیک قوی نہیں تھے، تو انہوں نے اس سے روایت کرنا پسند نہ کیا۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی سے کسی نے پوچھا: "کیف تعرف الکذاب؟ قال: کما یعرف الطبیب المجنون" آپ جھوٹے راویوں کو کیسے پہچان جاتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جیسے ڈاکٹر پاگل کو پہچان لیتا ہے۔ ❸ امام علی بن عبداللہ المدینی کہتے ہیں: مجھے اگر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان لے جا کر قسم اٹھوائی جائے، تو اللہ کی قسم کھا کر یہی کہوں گا کہ میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔ ❹

امام ابو حاتم (۱۹۵ھ، ۲۷۷ھ) اسماء الرجال اور علل حدیث کے فن کے ماہر تھے، بیس سال کی عمر میں آپ نے پہلا سفر شروع کیا، خود امام ابو حاتم فرماتے ہیں: پہلے سال جب میں طلب حدیث کے لیے نکلا تو سات سال اسی حالت میں گزارے، میں نے اپنے پیدل

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱۳۲ ـ ۱۳۳ ، اسناده صحيح . ❷ معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ۶۰ ، اسناده صحيح . ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۱۸ ـ ۲۱۹ ، اسناده صحيح . ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۱۹ ، اسناده صحيح .

سفر کا حساب کیا تو وہ ایک ہزار فرسخ (تقریباً پانچ ہزار میل) سے زیادہ تھا، اسی طرح میں گنتا رہا، جب ایک ہزار فرسخ (تقریباً پانچ ہزار میل) سے زائد ہوگیا، تو میں نے گننا چھوڑ دیا۔ [1] اللہ تعالیٰ نے امام ابو حاتم کو جو شوق و ذوق، جو تجربہ اور مہارت عطا کیا تھا اس کی بنیاد پر وہ ماہر سنار کی طرح راویوں اور حدیث کو کھرے کھوٹے کی طرح پرکھ لیتے تھے، اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: امام ابو حاتم فرماتے ہیں: میرے پاس ایک شخص اصحاب الرائے میں سے فہم رکھنے والا حدیثوں کا دفتر لے کر آیا میں نے ان حدیثوں کو دیکھ کر عرض کیا کہ: اس حدیث میں غلطی ہے، بعض میں تداخل ہے، بعض احادیث باطل ہیں، بعض احادیث منکر ہیں، بعض احادیث جھوٹی ہیں، بقیہ حدیثیں صحیح ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ آپ کو کیسے پتہ چلا، کیا اس کتاب کے راوی نے آپ کو یہ خبر دی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، نہ میں کتاب کو جانتا ہوں نہ اس کے راوی کو، اس نے کہا تو کیا غیب دانی کا دعویٰ ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا پھر آپ کی باتوں پر دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ایسے اہل علم (جو علم الرجال اور علل حدیث کا ماہر ہو) سے جا کر پوچھ لو جس کو میری طرح معلومات ہے، اس نے کہا کہ کس کے پاس ہے؟ جواب دیا امام ابو زرعہ رازی کے پاس، وہ شخص امام ابو زرعہ رازی کے پاس وہ نسخہ لے کر گیا انہوں نے بھی ٹھیک اسی طرح کا حکم ان حدیثوں پر لگایا جس طرح میں نے لگایا تھا، اس نے کہا کہ یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ دونوں کی رائے بالکل ایک جیسی ہے جب کہ دونوں نے آپس میں کوئی مشورہ نہیں کیا، میں نے کہا کہ معاملہ ایسے ہی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم ہے، جس طرح ماہر سنار کھرے کھوٹے کو عطائی علم سے بتا دیتا ہے، اسی طرح سے ہم کو اس کی معرفت عطا کی گئی ہے۔ [2]

ایک اور مقام پر امام ابو حاتم فرماتے ہیں: میرے اور امام ابو زرعہ رازی (۲۰۰ھ،

---

[1] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٢٩٠، اسناده صحيح. [2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٢٨٣-٢٨٤، اسناده صحيح.

۲۶۴ھ) کے درمیان حدیث کی معرفت اور حکم کے بارے میں بات چیت ہوئی تو وہ احادیث اور ان کی علل بیان کرنے لگے، اور میں بھی احادیث میں غلطیاں، علل اور شیوخ کی غلطیوں کا تذکرہ کرنے لگا، امام ابوزرعہ رازی کہنے لگے: امام ابو حاتم! بہت کم لوگ ہیں جو یہ فن سمجھتے ہیں، کتنا نادر فن ہے یہ! اگر ایک یا دو سے اسے ہٹا دو تو کتنے لوگ ہیں جو یہ فن (علم الرجال اور علل حدیث) صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ [1] اللہ تعالیٰ محدثین کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو راویان حدیث کی معرفت، ان کی جانچ پڑتال کے لیے وقف کر دیا، امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے امام اسحاق بن موسیٰ (المتوفی ۲۴۴ھ) کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ ائمہ اصحاب الحدیث یعنی لائمۃ اہل الحدیث (محدثین) اور نقاد فن یہی وہ افراد (محدثین) ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ﴾ (النور: ۵۵) "اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جس کو ان کے لیے پسند کیا ہے۔" لہٰذا اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جس دین سے راضی تھا اس پر قدرت عطا کی، اہل بدعت اور اہل زیغ وضلال سے وہ راضی نہ تھا لہٰذا وہ اس پر قادر نہ ہو سکے۔ [2]

اسی طرح امام یحییٰ بن یمان (م ۱۸۷ھ) فرماتے ہیں کہ ان احادیث کے لیے ایسے افراد (محدثین) ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق کے وقت پیدا کر دیا تھا، انہی میں سے امام وکیع بن جراح (۱۲۹ھ، ۱۹۷ھ) ہیں۔ [3] اس قول سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ نے حدیث رسول کی حفاظت کے لیے ایسے ماہرین فن محدثین پیدا کر دیئے جنہوں نے ضعیف اور کذاب راویوں کی من گھڑت روایات کو صحیح حدیثوں سے چن چن کر الگ کر

---

[1] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۸۷۔ اسناده صحيح. [2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۱۱۔ اسناده صحيح. [3] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۱۱۔ اسناده صحيح.

دیا، اس کی مثال ملاحظہ فرمائیں: ایک دفعہ ہارون رشید کے دربار میں ایک زندیق کو قتل کے لیے لایا گیا تو اس نے کہا تم مجھے تو قتل کر دو گے لیکن میں نے جو ایک ہزار خود ساختہ (من گھڑت) حدیثیں لوگوں میں پھیلا دی ہیں ان کا کیا کرو گے؟ تو ہارون رشید نے جواب دیا کہ اے اللہ کے دشمن تو کس خیال میں ہے، ہمارے پاس امام ابواسحاق الفزاری (م۱۸۶ھ) اور امام عبداللہ بن مبارک موجود ہیں، جو چھان بین کر کے ان کا ایک ایک حرف الگ کر دیں گے۔ ❶ اور جب امام عبداللہ بن مبارک سے کسی نے اسی طرح کا سوال کیا: "هذه الأحاديث الموضوعة؟ قال: يعيش لها الجهابذة" کہ یہ جو موضوع (جھوٹی) حدیثیں ہیں ان کا کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: کہ اس کے لیے بڑے بڑے ماہرین فن (محدثین جو علم الرجال وعلل حدیث کے ماہر ہیں) زندہ ہیں۔ ❷ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: "كان ابن المبارك ربع الدنيا بالرحلة فى طلب الحديث، لم يدع اليمن ولا مصر ولا الشام ولا الجزيرة ولا البصرة ولا الكوفة" امام عبداللہ بن مبارک نے طلب حدیث میں ایک چوتھائی دنیا دیکھ ڈالی، انہوں نے نہ یمن، نہ مصر، نہ شام، نہ جزیرہ، نہ بصرہ اور نہ کوفہ چھوڑا۔ ❸

بہرحال محدثین نے طلب حدیث کے لیے بڑے لمبے سفر کیے اور حدیث رسول کی حفاظت کے لیے راویان حدیث کے حالات اور ان پر جرح وتعدیل کو اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا تاکہ حدیث کی صحت کو پرکھنے میں آسانی ہو کہ فلاں راوی ضعیف ہے، فلاں ثقہ ہے وغیرہ۔ چنانچہ علم اسماء الرجال اور علم جرح وتعدیل دونوں آپس میں لازم وملزوم ٹھہرے اور محدثین اس حدیث کا مصداق قرار پائے۔

---

❶ تذكرة الحفاظ للذهبي: ١/ ٢١٧۔ راقم کو اس کی سند نہیں ملی۔ (واللہ اعلم) ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٥٢۔ اسناده صحيح. ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٢٢٧.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے وہ راستہ اختیار کیا جس میں علم حاصل کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ [1]

علم جرح وتعدیل کی تعریف اور اہمیت

جرح کی لغوی تعریف:

لغت میں ہتھیار سے زخم لگانے کو ''جرح'' کہا جاتا ہے، اور اگر حاکم گواہ کی گواہی کو اس کی کسی غلط بیانی کی وجہ سے رد کر دے تو اسے بھی ''جرح'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ [2]

جرح کی اصطلاحی تعریف:

روایانِ حدیث کے وہ عیوب بیان کرنا جس کی وجہ سے راوی کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے، اور اس کی روایت کردہ حدیث ضعیف قرار دے دی جاتی ہے یا رد کر دی جاتی ہے۔ [3]

تعدیل کی لغوی تعریف:

تعدیل کے معنی کسی کو عادل قرار دینا ہے، عربوں کے ہاں ''عدل'' کا لفظ کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً ''عدل'' کا معنی تیر کو سیدھا کرنا ہے، وہ بات جو دل میں قرار پائے وہ مستقیم ہے اور عدل ظلم کی ضد ہے، نیز اس کے معنی صحیح فیصلہ کرنے کے بھی آتے ہیں مثلاً حاکم نے فیصلے میں عدل کیا، اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا، آدمی انصاف کرنے والا اور گواہی کے قابل ہے۔ [4]

تعدیل کی اصطلاحی تعریف:

راوی حدیث پر یہ حکم لگانا کہ وہ عادل اور ضابط ہے، تاکہ اس کی روایت قابل قبول ہو، اور عادل سے مراد یہ ہے کہ راوی مسلمان، عاقل اور بالغ ہو، اسباب فسق سے محفوظ

---

[1] صحيح مسلم: (٢٦٩٩). [2] لسان العرب: ٢/ ٤٢٢. [3] معجم اصطلاحات حديث: ص ٤١٠. [4] لسان العرب: ١١/ ٤٣٠-٤٣١.

اسلامی آداب کا پابند، اخلاق و مروت کا خوگر ہو اور ضابط سے مراد یہ ہے کہ راوی اپنے حافظہ میں مضبوط ہو، اس کے حافظہ میں کوئی سقم نہ پایا جاتا ہو نیز دیگر قابل اعتماد ثقہ راویوں کی مخالفت نہ کرتا ہو اس کے علاوہ جھوٹا، غفلت شعار، غلط گو اور بہت زیادہ اوہام (وہم) کا شکار نہ ہوتا ہو۔ [1]

جرح وتعدیل علوم حدیث میں سے ایک اہم علم ہے، جرح وتعدیل کا علم وہ علم ہے جو راویوں کے احوال سے اس حیثیت سے بحث کرتا ہے کہ ان کی روایات کو قبول کیا جائے یا رد کیا جائے۔ گویا جرح وتعدیل کا علم راویوں کے احوال کا آئینہ ہے، یہی وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روایت کرنے والا صادق ہے یا کاذب، حافظ وضابط ہے یا مختلط؟ اور جب علم الرجال کے ماہر امام ابن ابی حاتم الرازی (۲۴۰ھ، ۳۲۷ھ) سے جرح وتعدیل کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "اظهر أحوال أهل العلم من كان ثقة أو غير ثقة" اس حیثیت سے اہل علم کے احوال کا ظہور کہ یہ معلوم ہو کون ثقہ یا غیر ثقہ ہے۔ [2] اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۷۷۳ھ، ۸۵۲ھ) علم جرح وتعدیل کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: راویوں کے حالات ان معنوں میں جاننا بہت اہم ہے کہ وہ عادل ہیں، مجروح ہیں یا مجہول اس لیے کہ یا تو راوی کی عدالت معروف ہو یا اس کا فسق معروف ہوگا یا اس کے بارے کوئی چیز بھی معروف نہ ہوگی۔ [3]

گویا حدیث کی صحت اور عدم صحت کے بارے میں اس وقت تک کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا جب تک راوی کی عدالت، فسق یا جہالت کی وضاحت نہ ہو جائے اس اعتبار سے علم جرح وتعدیل بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

---

[1] مقدمة ابن الصلاح: ص ٤٧-٤٨ . [2] الكفاية فى علم الرواية للخطيب البغدادى، ص ٣٨-٣٩، اسناده صحيح . [3] نزهة النظر لابن حجر: ص ٧١ .

اس علم کی اصل قرآن وسنت میں ہے، ملاحظہ فرمائیں: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو۔'' (الحجرات: ٦) اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ....﴾ (الطلاق: ٢)

''اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ بنا لو، اور اللہ کے لیے درست گواہی دینا۔''

(اس موضوع پر مزید آیات قرآن مجید میں دیکھی جاسکتی ہیں)۔

پہلی آیت میں ہر قسم کی خبروں کو قبول کرنے میں احتیاط اور تحقیق کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ہر قسم کی خبروں میں رسول اللہ ﷺ سے منسوب خبریں بدرجہ اولیٰ شامل ہیں، اور دوسری آیت میں گواہوں کے بارے میں عدل اور (مزید آیات میں) قابل قبول ہونے کی شرط لگائی گئی ہے، اور یہی صفات راویان حدیث کے سلسلے میں بھی لازم ہیں۔

حدیث کی تفتیش وتحقیق کے متعلق قرآن کریم کی ان آیات پر محدثین نے جرح وتعدیل کی بنیاد رکھی ہے، اب حدیث نبوی سے اس کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اپنے خاندان کا کیا ہی بُرا فرد ہے، پھر جب وہ بیٹھ گیا تو آپ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملے جب وہ آدمی چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو اس طرح فرمایا پھر آپ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کے ساتھ ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! تم نے مجھ کو بداخلاق کب پایا ہے؟ بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا شخص وہ ہوگا جس کو لوگوں نے اس کے شر کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ [1] یہاں پر اللہ

---

[1] صحیح بخاری: (٥٦٦٦).

کے رسول نے صرف بداخلاقی سے بچنے کے لیے خندہ پیشانی سے اس سے ملاقات کی، لیکن جو شر تھا، اس کو بھی بتا دیا اس میں کوئی رعایت نہیں کی اسی طرح راویوں کے شر سے بچنے کے لیے ان کو متروک (چھوڑ) قرار دینا درست ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے، فاطمہ بنت قیس نے اپنے نکاح کے سلسلہ میں اللہ کے رسول ﷺ سے مشورہ کیا اور فرمایا: معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم بن صفوان اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ ایسا شخص ہے جس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم بن صفوان رضی اللہ عنہ عورتوں کو بہت مارتا ہے، مگر اسامہ رضی اللہ عنہ سو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ (یعنی اسامہ سے نکاح کرلو) اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت تجھے بہتر ہے پھر میں نے ان (اسامہ) سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔ [1]

یہاں پر معاملہ صرف شادی کا تھا جس میں زوجین کی خیر خواہی مقصود تھی، اور دین اسلام جس سے پوری امت کی بھلائی وابستہ ہے اس کی حفاظت کے لیے راویوں کی خوبی اور خرابی (یعنی جرح وتعدیل) بیان کرنا، بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کے گزرنے پر پوچھا تم لوگوں کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ شخص اعلیٰ سطح کے لوگوں میں سے ہے، اللہ کی قسم اگر یہ پیغام نکاح دے تو قبول کیا جائے گا اور اگر کسی کی سفارش کرے تو وہ بھی قبول کی جائے گی یہ سن کر آپ ﷺ خاموش رہے پھر ایک اور شخص گزرا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ شخص غریب مسلمانوں میں سے ہے اگر کہیں نکاح کا پیغام

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطلاق باب المطلقة البائن لا نفقة لها.

بھیجے تو رد کر دیا جائے گا اور اگر سفارش کرے تو قبول نہ ہوگی اور اگر بات کرے تو اسے سنا نہ جائے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص (غریب مسلمان) اس طرح کے زمین بھر کے لوگوں سے بہتر ہے۔ [1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جرح وتعدیل کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے خود معیار اور مثال قائم کر دی تھی اور دوسرے لوگوں کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کو برا نہیں سمجھا بلکہ حوصلہ افزائی فرمائی بشرطیکہ اس میں خیر کا پہلو مضمر ہو۔

اب سلف صالحین اور محدثین سے اس علم جرح وتعدیل کے بارے میں تفصیل سے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور ائمہ حدیث نے راویوں کا عیب (جرح) کھول دینا ضروری سمجھا اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس بات کا فتویٰ دیا کہ یہ بڑا اہم کام ہے کیونکہ دین کی بات جب نقل کی جائے گی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لیے کافی ہوگی یا حرام ہونے کے لیے یا کسی بات کا حکم ہوگا یا کسی بات کی ممانعت یا وہ رغبت وخوف کے متعلق ہوگی تو یہ احکام ونواہی احادیث پر موقوف ہیں جب حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ روایت کا اقدام کرے اور بعد والے اس راوی کی عدم ثقاہت کے باوجود دوسرے کو، جو اس کو غیر ثقہ کے طور پر نہ جانتا ہو اس کی کوئی روایت بیان کرے اور اصل راوی کے احوال پہ کوئی تنقید وتبصرہ نہ کریں تو یہ مسلم عوام کے ساتھ خیانت اور دھوکا ہوگا۔ کیونکہ ان احادیث میں بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بنا پر ان احادیث پر عمل کرے گی اس کے باوجود کہ ثقہ اور محتاط راویوں کی روایت کردہ صحیح اخبار اس سے زیادہ ہیں کہ کوئی شخص کسی غیر ثقہ وغیر محتاط راوی کی روایت نقل کرنے پر مجبور ہو اور میں (امام مسلم) سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس قسم کی ضعیف حدیثیں اور مجہول سندیں نقل کی ہیں اور ان میں مصروف ہیں

---

[1] صحیح بخاری: (٤٧٠١).

اور وہ جانتے ہیں ان کے ضعف کو تو ان کی غرض یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اپنا کثرت علم ثابت کریں اور اس لیے کہ لوگ کہیں سبحان اللہ فلاں شخص نے کتنی زیادہ حدیثیں جمع کی ہیں، اور جس شخص کی یہ چال ہے اور اس کا یہ طریقہ ہے تو اس کا علم، حدیث میں کچھ نہیں ہے اور اسے عالم کہنے کے بجائے جاہل کہنا زیادہ بہتر ہے۔ [1]

امام ترمذی (۲۰۹ھ، ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں: بعض لوگ جن کو علم حدیث کی کچھ سمجھ نہیں انہوں نے رجال (راویوں) کے بارے میں کلام (جرح) کرنے کی وجہ سے اہل حدیث (محدثین) پر عیب لگایا ہے حالانکہ ہم نے تابعین میں سے بہت سے آئمہ (محدثین) کو پایا ہے کہ انہوں نے رجال (یعنی راویوں) کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے جن میں امام حسن بصری (۲۲ھ، ۱۱۰ھ) اور امام طاؤس بن کیسان (۱۷ھ، ۱۰۶ھ) ہیں ان دونوں نے راوی معبد جہنی اور امام سعید بن جبیر (۴۶ھ، ۹۵ھ) نے راوی طلق بن حبیب اور امام ابراہیم نخعی (۵۱ھ تقریباً، ۹۵ھ) اور امام عامر شعبی (۱۷ھ، ۱۰۴ھ) نے راوی حارث الاعور کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے اسی طرح امام ایوب سختیانی (۶۸ھ، ۱۳۱ھ) امام عبیداللہ بن عون، امام سلیمان التیمی (۴۶ھ، ۱۴۳ھ) امام شعبہ بن الحجاج، امام سفیان ثوری، امام مالک بن انس، امام اوزاعی (۸۰ھ، ۱۵۷ھ) امام عبداللہ بن مبارک، امام یحییٰ بن سعید القطان، امام وکیع بن جراح، امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم اہل علم (محدثین) نے رجال (راویوں) کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان میں سے بعض کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان آئمہ کرام (محدثین) کو رجال (راویوں) کے بارے میں کلام (جرح) کرنے میں اس چیز نے آمادہ کیا تھا کہ اس میں مسلمانوں کے لیے نصیحت اور خیر خواہی ہے، ان کے بارے میں یہ گمان ہرگز نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعنہ زنی اور غیبت کا ارادہ کیا تھا۔ ان کا تو صرف یہی ارادہ تھا کہ وہ ان راویوں کا ضعف واضح کریں تا کہ

---

[1] صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۵۷-۵۸.

یہ راوی پہچانے جائیں اس لیے کہ ان راویوں میں بعض لوگ بدعتی ہیں اور بعض حدیث میں متہم اور بعض غفلت اور کثرت خطا کا شکار ہیں۔ ان ائمہ جارحین نے دین کے معاملہ میں خوف کھاتے ہوئے اور اس کی حفاظت کی خاطر راویوں کے حالات کو بیان کیا ہے اس لیے کہ دین کی شہادت زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس کی حفاظت حقوق اور اموال کی شہادت سے زیادہ کی جائے۔ مجھ (امام ترمذی) کو امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری نے خبر دی انہوں نے فرمایا: بیان کیا ہم سے محمد بن یحییٰ بن سعید القطان نے انہوں نے فرمایا، بیان کیا مجھ کو میرے والد (یحییٰ بن سعید القطان) نے انہوں نے فرمایا: میں نے امام سفیان ثوری، امام شعبہ بن الحجاج، امام مالک بن انس اور امام سفیان بن عیینہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس میں کوئی تہمت یا ضعف ہو کیا میں اس کے بارہ میں خاموش رہوں یا لوگوں (محدثین) پر اس کی حقیقت واضح کروں تو ان تمام (آئمہ) نے فرمایا تم اس کو بیان کرو۔ ❶

ابو وہب کہتے ہیں لوگوں نے امام عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک شخص کا نام لیا جو حدیث میں متہم تھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے روایت لینا میرے نزدیک ڈاکہ ڈالنے سے بھی زیادہ جرم ہے۔ ❷

امام عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: "کان شعبة یتکلم فی هذا حسبة" امام شعبہ بن الحجاج ثواب کی خاطر راویوں کے بارے میں کلام (جرح) کیا کرتے تھے۔ ❸

امام مکی بن ابراہیم کہتے ہیں، امام شعبہ بن الحجاج، عمران بن حدیر کے پاس آتے تھے اور کہتے تھے: "تعال حتی نغتاب ساعة فی الله عزوجل یذکرون مساوی

---

❶ العلل الصغیر للترمذی: ص ۲۷۸۔ ۲۷۹، اسناده صحیح. ❷ العلل الصغیر للترمذی: ص ۲۸۰۔اسناده صحیح. ❸ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱۶۲، اسناده صحیح.

أصحاب الحدیث" آؤ کچھ دیر اللہ تعالیٰ کے لیے غیبت کریں، اصحاب حدیث کی برائیاں بیان کریں۔ [1] امام نضر بن شمیل کہتے ہیں کہ میں نے امام شعبہ بن الحجاج کو کہتے ہوئے سنا: "تعالوا حتی نغتاب فی اللّٰہ" آؤ اللہ کے دین کے لیے غیبت کریں۔ [2] امام یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے امام سفیان ثوری، امام شعبہ بن الحجاج، امام مالک بن انس، امام سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ اگر ایک شخص حدیث کی روایت میں معتبر نہ ہو اور کوئی اس کا حال مجھ سے پوچھے تو میں اس کا عیب بیان کروں یا چھپاؤں؟ ان سب نے کہا: حق بیان کر دے کہ وہ شخص ثقہ نہیں ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: میں امام شعبہ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا: یہ عباد بن کثیر ہے، اس سے بچ کر رہنا (یعنی اس سے روایت کرنے میں) نیز امام معاذ العنبری کہتے ہیں: میں نے امام شعبہ کو لکھا، ابو شیبہ قاضی واسط کے بارے میں پوچھنے کے لیے، انہوں نے مجھے جواب دیا، اس سے مت کچھ لکھنا اور میرے خط کو پھاڑ دینا اسی طرح امام ابوداؤد الطیالسی کہتے ہیں: مجھ سے امام شعبہ نے فرمایا، تو جریر بن حازم کے پاس جا اور کہہ آپ کو درست نہیں حسن بن عمارہ راوی سے روایت کرنا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ [3]

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ابو تراب النخشی میرے والد (امام احمد بن حنبل) کے پاس آئے، میرے والد (امام احمد بن حنبل ۱۶۴ھ، ۲۴۱ھ) فرما رہے تھے: فلاں شخص ضعیف ہے اور فلاں ثقہ ہے۔ اس پر امام ابو تراب نے فرمایا: یا شیخ علماء کی غیبت نہ کرو میرے والد (احمد بن حنبل) اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ تو خیر خواہی ہے،

---

[1] الکفایة فی علم الروایة للخطیب: ص ٤٤۔ وکتاب المجروحین لابن حبان: ١/ ٢٥ اسناده صحیح. [2] الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ١/ ١٥٢۔ والضعفاء الکبیر للعقیلی: ١/ ١٥، اسناده صحیح. [3] صحیح مسلم مترجم: ١/ ٣٦۔ ٣٧، ٤٨.

غیبت نہیں۔ ❶ ایک دوسری روایت میں ہے، امام محمد بن بندار کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا: اے ابوعبداللہ (یہ امام احمد بن حنبل کی کنیت ہے) مجھ پر گراں گزرتا ہے جب میں کہتا ہوں: فلاں کذاب (جھوٹا) ہے اور فلاں ضعیف ہے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اگر تم خاموش ہوئے اور میں بھی خاموش ہوگیا تو جاہل صحیح اور سقیم (ضعیف) کے فرق کو کب جانے گا۔ ❷ امام بشر بن عمر کہتے ہیں: میں نے امام مالک بن انس سے راوی محمد بن عبدالرحمٰن کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے، اور میں نے راوی ابوالحویرث کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے۔ اور میں نے راوی شعبہ کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے۔ اور میں نے صالح مولی التوامہ کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے ان سے حرام بن عثمان کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک بن انس سے ان پانچوں آدمیوں کے متعلق پوچھا (جن کا ذکر ابھی گزرا ہے) تو انہوں نے فرمایا: وہ حدیث میں ثقہ نہیں ہیں اور میں نے ان سے ایک اور شخص کے متعلق پوچھا جس کا نام میں بھول گیا تو انہوں نے فرمایا: تو نے اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ امام مالک بن انس نے فرمایا: اگر وہ ثقہ ہوتا تو اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھتا۔ علاوہ ازیں امام عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ میں جنت میں جاؤں یا عبداللہ بن محرر سے ملوں تو میں پہلے اس سے ملتا پھر جنت میں جاتا (اس کی ایسی تعریف سنی تھی جس کی وجہ سے اس سے ملنے کا اشتیاق تھا) پھر جب میں اس سے ملا تو ایک اونٹ کی مینگنی مجھے اس سے بہتر معلوم ہوئی (یعنی وہ حدیث میں سخت ضعیف تھا) اسی طرح امام زید بن ابی انیسہ کہتے ہیں: میرے بھائی سے روایت مت کرو (وہ ثقہ نہیں ہے اور یہ دین کا معاملہ

---

❶ الكفاية فی علم الرواية للخطيب: ص ٤٥ اسناده صحيح .

❷ الكفاية فی علم الرواية للخطيب: ص ٤٥ اسناده صحيح .

ہے) ❶ اب مزید روایات صحیح مسلم کے ''مقدمہ'' سے ملاحظہ فرمائیں: امام ابوعقیل کہتے ہیں کہ میں امام قاسم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا اور وہاں امام یحییٰ بن سعید القطان بھی تھے تو امام یحییٰ نے امام قاسم سے کہا: اے ابومحمد تمہارے جیسے شخص کے لیے یہ بات بہت بری ہے کہ تم سے دین کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے پھر تم کو اس کا علم نہ ہو اور نہ اس کا جواب۔ امام قاسم نے فرمایا: کس وجہ سے؟ امام یحییٰ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ تم بڑے بڑے دو اماموں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہو۔ امام قاسم نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ یہ بات بری ہے اس شخص کے نزدیک جس کو اللہ نے عقل عنایت فرمائی ہے کہ میں کہوں ایک بات اور اس کا مجھے علم نہ ہو یا میں اس شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ یہ سن کر امام یحییٰ خاموش ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: میں نے امام سفیان ثوری سے پوچھا تم عباد بن کثیر کا حال جانتے ہو جب حدیث بیان کرتا ہے تو ایک بلا لاتا ہے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ میں لوگوں (محدثین) سے کہہ دوں اس سے روایت نہ کریں؟ امام سفیان نے فرمایا: ہاں کہہ دو۔ امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: پھر جس مجلس میں میں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر آتا تو میں اس کی دین داری کی تعریف کرتا لیکن کہہ دیتا کہ اس سے حدیث کی روایت مت کرو۔ امام یحییٰ بن سعید القطان نے فرمایا: ہم نے نیک لوگوں کو اتنا جھوٹا کسی چیز میں نہیں دیکھا جتنا جھوٹا حدیث کی روایت کرنے میں دیکھا۔ امام مسلم نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ جھوٹی حدیث ان کی زبان سے نکل جاتی ہے، لیکن وہ قصداً جھوٹ نہیں بولتے۔ امام حمزہ الزیات کہتے ہیں، امام مرہ ہمدانی نے راوی حارث (کذاب) سے کوئی بات سنی تو آپ نے اس سے کہا تم دروازہ پر بیٹھو، اور امام مرہ ہمدانی اندر گئے اور تلوار اٹھائی (تاکہ حارث کذاب کو قتل کریں) حارث نے آہٹ پائی کہ کچھ شر ہونے والا ہے، تو وہ چل دیا۔ امام معمر بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے امام ایوب

❶ صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۵۴۔ ۵۵۔۵۶.

السختیانی کو ابو امیہ عبدالکریم بن ابی المخارق (سخت ضعیف) کے علاوہ کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں سنا، انہوں نے اس کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ اس پر رحم کرے، وہ ثقہ نہ تھا ایک دفعہ مجھ سے عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی، پھر کہنے لگا میں نے خود عکرمہ سے سنا ہے۔ امام حماد بن زید کہتے ہیں ایک شخص ہمیشہ امام ایوب السختیانی کی صحبت میں رہتا، اور ان سے حدیثیں سنتا ایک دفعہ امام ایوب نے اس کو نہ پا کر پوچھا تو لوگوں نے کہا: اے ابوبکر (یہ امام ایوب کی کنیت ہے) وہ شخص اب عمرو بن عبید (کذاب راوی) کی صحبت میں رہتا ہے۔ امام حماد بن زید نے کہا ایک روز میں امام ایوب کے ساتھ بازار کی طرف جا رہا تھا، اتنے میں وہ شخص سامنے آیا، امام ایوب نے اس کو سلام کیا اور حال پوچھا پھر اس سے کہا میں نے سنا ہے تم عمرو بن عبید کے پاس رہتے ہو، وہ بولا ہاں اے ابوبکر! کیونکہ وہ ہم کو عجیب وغریب باتیں سناتا ہے (یعنی ضعیف اور من گھڑت روایات) امام ایوب نے فرمایا: ہم تو ایسی عجیب وغریب باتوں سے بھاگتے ہیں۔ امام سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: امام ایوب کو خبر پہنچی کہ میں عمرو بن عبید (کذاب) کے پاس جاتا ہوں تو ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے تو کیا سمجھتا ہے جس شخص کے دین پر تجھے بھروسہ نہ ہو کیا اس کی حدیث پر تو بھروسہ کر سکتا ہے۔ امام ابونعیم (۱۳۰ھ، ۲۱۳ھ) نے المعلی بن عرفان (سخت ضعیف) کا ذکر کیا کہ معلیٰ بن عرفان نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ابو وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں نکلے، امام ابونعیم نے فرمایا: شاید مر کر پھر قبر سے اٹھے ہوں گے۔ (معلیٰ بن عرفان نے ابووائل پر جھوٹ باندھا ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ''۳۲ھ'' میں وفات پائی اور جنگ صفین ۳۸ھ میں ہوئی) امام عفان بن مسلم کہتے ہیں: ہم امام اسماعیل بن علیہ (م۱۹۳ھ) کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک حدیث روایت کی۔ میں نے کہا وہ معتبر نہیں ہے، وہ شخص بولا تو نے اس کی غیبت کی امام اسماعیل

بن علیہ نے فرمایا: اس نے غیبت نہیں کی بلکہ اس پر حکم لگایا کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔ [1]

راویانِ حدیث کے بارے میں تعریفی (تعدیل) یا تنقیدی (جرح) کلمات کا اظہار ایک دینی ضرورت ہے، اور حدیث کی استنادی حیثیت بیان کرنے کے لیے احتیاط کا تقاضا ہے کہ ان (محدثین) کے اقوال کی روشنی میں راوی کے مرتبے کا تعین ہو اور اس کے بعد حدیث کی قبولیت اور عدمِ قبولیت کا تعین ہو سکے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی سنت کے دفاع کے لیے امت میں ایسے افراد (محدثین) پیدا کر دیئے جنہوں نے خیر خواہی کے جذبے سے روایات پر تحقیق کی اور ان (محدثین) کا راویوں کے بارے میں یہ کلام (جرح) مذموم غیبت میں سے نہیں ہے بلکہ اس کام کو انہوں نے ضروری سمجھا، اور اس کے لیے بعض محدثین نے صرف ضعیف راویوں (کے حالات) پر کتابیں لکھی اور بعض محدثین نے صرف ثقہ راویوں (کے حالات) پر کتابیں لکھی، اور بعض محدثین نے ضعیف اور ثقہ دونوں قسم کے راویوں (کے حالات) پر کتابیں لکھی۔

اس کے بعد متاخرین محدثین نے متقدمین محدثین کی تصانیف کو، اور ان میں دیگر محدثین کے اقوال کو اپنی، اپنی کتب میں جمع کر دیا، جن سے راویوں کی جانچ پڑتال میں بہت آسانی پیدا ہوئی، (بشرطیکہ متقدمین محدثین کے وہ اقوال صحیح ثابت ہوں) لہٰذا راقم الحروف متقدمین محدثین اور متاخرین محدثین کی ''أسماء الرجال'' پر تصانیف میں سے بعض کتب کے نام، اور ان میں راویوں کی تعداد، اور مصنّفین کے نام، عوام الناس کے فائدے کے لیے نقل کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

---

[1] صحیح مسلم مترجم: ١/ ٣٦، ٣٧، ٣٨، ٤١، ٤٤، ٤٦، ٤٧، ٤٨، ٥٤.

اُسماء الرجال کی کتب:

نام کتب	مصنف کا نام	راویوں کی تعداد
۱: کتاب التاریخ الکبیر	امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۱۳۹۸۳
۲: کتاب الجرح والتعدیل	امام ابی محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی	۱۸۰۳۸
۳: الطبقات الکبریٰ	امام ابی عبداللہ محمد بن سعد البصری	۵۵۵۴
۴: تاریخ یحییٰ بن معین	امام یحییٰ بن معین بن عوان البغدادی	۵۸۲۱
۵: التاریخ الصغیر	امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۲۹۹۸
۶: التاریخ الأوسط	امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۱۵۱۵
۷: تاریخ عثمان بن سعید	امام ابی زکریا یحییٰ بن معین بن عون البغدادی	۹۷۵
۸: سوالات ابن الجنید	امام ابی زکریا یحییٰ بن معین بن عون البغدادی	۹۳۶
۹: سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبہ	امام علی بن عبداللہ المدینی	۲۶۰
۱۰: سوالات حمزہ بن یوسف	امام ابی الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی	۴۱۳
۱۱: المعرفۃ والتاریخ	امام ابی یوسف یعقوب بن سفیان الفسوی	
۱۲: کتاب العلل ومعرفۃ الرجال	امام ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل	۶۱۶۱
۱۳: کتاب العلل	امام ابی الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی	۴۱۲۸
۱۴: کتاب العلل	امام علی بن عبداللہ بن جعفر المدینی	۱۷۶
۱۵: التاریخ الکبیر	امام احمد بن زہیر بن حرب بن شداد	۱۵۰۹
۱۶: کتاب الضعفاء	امام عبیداللہ بن عبدالکریم بن یزید الرازی	
۱۷: کتاب الضعفاء	امام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۴۴۴
۱۸: کتاب الضعفاء الکبیر	امام ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد المکی	۲۱۰۱
۱۹: الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابی احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی	۲۰۹۵

۲۰: کتاب الضعفاء والمتروکون	امام ابی الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی	۶۳۱
۲۱: کتاب الضعفاء والمتروکین	امام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	۶۷۵
۲۲: کتاب الضعفاء	امام ابی یحییٰ زکریا بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن الساجی	
۲۳: کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین	امام ابی حاتم محمد بن حبان بن احمد	۱۲۸۲
۲۴: أسماء الضعفاء والکذابین	امام ابی حفص عمر بن احمد بن شاہین	۷۲۲
۲۵: کتاب احوال الرجال	امام ابی اسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی	۳۸۸
۲۶: کتاب الضعفاء	امام احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق	۲۸۹
۲۷: کتاب الضعفاء والمتروکین	امام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن الجوزی	۴۰۱۸
۲۸: تاریخ الثقات	امام احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی	۲۱۱۶
۲۹: المدخل الی الصحیح	امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ	۲۳۳
۳۰: تہذیب الکمال فی أسماء الرجال	امام ابی الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن المزی	۸۶۳۴
۳۱: میزان الاعتدال فی نقد الرجال	امام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی	۱۱۰۵۳
۳۲: الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة	امام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی	۷۰۵۹
۳۳: تذکرة الحفاظ	امام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی	۱۱۷۶
۳۴: المغنی فی الضعفاء	امام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی	۷۸۵۵
۳۵: دیوان الضعفاء والمتروکین	امام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی	۵۰۹۸
۳۶: تہذیب التہذیب	امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی	۱۲۱۹۱
۳۷: لسان المیزان فی أسماء الرجال	امام ابی الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی	۱۵۵۳۸
۳۸: خلاصة تذہیب تہذیب الکمال فی أسماء الرجال	امام صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی	۶۷۹۴
۳۹: کتاب الثقات	امام ابی حاتم محمد بن حبان بن احمد	۱۶۵۰۸

۴۰: تاریخ اسماء الثقات — امام ابی حفص عمر بن احمد بن شاہین — ۱۵۶۹

۴۱: تاریخ بغداد — امام ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی — ۷۸۳۱

صحیح اور ضعیف احادیث میں تمیز کی ضرورت اور احادیث کو بغیر تحقیق کے بیان کرنے کا گناہ:

صحیح اور ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کے مابین تمیز کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے۔ چنانچہ امام ابی احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی (۲۷۷ھ، ۳۶۵ھ) کہتے ہیں:

"فکما او جب اللّٰه علینا طاعته او جب علینا الاقتداء به واتباع اثاره وسیر روایة واخباره لعرفان صحیحها من سقیمها وقویها من ضعیفها."

"جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض کی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی اقتداء، آپ ﷺ کے آثار کی اتباع اور آپ ﷺ کی حدیث میں چھان بین بھی فرض کی ہے تاکہ صحیح روایات کو سقیم اور قوی کو ضعیف روایات سے معلوم کیا جا سکے۔" [1]

اسی طرح امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ بن حمدویہ الحاکم (۳۲۱ھ، ۴۰۵ھ) کہتے ہیں:

"وکذلك جماعة من الصحابة والتابعین واتباع التابعین ثم عن ائمة المسلمین کانوا یبعثون وینقرون الحدیث الی أن یصح لهم." اور اسی طرح صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی ایک جماعت اور ان کے بعد دیگر ائمہ مسلمین کی ایک جماعت حدیث کے بارے میں بحث اور چھان بین کیا کرتی تھی یہاں تک کہ وہ حدیث ان کے لیے صحیح ثابت ہو جاتی (یا ضعیف) [2]

---

[1] الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۷۸. [2] معرفة علوم الحدیث للحاکم: ص ۱۵.

مزید کہتے ہیں:

"ثم العجب من جماعة جهلوا الآثار وأقاويل الصحابة والتابعين فتوهموا لجهلهم أن الأحاديث المروية عن رسول الله ﷺ كلها صحيحة وانكر والجرح والتعديل جملة واحدة جهلًا منهم بالأخبار المروية عن رسول الله ﷺ وعن الصحابة و التابعين وأئمة المسلمين فى ذلك"

''پھر تعجب ہے اس گروہ پر جو احادیث اور صحابہ کرام و تابعین کے اقوال سے ناواقف ہے تو اس نے اپنی جہالت کی بنا پر یہ سمجھ رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی سب احادیث صحیح ہیں اور اس نے (راویوں پر) جرح وتعدیل کا کلیتہً انکار کر دیا، اور اس (انکار) کا سبب اس کی حدیث رسول، صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مسلمین کے اقوال سے جہالت ہے۔'' [1]

مگر آج ہمارا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے اگر ہمیں یہ بتا بھی دیا جائے کہ یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے تو ہم اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں، اور امام مسلم نے تو ضعیف حدیث کے ضعف کو نہ بیان کرنے والوں اور بغیر تحقیق کے حدیث بیان کرنے والوں کی بڑی شدید مذمت کی ہے۔ امام مسلم کہتے ہیں: جو شخص ضعیف حدیث کے ضعف کو جاننے کے باوجود بیان نہیں کرتا ہے تو وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گناہ گار اور عوام الناس کو دھوکا دیتا ہے...... جب کہ صحیح احادیث اس قدر ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ضعیف حدیث کی ضرورت ہی نہیں۔ [2]

رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث میں حدیث کے معاملے میں چھان بین اور احتیاط کرنے کا حکم دیا گیا ہے جن میں سے چند پیش خدمت ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ١٠٢ . [2] صحيح مسلم مترجم: ١/ ٥٨ .

((یکون فی آخر الزمان کذابون دجالون یأتونکم من الأحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم، ولا یفتنونکم.)) ❶

''آخری زمانہ میں دجال اور کذاب (جھوٹے) ہوں گے، وہ تمہیں ایسی ایسی احادیث سنائیں گے جنہیں تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، لہٰذا ان سے اپنے آپ کو بچانا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں، اور فتنہ میں ڈال دیں۔''

امام ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی (۳۹۲ھ، ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

''وقد أخبر النبی ﷺ بأن فی أمته ممن یجیء بعده کذابین، فحذر منهم، ونهی عن قبول روایاتهم، وأعلمنا أن الکذاب علیه لیس کالکذب علی غیر فوجب بذلك النظر فی أحوال المحدثین، التفتیش عن أمور الناقلین، احتیاطاً للدین، وحفظاً للشریعة من تلبیس الملحدین.'' ❷

''بے شک نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت میں جھوٹے لوگ بھی ہوں گے، آپ ﷺ نے ان سے ڈرایا ہے اور ان کی روایات لینے سے منع فرمایا ہے اور ہمیں بتایا ہے کہ آپ ﷺ پر جھوٹ بولنا کسی دوسرے پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، پس محدثین کے احوال اور ناقلین اخبار کے متعلق پوری طرح تفتیش کرنا دین میں احتیاط اور شریعت کو ملحدین کی تلبیس سے محفوظ رکھنے کے لیے واجب ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۳۰.

❷ الکفایة فی علم الروایة للخطیب البغدادی: ص ۳۶.

ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع .)) ❶

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (بلا تحقیق) بیان کر دے۔"

امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ بن حمدویہ الحاکم اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں:

"وقد صرح هذا الخبر بالتنبيه لمعرفة الصحيح من السقيم وتجنب روايات المجروحين اذا عرف المحدث وجد الجرح فيه ." ❷

"اور اس حدیث میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ صحیح روایات کو سقیم (ضعیف) روایات سے معلوم کیا جائے اور مجروحین کی روایات سے اجتناب کیا جائے۔ خصوصاً جب کہ محدث کو ان میں کسی طرح کی جرح معلوم ہو۔"

علاوہ ازیں ہر سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے بیان کرنے والوں کے متعلق ائمہ محدثین کے چند اقوال قابل ذکر ہیں، ملاحظہ فرمائیں: امام ابن وہب کہتے ہیں کہ مجھ سے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بات کو تم جان لو جو شخص ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے تو وہ بچ نہیں سکتا (جھوٹ سے) اور کبھی وہ شخص "امام" نہیں ہو سکتا جو ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے، نیز اسی طرح کا قول امام عبدالرحمٰن بن مہدی سے مروی ہے۔ ❸ امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: وہ شخص امام نہیں ہو سکتا جو سنے وہ روایت کر دے، اور جس سے ملے اس سے روایت شروع کر دے، اور جو اس سے پوچھا جائے اس کا جواب دینے لگے اور جو اس سے طلب کرے اس سے تحدیث شروع کر دے، جب کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ثقہ راوی

---

❶ صحيح مسلم مترجم: ١/ ٢٨ . ❷ المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ١٠٩ . ❸ صحيح مسلم مترجم: ١/ ٢٨-٢٩ .

سے لکھی جاتی ہے، پھر صحابہ کی روایات ثقہ راویوں سے، پھر تابعین کی حدیث (ثقہ سے) لکھی جاتی ہے۔ [1] اسی طرح سیدنا عمر بن الخطاب اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کسی شخص کے جھوٹ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو بات سنے اس کو بیان کر دے۔ [2]

علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۹۱۴ء، ۱۹۹۹ء) کہتے ہیں: ”کفی بالمرء ضلالاً ان یعمل بکل ما سمع“ کسی شخص کے گمراہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات پر عمل کرے۔“ [3]

حدیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من حدث عنی حدیثا یری انہ کذب فھو احد الکاذبین.)) [4]

”جو مجھ سے حدیث بیان کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے، تو وہ خود جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“

اس حدیث کی تشریح میں امام ترمذی نے امام دارمی سے نقل کیا ہے کہ امام ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی (۱۸۱ھ، ۲۵۵ھ) فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اصل نہ ہو، تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ اس حدیث (کی وعید) میں داخل نہ ہو جائے۔ [5]

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ضعیف کی بجائے صحیح اور باطل کی بجائے حق کے پہنچانے کا حکم دیا ہے نہ کہ ہر اس چیز کے پہنچانے کا جو آپ سے روایت کی گئی ہے میری اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

---

[1] الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۱۹۹۔ ۲۰۰ . [2] صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۲۸۔ ۲۹ . [3] مقدمۃ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ: ۱/ ۵۶ . [4] صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۲۶ . [5] السنن الترمذی: ۳/ ۱۸۸ .

سیدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

((يا ايها الناس اياكم وكثرة الحديث عني من قال علي فلا يقولن الا حقاً او صدقاً فمن قال علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار.)) ❶

''اے لوگو! (صحابہ کرام) میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو، اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح اور حق بات کہے، اس لیے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹ بات کو منسوب کرے گا، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح کی بجائے جھوٹی (یا ضعیف) بات منسوب کرنے کی جو وعید آئی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض صحابہ کرام کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں ہم سے انجانے میں آپ کی طرف کوئی جھوٹ منسوب نہ ہو جائے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((انه ليمنعني ان احدثكم حديثا كثيراً ان النبي ﷺ قال من تعمد علي كذبا فليتبوا مقعده من النار.)) ❷

''بے شک میں جو تم سے بہت سی حدیثیں بیان نہیں کرتا اس کی یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔''

اسی طرح صحابی رسول عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سیّدنا زبیر

---

❶ السنن الدارمي: (٢٤٣)۔ ومسند أحمد: (٢٢٩٠٥)۔ وسنن ابن ماجة: (٣٥)، اسناده حسن. ❷ صحيح بخاري: (١٠٨).

بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کو فلاں، فلاں شخص کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے نہیں سنا، تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں میں نے نہ سنی ہوں، لیکن میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من كذب علی فليتبوا مقعده من النار)) [1]

''جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ فلان اخر من السماء احب الى من ان اكذب عليه"

''جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو یہ سمجھ لو کہ مجھ کو آسمان سے گر جانا پسند ہے (اس بات سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں۔'' [2]

اللہ اکبر! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا کیا کہنا؟ اور ہمیں اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کیونکہ وہ بغیر کسی واسطے کے حدیث رسول سنتے ہوئے بھی اتنے خوف زدہ، اور ہم حدیث کی کتاب سے پڑھ کر سنا دیتے ہیں، بغیر تحقیق کیے کہ حدیث صحیح بھی ہے یا کہ ضعیف، یقیناً ہمیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے ورنہ.........

بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صحیح (حدیث) اور حق بات پہنچانے کا حکم ہے، نہ کہ ضعیف اور باطل۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بلغوا عنی ولو اٰية، وحدثوا عن بنی اسرائيل، ولا حرج، وحدثوا عنی، ولا تكذبوا علی، فمن كذب علی متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار.)) [3]

---

[1] صحيح بخاری: (١٠٧). [2] صحيح بخاری: (٣٦١١). [3] صحيح بخاری: (٣٤٦١)، والمدخل الى الصحيح للحاكم: (١٠٤).

''میری طرف سے پہنچا دو، خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، اور بنی اسرائیل سے بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور مجھ سے بھی بیان کرو، مگر مجھ پر جھوٹ مت بولو، تو جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ بولے، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔''

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"معناه، ان الحديث اذا حدثت به، فاديته على ما سمعت حقا كان او غيره حق، لم يكن عليك حرج، والحديث عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لا ينبغي ان يحدث به الاثقة عن ثقة، وقد قيل، من حدث حديثا، وهو يرى انه كذب فهو احد الكاذبين." [1]

''اس کا معنی یہ ہے کہ جب تم کوئی حدیث بیان کرو اور اسے ایسے بیان کرو، جیسے تم نے سنا ہے، صحیح یا غلط تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرنے میں ضروری ہے کہ ثقہ، ثقہ ہی سے روایت کرے اور کہا گیا ہے کہ جو کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کے بارے میں گمان یہ ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ خود بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔''

اسی مفہوم کے بارے میں مزید دیکھئے [2] بہر کیف واجب ہے کہ صحیح اور ضعیف و من گھڑت حدیثوں کے درمیان فرق کیا جائے کیونکہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو حق ہے نہ کہ باطل اور یہ سنت احادیث صحیحہ ہی تو ہیں نہ کہ من گھڑت احادیث۔ پس یہ چیز اہل اسلام کے لیے عموماً اور داعی سنت کے لیے خصوصاً ایک اصل عظیم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ عظیم ہستیاں ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور حق کو پہنچانے میں بہت زیادہ احتیاط کی یہاں تک کہ ایک صحابی رسول نے دوسرے صحابی سے حدیث سننے

---

[1] الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ١/ ٢٠٧، اسناده حسن.

[2] كتاب الرسالة للشافعي: ص ٢٣٧.

کے بعد مزید گواہی طلب کی (حالانکہ وہ اپنے ساتھی کو جھوٹا نہیں سمجھتے تھے) اور بعض صحابہ تو آپ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ احادیث کو سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ہم یہاں بطور دلیل تین روایات صحابہ سے، اور چند محدثین کے اقوال کا جائزہ لیں گے تاکہ ہم میں بھی اس بات کا احساس اور خوف پیدا ہو کہ یہ کسی کے گھر کا ذاتی مسئلہ نہیں، بلکہ دین اسلام کا انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا، اتنے میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گھبرائے ہوئے ہیں، وہ کہنے لگے میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تھا میں نے تین دفعہ اجازت مانگی لیکن اجازت نہ ملنے پر لوٹ گیا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کھڑے رہ کر انتظار کیوں نہیں کیا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، جب کوئی تم میں سے تین دفعہ گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگے لیکن اس کو اجازت نہ ملے تو وہ واپس لوٹ جائے۔ یہ حدیث سن کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم اس حدیث پر کوئی گواہ لاؤ، تو کیا تم لوگوں میں سے بھی کسی نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں...... پھر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ [1]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے یہ پوچھا اگر کوئی کسی پیٹ والی (حاملہ) عورت کے پیٹ پر مارے اس کا بچہ فوت ہو جائے تو اس باب میں کسی نے نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے میں (مغیرہ بن شعبہ) نے کہا: میں نے سنی ہے انہوں نے فرمایا: بیان کرو۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں ایک غلام دینا لازم ہوتا ہے، غلام ہو یا لونڈی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار تو

---

[1] صحيح بخاري: (٦٢٤٥).

بچ نہیں سکتا جب تک اس حدیث پر دوسرا گواہ کوئی نہ لائے، یہ سن کر میں نکلا، میں سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، ان کو لے کر آیا انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے۔ ❶

امام ابو الحجاج مجاہد بن جبر (۲۰ھ،۱۰۳ھ) کہتے ہیں: کہ بشیر بن کعب عدوی، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور احادیث بیان کرنا شروع کیں اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: لیکن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ اس کی احادیث غور سے سنیں اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا بشیر بن کعب نے عرض کیا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا بات ہے کہ میں آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ہم کسی سے یہ سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہماری نگاہیں دفعتاً بے اختیار اس کی طرف لگ جاتیں اور غور سے اس کی حدیث سنتے لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم صرف اسی حدیث کو سن لیتے ہیں جس کو صحیح سمجھتے ہیں۔ ❷

میرے بھائیو! آپ خود ہی فیصلہ کر لیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کا یہ حال تھا، اور اس کے بعد کے دور کا کیا حال ہوگا، اور ان ادوار کی نسبت آج کے دور کا حال؟ لیکن محدثین نے اس میدان میں اپنا صحیح حق ادا کیا ہے جیسا کہ آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں، بہر حال سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بشیر بن کعب کی غیر ثابت شدہ احادیث کی طرف دھیان نہ کرنا، اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث بہترین عکاسی کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((واذا سمعتم الحديث عنى تنكره قلوبكم وتنفر منه أشعاركم وأبشاركم وترون أنه منكم بعيد فانا أبعدكم منه .)) ❸

---

❶ صحيح بخاری: (۷۳۱۷). ❷ صحيح مسلم مترجم: ۱/ ۳۱.

❸ مسند أحمد: ۵/ ۴۲۵، اسناده صحيح، وصحيح ابن حبان: (۶۳).

''اور جب تم (یہ خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ہے) میری جانب سے کوئی ایسی حدیث سنو کہ تمہارے دل اس (ضعیف وجھوٹی حدیث) کا انکار کریں اور تمہارے (صحابہ کرام کے) بدن اور بال اس (ضعیف وجھوٹی حدیث) سے علیحدگی کریں، اور تم سمجھ لو کہ وہ (ضعیف وجھوٹی حدیث) تم سے بہت دور ہے، تو میں اس سے بھی زیادہ دور ہوں۔''

اب محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا:

"بعد الإسناد أحب إلى إذا كانوا ثقات، لأنهم قد تربصوا به، وحديث بعيد الإسناد صحيح خير من قريب الإسناد سقيم." ❶

''سند کا بعید ہونا مجھے پسند ہے جب کہ اس کے راوی ثقہ ہوں، اس لیے کہ انہوں نے اس پر غور کیا ہے۔ صحیح بعید سند، ضعیف قریب سند سے بہتر ہے۔''

اسی طرح امام عبیداللہ بن عمرو (۱۰۱ھ، ۱۸۰ھ) فرماتے ہیں:

"حديث بعيد الإسناد صحيح خير من حديث قريب الإسناد سقيم، أو قال: ضعيف." ❷

''حدیث صحیح بعید (لمبی) سند، حدیث ضعیف قریب (چھوٹی) سند سے بہتر ہے۔''

امام عبدالرحمٰن بن مهدی نے فرمایا:

"خصلتان لا يستقيم فيهما حسن الظن، الحكم والحديث، يعني لا يستعمل حسن الظن في قبول الرواية عمن ليس

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٣١٦، اسناده صحيح. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٣١٥، اسناده صحيح.

بمرضى . " ❶

"دو خصلتیں ایسی ہیں جن میں خوش گمانی کام نہیں آتی، فیصلہ اور حدیث، یعنی ضعیف راوی سے روایت قبول کرنے میں خوش گمانی سے کام نہیں لیا جا سکتا۔"

امام احمد بن حسن فرماتے ہیں ہم امام احمد بن حنبل کے پاس تھے تو وہاں ذکر چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے لوگوں نے بعض اہل علم تابعین اور دیگر لوگوں کے فتووں کا ذکر کیا۔ امام احمد بن حسن فرماتے ہیں میں نے کہا اس بارہ میں تو نبی کریم ﷺ سے الگ حدیث مروی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: کیا نبی ﷺ سے؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے حدیث بیان کی کہ ہمیں حجاج بن نصیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معارک بن عباد نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الجمعة على من آواه الليل الى اهله" جمعہ اس پر ہے جو اپنے اہل میں رات گزارے۔ (یہ حدیث سن کر) امام احمد بن حنبل غصے میں آ گئے اور مجھ سے فرمایا: اپنے رب سے استغفار کر، اپنے رب سے معافی مانگ، دو بار فرمایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے یہ اس لیے کیا کہ انہوں نے سند کے ضعف کی وجہ سے اس حدیث کو سچا نہیں جانا، اس لیے کہ (یہ روایت صحیح سند کے ساتھ) نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، کیونکہ راوی حجاج بن نصیر حدیث میں ضعیف ہے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی امام یحییٰ بن سعید القطان نے حدیث میں سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ ❷

امام ابوبکر بن خلاد کہتے ہیں:

"قلت ليحي بن سعيد القطان: أما تخشى أن يكون هؤلاء الذين تركت حديثهم خصماء ك عند الله تعالىٰ؟ قال قال لأن

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٣٢٢، اسناده صحيح .

❷ العلل الصغير الترمذى: ص ٢٨١ ، اسناده صحيح .

يكون هؤلاء خصمائی أحب إلی من أن يكون خصمی رسول الله ﷺ ، يقول: لم حدثت عنی حديثاً تری أنه كذب؟" ❶

"کہ میں نے امام یحییٰ بن سعید القطان سے کہا: کیا آپ کو ڈر نہیں ہے کہ یہ لوگ جن کی حدیث تم ترک کرتے ہو قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمہارے خلاف کھڑے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کا میرے مخالف کھڑے ہونا مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے رسول اللہ ﷺ میرے خلاف کھڑے ہوں اور یہ فرمائیں: تم نے وہ حدیث کیوں بیان کی جسے تم جھوٹ سمجھتے تھے۔"

امام یحییٰ بن سعید القطان کے اس جواب نے ہم سب کو لاجواب کر دیا ہے اور ایسا ایمان وجذبہ صرف بعض لوگوں کو ہی نصیب ہوتا ہے اور ان لوگوں میں ایک امام "جرح وتعدیل" یحییٰ بن معین بھی ہیں۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: امام یحییٰ بن معین (۱۵۸ھ،۲۳۳ھ) مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور جس تخت پر نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر کو غسل دیا گیا تھا، اس خادم سنت کو بھی اسی تخت پر غسل دیا گیا (سبحان اللہ) جنازے میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد تھی، اور ایک شخص یہ اعلان کر رہا تھا، یہ رسول اللہ ﷺ پر بولے جانے والے جھوٹ کا دفاع کرنے والے یحییٰ بن معین کا جنازہ ہے۔ ❷ (اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا) جسے اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، اسے یہ سعادت نصیب ہوتی ہے، اصل میں ہر دور میں "اسماء الرجال وجرح وتعدیل" کی معرفت کا علم بڑا ہی دقیق رہا ہے اور لوگوں میں اس علم کو حاصل کرنے کی صلاحیت کی بھی کمی ہے، جب کہ یہ علم "نصف علم" قرار دیا گیا ہے جیسا کہ آپ "سند کی اہمیت" میں پڑھ چکے ہیں، اور اس علم کو حاصل نہ کرنے والے کو جاہل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

---

❶ الكفاية فی علم الرواية للخطيب البغدادی: ص ٤٤ ، اسناده حسن.

❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٢٦٢ .

امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ (۱۶۱ھ، ۲۳۸ھ) فرماتے ہیں: "إن العالم إذا لم يعرف الصحيح والسقيم، والناسخ والمنسوخ من الحديث لا يسمى عالما." جس عالم کو سقیم (ضعیف) سے صحیح اور منسوخ سے ناسخ حدیث کی پہچان نہ ہوتو اسے عالم نہیں کہا جا سکتا۔ ❶

صحیح اور ضعیف روایات کی پہچان اور ان میں تمیز کرنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ حدیث کی نسبت کرنے سے بچا جا سکے اس لیے کہ آپ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ چیز کی نسبت کرنے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں بعض احادیث گزر چکی ہیں۔

اسی مسئلہ کے متعلق امام ابن حبان (۲۷۴ھ، ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب "صحیح ابن حبان" میں ایک باب یوں باندھا ہے "فصل ذكر ايجاب دخول النار لمن نسب الشى الى المصطفىٰ ﷺ وهو غير عالم بصحته" اس بات کا ذکر کہ ایسے شخص کا دوزخ میں داخل ہونا لازم ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرے جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو۔" ❷

اتنی سخت وعید، اور ہو بھی کیوں نہ، آخر دین کا مسئلہ ہے لیکن اس کے برعکس بعض الناس کو اگر کہا جائے کہ آپ نے جو حدیث بیان کی ہے، وہ ضعیف ہے تو ناگواری سے کہنے لگتے ہیں، "آپ لوگوں نے تو سارا دین ہی ضعیف کر دیا ہے۔" (نعوذ باللہ) دراصل اُن کی یہ بات علم الرجال سے عدمِ واقفیت کی بنا پر جہالت پر مبنی ہے اسی لیے اسماء الرجال کے ماہر امام عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: "لا يجوز أن يكون الرجل إماماً حتى يعلم ما يصح مما لا يصح، وحتى لا يحتج بكل شيء، وحتى يعلم مخارج

---

❶ معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ٦٠۔ راقم کو اس کی سند نہیں ملی لیکن متساہل محدث امام حاکم کا اسے نقل کرنا ہی اس علم کی اہمیت کا پتہ دیتا ہے۔ (واللہ اعلم) ❷ صحيح ابن حبان: (٢٨).

العلم" کوئی شخص اس وقت تک امام (عالم) نہیں ہوسکتا جب تک صحیح اور غیر صحیح نہ جان لے، اور جب تک ہر چیز سے حجت نہ لے لے، اور جب تک حدیث کے مصادر کا علم نہ حاصل کر لے۔ [1] اصل میں علم مقدم ہے عمل سے، اور اگر صحیح علم ہوگا، تو عمل بھی تب ہی صحیح ہوگا وگرنہ بغیر علم کے اور غلط علم کے ساتھ انسان جاہل ہوتا ہے بے شک وہ جتنی مرضی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرے، لیکن صحیح علم کے بغیر سب بے کار ہیں۔ عرب کے بہت بڑے عالم الشیخ صالح الفوزان سے اسی قسم کا سوال ہوا کہ "کیا عالم ہونے کے لیے مدرسہ سے اس علم کا تزکیہ (سند) ضروری ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: علم کا ہونا ضروری ہے، ہر کوئی جس کے پاس تزکیہ ہو، اس کا عالم ہونا ضروری نہیں، بلکہ علم ضروری ہے، تزکیہ سے عالم ہونا لازم نہیں آتا، ہوسکتا ہے، جس کے پاس تزکیہ ہو وہ سب سے بڑا جاہل ہو، اور جس کے پاس تزکیہ (سند) نہیں وہ سب سے بڑا عالم، علم ہونا ضروری ہے، تزکیہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ [2]

درحقیقت اس علم "علم الرجال" کو حاصل کرنے کی ہر دور میں کمی رہی ہے، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اور شروع سے لے کر آج تک ایسا کیوں ہو رہا ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی فرماتے ہیں:

"وأكثر طالبي الحديث في هذا الزمان يغلب على ارادتهم كتب الغريب دون المشهور، وسماع المنكر دون المعروف، والاشتغال بما وقع فيه السهو والخطاء من روايات المجروحين والضعفاء حتى لقد صار الصحيح عند أكثرهم مجتنباً والثابت مصدوفا عنه مطرحًا، وذلك كله

[1] شرح علل الترمذي لابن رجب: ١/ ٤٧٠۔ راقم کو اس قول کی سند نہیں ملی۔ (واللہ اعلم)

[2] www.4shared.com/mp3/nramb924/tazika-fawzan.html.

لعدم معرفتهم بأحوال الرواة ومحلهم ونقصان علمهم بالتمييز و زهدهم في تعلمه، وهذا خلال ما كان عليه الأئمة من المحدثين والأعلام من أسلا فنا الماضين." ❶

''اور اس دور میں اکثر طالبین حدیث کا یہ حال ہے کہ حدیث کی مشہور کتابوں کے بجائے غیر معروف کتابوں کا ان کے ذہن پر غلبہ ہوگیا ہے، معروف حدیثوں کو چھوڑ کر منکر حدیثوں کو سنتے ہیں، مجروح اور ضعیف راویوں کی روایتوں میں جن میں سہو اور غلطیاں پائی جاتی ہیں، مشغول رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان میں سے اکثر کے نزدیک صحیح چیز قابل اجتناب بن گئی ہے اور جو ثابت ہے وہ دوری کا باعث، یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ وہ راویوں کے حالات سے واقف نہیں ہیں، ان میں اس صلاحیت کی بھی کمی ہے جو تمیز کرنے کے لیے ضروری ہے، اور وہ اس علم کو حاصل کرنے سے بھی بے نیاز ہیں، ان کا یہ طریقہ اس طریقہ کے بالکل خلاف ہے جو ہمارے اسلاف میں سے ممتاز شخصیتوں اور ائمہ محدثین کا رہا ہے۔''

ان بعض الناس کے بالکل برعکس اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی اسی کام کے لیے کیا تھا، طوالت کے خوف کی وجہ سے صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: امام ابو حاتم کہتے ہیں:

"الذی كان يحسن صحيح الحديث من سقيمه وعنده تمييز ذلك، ويحسن علل الحديث أحمد بن حنبل، ويحي بن معين، وعلى بن المدينى، وبعدهم أبو زرعة كان يحسن ذلك." ❷

---

❶ الكفاية فى علم الرواية للخطيب البغدادى: ص ١٣١.

❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ١/ ٣١٤.

''جو لوگ صحیح اور ضعیف حدیث کا علم، ان کا فرق اور علل حدیث کو اچھی طرح جانتے ہیں ان میں امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام علی بن المدینی شامل ہیں، اور ان کے بعد امام ابو زرعہ اس فن میں طاق تھے۔''

نیز اس فن کے ماہر دیگر محدثین مثلاً امام المحدثین امام بخاری، امام مسلم بن حجاج، امام عبداللہ بن مبارک، امام شعبہ بن حجاج، امام مالک بن انس، امام عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ گزر چکا ہے۔ (لہٰذا دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں) حاصل کلام یہ ہے کہ محدثین کرام کی تمام تر محنت، لگن اور مساعی جمیلہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ضعیف اور جھوٹی بات منسوب کرنے سے بچنے کے لیے تھیں۔ بہرحال فرمان نبی ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث کو چھان بین اور مکمل تحقیق کے بعد بیان کرنا چاہیے اور ضعیف وموضوع (جھوٹی) حدیث بیان نہیں کرنی چاہیے، ورنہ اے پوری دنیا کے غیرت مند مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ سن لو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من یقل علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار))

''جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔ [1]''

خود ساختہ اصول ''متساہل + متساہل'' کا تحقیقی جائزہ

ہمارے بعض اہل علم بھائی کہتے ہیں کہ ایک متساہل محدث مثلاً امام ابن حبان کسی راوی کی توثیق کریں، تو وہ راوی مجہول ہی رہتا ہے، لیکن اگر دو یا تین متساہل محدثین مثلاً امام ابن حبان اور امام حاکم وغیرہ اس راوی کی توثیق کریں، تو وہ راوی ''حسن درجہ'' کا ہو جاتا ہے یہ قانون اصول حدیث ومتقدمین محدثین کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط ہے کیونکہ جس

[1] صحیح بخاری: (۱۰۹).

طرح ''ضعیف+ ضعیف= حسن لغیرہ'' والا اصول ثابت نہیں، یعنی ''ضعیف+ ضعیف= ضعیف'' ہی ہے بالکل اسی طرح ''متساہل+ متساہل= متساہل'' ہی ہے اس لیے متساہل محدثین کی توثیق کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ الغرض یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس طرح ''ضعیف+ ضعیف+ضعیف'' سندیں مل کر ''حسن لغیرہ'' نہیں بنتی اسی طرح ''متساہل+ متساہل+ متساہل'' یعنی متساہل محدثین کو جمع کرنے سے مجہول راوی کیسے ''حسن درجہ'' کا ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ہمارے بعض اہل علم بھائیوں کو اس خود ساختہ اصول کو بنانے اور سمجھنے میں غلطی لگی ہے ان کی اس غلطی کو دور کرنے کے لیے خود ساختہ اصول ''متساہل+ متساہل'' کے ردّ کے لیے اس کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

1. متساہل محدثین کو بعض متاخرین محدثین نے متساہل کہا ہے، (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے) متقدمین محدثین یعنی ان کے ہمعصر محدثین نے متساہل نہیں کہا۔ (واللہ اعلم)
2. متاخرین محدثین نے دلائل کی روشنی میں متساہل محدثین کو متساہل کہا ہے، اور حقیقت میں اصل بنیاد یہ دلائل ہی ہیں جن کی بنا پر متساہل محدثین کو متساہل کہا گیا ہے، متاخرین محدثین کے اقوال تو اس کی تائید میں ہیں۔ (دلائل کی تفصیل آگے آرہی ہے)
3. ہمارے بعض اہل علم بھائیوں کا بعض متاخرین محدثین کے کہنے پر متساہل محدثین مثلاً امام ترمذی، امام ابن حبان، امام حاکم اور امام بیہقی کو تو متساہل ماننا، لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا امام ابن خزیمہ کے تساہل کی طرف اشارہ کرنے کو ان کی غلطی کہہ کر رد کر دینا اور امام ابن خزیمہ کو متساہل نہ سمجھنا، یہ ان کے اپنے ہی اصول کی مخالفت اور دلائل کی روشنی میں غلط ہے اسی طرح امام عجلی بھی متساہل ہے۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)
4. علم الرجال وعلل حدیث کے ماہر محدثین مثلاً امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام علی بن عبداللہ المدینی، امام المحدثین امام بخاری، امام ابو حاتم، امام نسائی وغیرہم میں

سے بعض محدثین کا کسی راوی کو مجہول کہنا، اور متساہل محدثین میں سے بعض متساہل محدثین کا اس راوی کی توثیق کرنا، ان ماہرین ائمہ محدثین کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا، کیونکہ جس راوی کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام علی بن عبداللہ المدینی، امام المحدثین امام بخاری وغیرہم نہیں جانتے، تو اس راوی کے متعلق متساہل محدثین مثلاً امام عجلی یا امام ترمذی یا امام ابن خزیمہ وغیرہ کو کیسے معرفت حاصل ہوگی۔

❺ راقم کی تحقیق میں متساہل محدثین کی تعداد چھ ہے، جن کے نام یہ ہیں: امام عجلی، امام ترمذی، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی، ان چھ محدثین میں سے تین امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی متاخرین محدثین میں سے ہیں، جب کہ ہمارے بعض اہل علم بھائی صرف چار محدثین کو متساہل مانتے ہیں ان کے نام یہ ہیں: امام ترمذی، امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی (ان شاء اللہ امام عجلی اور امام ابن خزیمہ کے متساہل ہونے کے دلائل آگے آرہے ہیں)

نیز متقدمین محدثین امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام المحدثین امام بخاری وغیرہم کے سامنے ان متاخرین و متساہلین محدثین مثلاً امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی کا کسی مجہول راوی کی توثیق کرنا، کچھ حیثیت نہیں رکھتا لہٰذا جب اس فن علم الرجال کے ماہرین محدثین کو اس راوی کی معرفت نہیں ہوسکی تو ان سے ڈیڑھ یا دو صدیوں بعد متاخرین متساہلین محدثین کو کیسے معرفت حاصل ہوگی۔

❻ امام ترمذی کسی راوی کی توثیق کرتے ہیں، اور ان کے ساتھ متاخرین محدثین میں سے امام نووی (۶۳۱ھ، ۶۷۶ھ)، امام ضیاء مقدسی (۵۶۹ھ، ۶۴۳ھ)، امام ذہبی (۶۷۳ھ، ۷۴۸ھ)، امام ابن حجر عسقلانی (۷۷۳ھ، ۸۵۲ھ) وغیرہم بھی اس راوی کی توثیق کرتے ہیں تو ہمارے بعض اہل علم بھائیوں کے نزدیک وہ راوی ''حسن درجہ'' کا ہو جاتا ہے جب کہ ہمارے اہل علم بھائی اکیلے امام ترمذی کی توثیق کو نہ

مانتے ہوئے اس راوی کو مجہول ہی سمجھتے ہیں، البتہ ان متاخرین محدثین میں سے کسی ایک یا دو محدثین کو ملا کر اس مجہول راوی کو ''حسن درجہ'' کا سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ متاخرین محدثین مثلاً امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ تو ناقلین میں سے ہیں ان کی توثیق کیسے قابل اعتبار ہوسکتی ہے؟ کیونکہ آٹھویں اور نویں صدی والے محدثین کو کس طرح سات صدیاں پہلے گزرنے والے مجہول راوی کے حالات پر آگاہی ہوئی، جب کہ اس مجہول راوی کے حالات سے معتبر متقدمین محدثین مثلاً امام المحدثین امام بخاری اور امام ابو حاتم وغیرہ خاموش ہیں یعنی ان دونوں معتبر علم الرجال کے ماہرین کو تو علم نہ ہو سکا، اور سات صدیوں بعد والے ناقلین محدثین مثلاً امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ کو علم ہوگیا اور ایسا ہونا ناممکن ہے۔ نیز یہی حال باقی پانچویں، چھٹی، ساتویں صدی والے متاخرین محدثین کا ہے مگر یہ کہ متاخرین محدثین اس مجہول راوی کی ثقاہت صحیح باسند پیش کریں پھر قابل قبول ہے وگرنہ وہ متاخرین محدثین تو صرف ناقلین ہیں۔

◆ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان ان دونوں متساہل محدثین کا مجہول راوی کی توثیق کرنے کے بارے میں اپنا ایک ذاتی اصول ہے جو کہ متقدمین محدثین میں سے کسی کا وہ اصول نہیں ہے۔ (واللہ اعلم) وہ اصول یہ ہے کہ جس راوی کے متعلق جرح (وتعدیل) معلوم نہ ہو، وہ (مجہول) راوی ان دونوں متساہل محدثین کے نزدیک عادل (ثقہ) اور قابل حجت ہے (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے) جب کہ یہ اصول، اصول حدیث اور متقدمین محدثین کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط ہے اور اگر اس غلط اصول کو ایک منٹ کے لیے مان لیا جائے تو پھر شاید ہی کوئی راوی مجہول رہے، بلکہ سارے راوی عادل اور قابل حجت ہو جائیں گے جب کہ ایسا ہونا ناممکن ہے اور اس غلط اصول کو متاخرین محدثین مثلاً امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی نے بھی قبول

نہیں کیا (اس کی وضاحت آگے آرہی ہے)

8 ''متساہل + متساہل'' والا اصول خود ساختہ ہے، ہمارے بعض اہل علم بھائی خود ہی غور کریں کہ وہ کسی بھی اکیلے متساہل محدث کی توثیق کو تو نہیں مانتے اور جیسا کہ متساہل محدثین امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنا ذاتی غلط اصول لکھ کر ہم پر یہ احسان کر دیا ہے لہٰذا اس خود ساختہ اصول ''متساہل امام ترمذی + متساہل امام ابن خزیمہ + متساہل امام ابن حبان'' کو جمع کرنا کسی حال میں بھی قابل حجت نہیں ہے اور متاخرین متساہل محدثین ومتاخرین ناقلین محدثین یعنی امام حاکم، امام بیہقی اور امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ ان کو تو ساتھ جمع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ گزشتہ صفحات پر آپ پڑھ آئے ہیں اور مزید وضاحت آگے آرہی ہے، باقی رہے امام عجلی تو ان کے متساہل ہونے کے دلائل بھی آگے آرہے ہیں۔ (ان شاء اللہ)

بہر کیف متساہل محدثین کا خود ثقہ ہونا اپنی جگہ، لیکن دلائل سے ان کا متساہل ہونا ثابت ہے، اس لیے ان کی توثیق قابل قبول نہیں ہے مگر جب ان کی تائید کسی ایک بھی معتبر محدث سے ہو، تو پھر قابل حجت ہے۔

متساہل محدثین کا تذکرہ

(۱) امام أبو الحسن أحمد بن عبداللہ بن صالح عجلی (۱۸۲ھ، ۲۶۱ھ):

امام عجلی کا متساہل ہونا، دلائل کے ساتھ ثابت ہے جس کی وضاحت آگے آرہی ہے، اور بعض اہل علم نے بھی ان کو متساہل کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

محدث العصر الشیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ معلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام عجلی، امام ابن حبان سے مجاہیل (یعنی مجہول راویوں) کی توثیق میں بہت مشابہ ہیں۔ [1]

---

[1] التنكيل بما في تانيب الكوثري من الأباطيل: ١/ ٦٦ .

علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی امام عجلی کو متساہل کہا ہے۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی، امام عجلی کا ایک راوی (مجہول) کو ثقہ کہنے کے بعد لکھتے ہیں: "ولم یقف ابن القطان علی توثیق العجلی فزعم أنه مجهول" ❷ اور امام ذہبی نے بھی امام عجلی کی توثیق کو رد کرتے ہوئے اس راوی کو "لا یکاد یعرف" یعنی مجہول ہی کہا ہے۔ ❸ اسی طرح عرب کے مشہور محقق الدکتور بشار عواد معروف اور الشیخ شعیب الأرنووط ایک مجہول راوی کے متعلق لکھتے ہیں: "ولم یوثقه سوی العجلی المعروف بتوثیق مجاهیل الکوفیین" ❹

نامور عالم دین الشیخ ابو عبدالسلام عبدالروف بن عبدالحنان ایک روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس (راوی) سے صرف ابن وہب ہی نے روایت کی ہے لہٰذا یہ مجہول ہی ہے، امام عجلی نے اس کو "تاریخ الثقات" (۱۸۶) میں اور امام ابن حبان نے "کتاب الثقات" (۲۶۱/۸) میں ذکر کیا ہے مگر یہ دونوں توثیق کے معاملے میں متساہل ہیں۔ ❺

(۲) امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ الترمذی (۲۰۹ھ، ۲۷۹ھ):

امام ترمذی ثقہ ہونے کے ساتھ تصحیح و تحسین میں متساہل ہیں، امام ذہبی فرماتے ہیں: "کأبي عیسیٰ الترمذی، وأبي عبدالله الحاکم، وأبي بکر البیهقي: متساهلون" "ابوعیسیٰ الترمذی، ابوعبداللہ الحاکم اور ابوبکر البیہقی متساہل تھے۔" ❻

محققین اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ امام ترمذی حدیث اور راویوں کی تحسین و تصحیح کے معاملہ میں بہت متساہل واقع ہوئے ہیں: ایک محدث فرماتے ہیں: ترمذی نے اپنی

---

❶ الأحادیث الصحیحة: ۲/ ۲۱۸، وتمام المنة: ص ۴۰۰ و ارواء الغلیل: ۴/ ۴۰۱.
❷ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۲/ ۲۹۷. ❸ میزان الاعتدال للذهبی: ۲/ ۱۳۲.
❹ تحریر تقریب التهذیب: ۳/ ۱۹۶. ❺ القول المقبول فی تخریج وتعلیق صلوة الرسول: ص ۲۷۲. ❻ ذکر من یعتمد قوله فی الجرح والتعدیل للذهبی: ص ۱۵۹.

کتاب میں کتنی ہی احادیث موضوعہ (جھوٹی) اور اسانید واہیہ کی تحسین کی ہے۔ [1]

اسی طرح امام ذہبی لکھتے ہیں: "فلا يغتر بتحسين الترمذي فعند المحاققة غالبها ضعاف" پس ترمذی کی تحسین سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ محققین کے نزدیک ایسی غالب (عام، اکثر) روایتیں ضعیف ہیں۔ [2] مزید امام ذہبی فرماتے ہیں: "فلهذا لا يعتمد العلماء على تصحيح الترمذي" پس اس وجہ سے ترمذی کی تصحیح پر علماء اعتماد نہیں کرتے۔ [3]

امام محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (۸۳۱ھ،۹۰۲ھ) فرماتے ہیں: "وقسم منهم مقسمع كالترمذي، والحاكم" اور ان میں سے ایک قسم متساہل تھی، مثلاً ترمذی اور حاکم [4] امام ابن حجر عسقلانی نے بھی امام ترمذی کو متساہل کہا ہے۔ [5] علامہ البانی رحمہ اللہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اور یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ امام ترمذی احادیث کو صحیح اور حسن قرار دینے میں متساہل ہیں، شیخ کوثری سے بھی یہ بات مخفی نہیں اللہ پاک ہمیں اور اس کو معاف فرمائے۔ چنانچہ شیخ کوثری نے اوعال کی حدیث پر کلام کرتے ہوئے جس کا اشارتاً پہلے ابن دحیہ سے ذکر ہو چکا ہے کہا ہے کہ امام ترمذی نے بہت سی موضوع (جھوٹی) اور ضعیف سند والی احادیث کو حسن کہہ دیا ہے۔ نیز امام ذہبی سے منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ علماء امام ترمذی کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے۔ [6] الشیخ عبدالرحمٰن مبارک پوری کہتے ہیں کہ امام ابوعیسیٰ ترمذی علوم الحدیث میں اپنی امامت وجلالت کے باوجود احادیث کی تصحیح وتحسین میں متساہل تھے...... [7]

---

[1] نصب الراية: ٢/ ٢١٧-٢١٨ . [2] ميزان الاعتدال للذهبي: ٤/ ٤١٦ . [3] ميزان الاعتدال للذهبي: ٣/ ٤٠٧ . [4] المتكلمون في الرجال للسخاوي: ص ١٣٧ . [5] فتح الباري لابن حجر: ٩/ ٧٨ . [6] الأحاديث الضعيفة مترجم: ١/ ٧٦ . [7] مقدمة تحفة الأحوذي المباركفوري: ص ٣٥٠ .

(۳) امام أبوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ: (۲۲۳ھ، ۳۱۱ھ):

امام ابن خزیمہ ثقہ ہونے کے ساتھ اپنے تحریر کردہ ذاتی اصول اور دلائل کی روشنی میں متساہل ہے۔ (دلائل آگے آرہے ہیں) محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وتوثيق ابن حبان (٧/ ٥٠١) إياه مما لا يعتد به كما نبهت عليه مرارًا، وكذ تصحيح ابن خزيمة لحديثه لا يعتدبه، لأنه متساهل فيه"

''اور امام ابن حبان کا اس راوی کی توثیق کرنا، اس کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ میں نے اس پر بارہا تنبیہ کی ہے اور اسی طرح امام ابن خزیمہ کا اس حدیث کو صحیح قرار دینا اس کا کچھ اعتبار نہیں، اس لیے کہ وہ اس فن میں متساہل ہے۔'' ❶

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کے متساہل ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وكان عند ابن حبان ان جهالة العين ترتفع برواية واحد مشهور وهو مذهب شيخه ابن خزيمة ولكن جهالة حاله باقية عند غيره." ❷

امام ابن حجر عسقلانی نے اس عبارت سے یہ ثابت کیا ہے کہ ابن حبان کے نزدیک جب جہالت عین ختم ہو جائے تو وہ راوی ثقہ ہو جاتا ہے اور ابن حبان کی طرح ان کے شیخ ابن خزیمہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن اس کا رد کرتے ہوئے یہ بھی فرما دیا کہ دیگر محدثین اس کے خلاف ہیں یعنی اس سے راوی کی عدالت ثابت نہیں ہوتی۔'' (ابن حجر عسقلانی نے بھرپور ابن حبان کے اس غلط

---

❶ الأحاديث الضعيفة: ١/ ٥٨١. ❷ لسان الميزان لابن حجر: ١/ ١٤.

اصول کا رد کیا ہے)

اس کی مزید تائید امام خطیب بغدادی سے بھی ہوتی ہے امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں: "وأقل ما ترتفع به الجهالة أن يروى عن الرجل اثنان فصاعداً من المشهورين بالعلم، ...... نا أبو زكريا يحي بن محمد بن يحي قال سمعت أبي يقول: اذا روى عن المحدث رجلان ارتفع عنه أسم الجهالة قلت الا أنه لا يثبت له حكم العدالة بروايتهما عنه" اورکم ازکم جس سے جہالت مرتفع ہو جاتی ہے یہ ہے کہ راوی سے دو یا زیادہ مشہور علم والے راوی روایت کرنے والے ہوں، ابو زکریا یحییٰ بن محمد بن یحییٰ اپنے باپ (محمد بن یحییٰ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب ایک محدث سے دو راوی روایت کریں تو جہالت اسم رفع ہو جاتی ہے، میں (خطیب بغدادی) کہتا ہوں مگر ان دونوں راویوں کی روایت سے عدالت ثابت نہیں ہوتی۔ ❶

یعنی راوی ''مجہول الحال'' رہتا ہے، اور یہی مسلک جمہور محدثین کا ہے اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لا نقبل خبر من جهلناه، وكذلك لا نقبل خبر من لم نعرفه بالصدق وعمل الخير."

''ہم مجہول (العین) راوی کی روایت قبول نہیں کرتے، اسی طرح اس (مجہول الحال) راوی کی روایت بھی ہمارے ہاں نا قابل قبول ہے، جس کی سچائی اور نیکی ہمیں معلوم نہیں۔'' ❷

بہرحال دیگر محدثین کا مسلک بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے مطابق ہے لیکن امام ابن خزیمہ کا

---

❶ الكفاية فى علم الرواية للخطيب: ص ٨٤.

❷ اختلاف الحديث: ص ٤٥ بحواله السنة شماره نمبر ٤٣، ٤٤، ٤٥، ص ١٤٠.

مسلک بالکل اس کے مخالف ہے۔ امام ابن خزیمہ کو جس راوی کے بارے میں جرح وعدالت کا علم نہیں ہو سکا، وہ راوی پھر بھی ان کے نزدیک قابل حجت ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی کتاب ''صحیح ابن خزیمہ'' میں ایک باب یوں باندھا ہے:

"باب استحباب قراءة بني اسرائيل والزمر كل ليلة استناناً بالنبي ﷺ ان كان ابو لبابة هذا يجوز الاحتجاج بخبره فاني لا أعرفه بعدالة ولا جرح"

''نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ہر رات کو سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی قراءت کے استحباب کا باب، ابولبابہ راوی کی اس حدیث سے حجت ودلیل لینا جائز ہے، کیونکہ میں اس راوی کے بارے میں کسی جرح وعدالت (تعدیل) کو نہیں جانتا۔'' [1]

ہمارے بعض اہل علم بھائی امام ابن خزیمہ کے اس غلط اصول کو ایک بار پھر غور سے پڑھ لیں، کیونکہ امام صاحب نے اپنی پوری کتاب میں اسی غلط اصول کو اپنایا ہے اسی لیے انہوں نے کثرت کے ساتھ مجہول راویوں کی توثیق کر دی ہے اور امام ابن حبان نے بھی اپنے شیخ (استاد محترم) امام ابن خزیمہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس غلط اصول کو اپنا لیا ہے جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی کا قول اسی ضمن میں گزر چکا ہے۔

بہر کیف جس راوی کو متساہل امام ابن خزیمہ نہیں جانتے تھے، اس راوی کو ''جرح وتعدیل'' کے امام یحییٰ بن معین پہچانتے ہیں امام جرح وتعدیل یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ [2] اس تصویر کا دوسرا رخ ان شاء اللہ آگے آ رہا ہے مختصر طور پر وہ یہ ہے کہ اس فن ''جرح وتعدیل'' کے ماہرین ائمہ محدثین نے جن راویوں کو ''مجہول'' کہا ہے، ان کی متساہلین

---

[1] صحيح ابن خزيمة: (١١٦٣).

[2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨/ ٣١٠، اسناده صحيح.

محدثین امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان وغیرہ نے توثیق کر رکھی ہے۔ (اپنے اس غلط اصول کی بنا پر)

(۴) امام ابو حاتم محمد بن حبان (۲۷۴ھ،۳۵۴ھ):

امام ابن حبان ثقہ وصدوق ہونے کے ساتھ مشہور متساہل ہیں انہوں نے اپنے شیخ امام ابن خزیمہ کے غلط اصول کو اپناتے ہوئے مزید اس قاعدے کی کھل کر وضاحت کی ہے، امام ابن حبان فرماتے ہیں:

"العدل من لم يعرف منه الجرح فمن لم يعرف بجرح فهو عدل إذ لم يكلف الناس من الناس معرفة ما غاب عنهم"

""جس راوی کے بارے میں کوئی جرح نہ معلوم ہو تو وہ (میرے نزدیک) عادل ہے، اس لیے کہ لوگوں کو اس کا مکلّف نہیں بنایا گیا ہے کہ وہ دوسروں کے مخفی حالات معلوم کریں۔"" [1]

میں اس بات پر کیا تبصرہ کروں؟ اگر امام ابن حبان کے اس غلط اصول کو ایک منٹ کے لیے مان لیا جائے تو پھر ""جرح وتعدیل"" کا علم بے مقصد ہو جائے گا، اور ""أسماء الرجال"" کے علم کو ختم کرنا پڑے گا جب کہ ایسا کرنا ممکن نہیں واضح رہے امام ابن حبان کے اس غلط اصول کا رد بھرپور انداز میں امام ابن حجر عسقلانی نے ""لسان المیزان"" میں کیا ہے، مزید تفصیل وہی دیکھئے، اب متاخرین محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول تو امام ابن خزیمہ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

اور نامور عالم دین الشیخ ابوعبدالسلام عبدالروف بن عبدالحنان حفظہ اللہ کا قول امام عجلی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے، لہٰذا یہاں دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں، محدث العصر الشیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ معلّمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام عجلی، امام ابن حبان سے مجاہیل (مجہول

---

[1] كتاب الثقات لابن حبان: ١/ ١٣، المكتبة الشاملة.

راویوں) کی توثیق میں بہت مشابہ ہیں۔ [1]

محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: امام ابن حبان اس راوی کی توثیق میں متساہل ہیں، اس لیے کہ وہ کثرت کے ساتھ مجہول راویوں کو ثقہ قرار دے دیتے ہیں، یہاں تک کہ بعض ایسے رواۃ جن کے بارے میں وہ خود صراحت کرتے ہیں کہ ان رواۃ کا مجھے کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہیں؟ اور نہ ان کے والد کا علم ہے کہ کون ہے؟ ان کی بھی توثیق کر دیتے ہیں نیز امام ابن حبان کی طرح امام حاکم بھی متساہل ہیں یہ بات ان لوگوں (اہل علم) پر مخفی نہیں جو رجال اور تراجم کے فن سے گہرا رابطہ رکھتے ہیں...... البتہ امام ابن حبان نے اس راوی کو ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے لیکن اس بارہ میں امام ابن حبان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایسے راویوں کو جن کی جرح پر اطلاع نہیں ہے، ثقہ راویوں میں ذکر کر دیتا ہے لیکن امام ابن حبان کا اس کو ثقہ راویوں میں ذکر کرنا دیگر ائمہ محدثین کے نزدیک اس کو مجہول راویوں کی فہرست سے نہیں نکال سکتا، چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی نے ''لسان المیزان'' میں ابن حبان کے شذوذ کا رد کیا ہے۔ [2]

محدث العصر علامہ البانی ایک اور حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: راوی ابن ذکوان کے بارے میں امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں اس کو نہیں جانتا یعنی مجہول ہے جب اس راوی ابن ذکوان کو ''جرح وتعدیل'' کے امام یحییٰ بن معین نہیں جانتے تو ابن حبان کو اس کی کیسے معرفت حاصل ہوگئی؟ [3]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے کتنی علمی اور گہرائی والی بات کی ہے، ایک اور مقام پر علامہ البانی فرماتے ہیں: امام ابن حبان کے علاوہ اس راوی کو کسی نے ثقہ نہیں کہا، اور یہ بات مخفی نہیں

---

[1] التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الأباطیل: ص١/ ٦٦ . [2] الأحادیث الضعیفة مترجم: ١/ ٧١- ٧٢ . [3] الأحادیث الضعیفة مترجم: ١/ ٧٧ .

ہے کہ امام ابن حبان کی توثیق کو جرح وتعدیل کے ائمہ کچھ وقعت نہیں دیتے۔ ❶

(۵) امام أبو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم الحاکم (۳۲۱ھ، ۴۰۵ھ):

امام حاکم ثقہ وصدوق ہونے کے ساتھ بہت زیادہ متساہل تھے، امام ترمذی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ امام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی اور امام محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی نے امام حاکم کو متساہل قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے امام حاکم کی تصنیف ''مستدرک'' میں ایک سو (۱۰۰) کے قریب موضوع (جھوٹی) روایات کی نشاندہی کی ہے۔ ❷ جن کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے یا سکوت کیا ہے راقم کہتا ہے کہ ''مستدرک'' میں اس سے کہیں زیادہ من گھڑت روایات ہیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: میری زبردست خواہش ہے کہ یہ (امام حاکم) ''مستدرک'' تصنیف نہ کرتے کیونکہ انہوں نے اس میں بے جا تصرف کر کے اپنی فضیلت میں بہت کمی کر لی ہے۔ ❸ امام ابن حبان کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ محدث العصر علامہ البانی نے امام حاکم کو متساہل قرار دیا ہے، مزید دلائل ان شاء اللہ آگے آ رہے ہیں۔

(۶) امام أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴ھ، ۴۵۸ھ):

امام بیہقی بھی ثقہ وصدوق ہونے کے ساتھ متساہل ہیں جیسا کہ امام ترمذی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ امام ذہبی نے ان کو متساہل قرار دیا ہے، اسی طرح راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ (۱۹۵۷ء، ۲۰۱۳ء) نے بھی امام بیہقی کو متساہل قرار دیا ہے۔ ❹

متساہل محدثین کا مجہول راویوں کی توثیق میں تساہل

راقم نے گزشتہ صفحات میں کئی بار ذکر کیا ہے کہ اسماء الرجال وجرح وتعدیل کے

---

❶ الأحاديث الضعيفة مترجم: ۱/ ۱۹۰. ❷ اختصار علوم الحديث لابن كثير مترجم: ص ۲۱. ❸ تذكرة الحفاظ للذهبى مترجم: ۳/ ۷۰۳. ❹ مقالات: ٤/ ٥٧٤.

ماہرین محدثین نے جن راویوں کو ''مجہول'' کہا ہے یا ان راویوں کے حالات نہ ملنے پر خاموشی اختیار کی ہے، ان راویوں کی متساہل محدثین ومتاخرین محدثین نے توثیق کر رکھی ہے طوالت کے خوف سے صرف چند راویوں کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) مھدی بن حرب الھجری:

اس راوی کی متساہل محدثین امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان اور امام حاکم نے توثیق کی ہے اس کے مقابلے میں جرح وتعدیل کے ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "لا أعرفه" یعنی یہ مجہول ہے۔ [1]

جرح وتعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "لا أعرفه" یعنی یہ مجہول ہے۔ [2]

امام ابن ابی حاتم نے امام یحییٰ بن معین کے قول پر خاموشی اختیار کی ہے جو کہ اس راوی کو مجہول سمجھنے پر امام ابن معین کی تائید ہے۔ (واللہ اعلم)، امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ''مقبول'' یعنی یہ مجہول ہے بلکہ الشیخ شعیب الأرنووط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا: یہ مجہول الحال ہے۔ [3] محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان اور امام حاکم کی توثیق کا رد کرتے ہوئے فرمایا: یہ راوی ''مجہول'' ہے۔ [4] امام ذہبی نے امام ابو حاتم اور امام ابن حزم سے نقل کیا ہے کہ یہ مجہول ہے، امام ذہبی کی خاموشی ان دونوں محدثین کی تائید میں سمجھی جائے گی کہ امام ذہبی بھی اس راوی کو مجہول سمجھتے تھے۔ [5]

تنبیہ:...... متاخرین محدثین کا ہر قول جو متقدمین محدثین کے موافق ہوگا وہ قابل حجت ہوگا اور جو قول متقدمین محدثین کے مخالف ہوگا وہ ناقابل قبول ہوگا۔

(۲) ابو ماجد الحنفی:

اس راوی کی متساہل محدثین امام عجلی، امام ابن حبان اور امام حاکم نے توثیق کی ہے

---

[1] سوالات أبي داؤد: ص ۳۳۱، ت: ۴۷۳. [2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸/ ۳۸۶، اسناده صحيح. [3] تحرير تقريب التهذيب: ۳/ ۴۲۳۔ ۴۲۴. [4] الأحاديث الضعيفة للألباني مترجم: ۳/ ۱۱۱. [5] ميزان الاعتدال للذهبي: ۴/ ۱۹۵.

اسکے برعکس ماہرین محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں: امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "أبو ماجد رجل مجهول لا يُعرف" ❶ امام ابوداود نے فرمایا: "أبو ماجدة هذا لا يعرف" ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: "أبو ماجد الحنفي ، مجهول" ❸ امام ترمذی نے باوجود متساہل ہونے کے فرمایا: "أبا ماجد ، رجل مجهول لا يُعرف" ❹ امام المبارکفوری (المتوفی ۱۳۵۳ھ) نے بھی امام ترمذی اور امام ابن حجر عسقلانی کی تائید میں اسے ''مجہول'' کہا ہے۔

امام ابن عدی نے فرمایا: "أبو ماجد الحنفي منكر الحديث" اس کے بعد امام ابن عدی نے امام نسائی سے نقل کیا ہے: "وأبو ماجد هذا يُعرف له عن علی رواية في حديث واحد" ❺ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: قال الحميدي عن ابن عيينة: قلت يحيى: أبو ماجد قال: "طار طر أعلينا ، فحدثنا وهو منكر الحديث" ❻ مجہول راوی کی حدیثیں منکر بھی ہوتی ہیں۔

امام الساجی نے فرمایا: "مجهول منكر الحديث" ❼ امام نسائی نے فرمایا: "منكر الحديث ، روى عنه يحي الجابر ، ولم يكن غير يحي حفظ منه" ❽ امام عقیلی نے امام احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے "أبو ماجد الحنفي لا يعرف رجل مجهول" اس کے بعد امام عقیلی ایک حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ولا يتابع عليه" یعنی امام عقیلی بھی اسے مجہول سمجھتے ہیں۔ ❾ امام بیہقی نے باوجود

---

❶ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٣٩٧-٣٩٨ ، ت: ٨٠٤ . ❷ السنن أبي داؤد: (٣١٨٤) . ❸ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٦١٣) . ❹ السنن الترمذي مع تحفة الأحوذي: (١٠١١) . ❺ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٩/ ١٩٥-١٩٦ .
❻ التاريخ الكبير للبخاري: ٨/ ٣٨٤ . ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ٤٤٦ .
❽ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠٧ . ❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ٤١٠ .

متساہل ہونے کے فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❶

امام ابن الجوزی نے امام دارقطنی کا قول نقل کیا ہے کہ یہ مجہول ہے لہٰذا امام ابن الجوزی بھی اسے مجہول ہی سمجھتے ہیں۔ ❷ امام ابن حجر عسقلانی نے امام عجلی، امام ابن حبان اور امام حاکم کی توثیق کو قبول نہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❸ اسی طرح امام ذہبی نے بھی متساہل محدثین کی توثیق کو قبول نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❹ راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے راوی أبو ماجدہ کو ''مجہول'' کہا ہے۔ ❺ والحمد للہ۔ امام الجوزجانی نے فرمایا: "وأبو ماجد غير معروف" یعنی مجہول ہے۔ ❻

(۳) یحییٰ بن حمید مصری:

اس راوی کی متساہل محدثین امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے توثیق کی ہے، اس کے برعکس ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یحییٰ بن حمید مجہول ہے۔ ❼ امام ابن عدی نے فرمایا: "يحي بن حميد، وهو مصری، ولا أعرف له، ولا يحضرنی غيرا هذا" ❽ امام ذہبی کا امام المحدثین امام بخاری کے قول "لا يتابع فی حديثه" کو نقل کرنے کے بعد خاموشی اس بات کی دلیل ہے کہ امام ذہبی کے نزدیک بھی یہ مجہول ہے۔ ❾

(۴) یونس بن سلیم الصنعانی:

اس راوی کی متساہل محدثین امام حاکم ❿ اور امام ابن حبان نے توثیق کی ہے اس کے

---

❶ السنن الكبرى للبيهقی: ٤/ ٢٢، ٢٤۔ ٨/ ٣١٨. ❷ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ٣/ ٢٣٨. ❸ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٢٦٥. ❹ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبی: (٥٠١٤). ❺ أنوار الصحيفة فی الأحاديث الضعيفة: ص ١١٧. ❻ احوال الرجال للجوزجانی: (٦٦). ❼ جزء القراءة للبخاری: ص ٢٣٦. ❽ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٩/ ٧٨. ❾ ميزان الاعتدال للذهبی: ٤/ ٣٧٠. ❿ مستدرك للحاكم: ٣/ ٣، ح: ٣٥٣٠.

برعکس علم الرجال کے ماہرین ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

جرح وتعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ما أعرفه" یعنی مجہول ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: "لا نعرفه" یعنی مجہول ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "أظنه لا شیء" اس کے بعد امام ابن ابی حاتم نے امام ابن معین کا قول "ما أعرفه" نقل کرنے کے بعد خاموشی اختیار کی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابن ابی حاتم کے نزدیک بھی یہ مجہول ہے۔ ❸ امام عقیلی نے فرمایا: "لا يتابع على حديثه ولا يعرف إلا به" یعنی یہ مجہول ہے۔ ❹ امام ابن عدی نے فرمایا: "وهذا يرويه عبدالرزاق عن يونس بن سليم وربما كناه فيقول: أبوبكر الصنعانی ولا يسميه لأنه ليس بالمعروف، وقال ابن معين لا أعرفه إلا أن عبدالرزاق يروی عنه ويونس ابن سليم يعرف بهذا الحديث" ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے امام حاکم اور امام ابن حبان کی توثیق پر اعتماد نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❻ راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے فرمایا: یونس مجہول ہے۔ ❼ والحمد للہ

(٥) أبو هاشم الدوسی:

اس راوی کی متساہل محدث امام عجلی نے توثیق کی ہے۔ ❽ اس کے برعکس محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

---

❶ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: (٨٩٨). ❷ السنن الكبرى للنسائی: ١/ ٤٥٠.
❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩/ ٢٩٥. ❹ الضعفاء الكبير للعقيلی: ٤/ ٤٦٠.
❺ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٨/ ٥١٩. ❻ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ١٣٩. ❼ أنوار الصحيفة فی الأحاديث الضعيفة: ص ٢٨٤. ❽ تاريخ الثقات للعجلی: (٢٠٥٩).

علل ورجال کے ماہر امام دارقطنی نے فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❶ امام ابن الجوزی نے امام دارقطنی کا قول ''مجہول'' نقل کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابن الجوزی کے نزدیک یہ راوی مجہول ہے۔ ❷ امام ابن ابی حاتم نے اس راوی کا ذکر بغیر ''جرح وتعدیل'' کے کیا ہے لہٰذا یہ راوی ان کے نزدیک بھی مجہول ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے امام عجلی کی توثیق پر اعتماد نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول الحال ہے۔ ❹ مزید فرمایا: قلت: هو مجهول الحال، قاله ابن القطان، ❺ بلکہ الشیخ شعیب الأرنووط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا ہے: بل مجهول العين، فقد تفرد بالرواية عنه أبو يسار القرشي، وثقة العجلي وحده، وقال الدارقطني: مجهول، وقال الذهبي: لا يُعرف، ❻ امام ذہبی نے امام عجلی کی توثیق کو قبول نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❼ راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے امام دارقطنی سے اس راوی کا ''مجہول'' ہونا نقل کیا ہے، لہٰذا یہ راوی حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی مجہول ہے۔ ❽ واللہ اعلم

(٦) جری بن کلیب النہدی:

اس راوی کی متساہل محدثین امام عجلی، امام ترمذی، امام ابن حبان اور امام حاکم نے توثیق کی ہے لیکن اس کے برعکس علم الرجال کے ماہر محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

اسماء الرجال کے ماہر امام علی بن المدینی فرماتے ہیں: جري بن كليب مجهول لا أعلم أحدًا روى عنه غير قتادة، امام ابوحاتم نے فرمایا: شيخ لا يحتج

---

❶ كتاب العلل للدارقطني: ١١/ ٢٣٠ . ❷ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٢٤٢ .
❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩/ ٤٨٩ . ❹ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٢٨٧ .
❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ٤٧٨ . ❻ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٢٨٧ .
❼ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي: ٥٠٥٩ . ❽ أنوار الصحيفة فى الأحاديث الضعيفة: ص ١٧٢ .

بحديثه هو مثل عمارة بن عبد وغيرهم . [1] امام خطیب بغدادی نے اس کا ذکر مجہول راویوں میں کیا ہے۔ [2] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ''مقبول'' یعنی مجہول ہے۔ [3] امام ذہبی نے فرمایا: یہ مجہول ہے۔ [4]

(۷) عمرو ذومر الهمدانی:

اس راوی کی متساہل محدث امام عجلی نے توثیق کی ہے۔ [5] اس کے برعکس ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں: امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: ''لا یُعرف'' یعنی یہ مجہول ہے۔ [6] امام ابن عدی نے فرمایا: ''وعمرو ذومر لا يروى عنه غير أبي اسحاق أحاديث، وهو غير معروف، وهو فى جملة مشايخ أبي اسحاق المجهولين'' [7] امام ابن ابی حاتم نے اس راوی کا ذکر بغیر ''جرح وتعدیل'' کے کیا ہے لہٰذا یہ راوی امام ابن ابی حاتم کے نزدیک بھی مجہول ہے۔ [8] امام ابن حجر عسقلانی نے امام عجلی کی توثیق پر اعتماد نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: عمرو ذومر الہمدانی الکوفی مجہول ہے۔ [9] امام ذہبی کا امام المحدثین امام بخاری کا قول ''لا یُعرف'' نقل کرنے کے بعد خاموشی، اس بات کی دلیل ہے کہ امام ذہبی کے نزدیک بھی یہ مجہول ہے۔ [10]

الغرض متساہل محدثین کی مجہول راویوں کی توثیق کرنا، کچھ وقعت نہیں رکھتا، لہٰذا جب اسماء الرجال وجرح وتعدیل کے امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام المحدثین امام

---

[1] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٤٧٠ . [2] الكفاية فى علم الرواية للخطيب: ص ٨٣ . [3] تحرير تقريب التهذيب: ١/ ٢١٤ . [4] ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: (٧٣٨) . [5] تاريخ الثقات للعجلى: (١٢٩٥) . [6] التاريخ الكبير للبخارى: ٦/ ١٤٨ . [7] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٦/ ٢٤٤ . [8] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٢٩٩ . [9] تحرير تقريب التهذيب: ٣/ ١١٢ . [10] المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ١٤٤ .

بخاری وغیرہم جس راوی کو نہیں جانتے تو اس راوی کے متعلق متساہل محدثین کو کیسے معرفت حاصل ہوگئی، شاید اسی لیے امام ابن عدی نے فرمایا ہے کہ جس راوی کو جرح وتعدیل کے امام یحییٰ بن معین نہیں جانتے تو وہ راوی ''مجہول'' ہی ہے۔ [1] والحمد للہ

متساہل ومتاخرین محدثین کا روایات کی روشنی میں تساہل

متساہل ومتاخرین محدثین نے چند عجیب وغریب روایات کی توثیق کی ہے، جن کے راوی مجہول ہیں ان میں سے بعض روایات قابل ذکر ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

روایت نمبر ا:

رسول اللہ ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالا تھا جس میں آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے، پھر اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک برکۃ نامی عورت آئی، وہ سیدنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی اس نے وہ (پیشاب کا) پیالا نوش کر لیا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے اسے پی لیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے آگ سے بچاؤ حاصل کر لیا ہے۔ یا فرمایا: ڈھال بنالی ہے یا اس طرح کی کوئی بات کہی۔ [2]

اس روایت کی تصحیح متساہل ومتاخرین محدثین مثلاً امام ابن حبان، امام حاکم، امام ذہبی، امام نووی نے کی ہے جب کہ اس روایت کی سند میں حکیمہ بنت امیمہ ''لا تعرف'' یعنی مجہولہ ہے جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے۔ [3] والحمد للہ

متقدمین محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی لہٰذا یہ پیشاب پینے والی

---

[1] الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٤٧٣۔ [2] الآحاد والمثانى لابن أبي عاصم: (٣٣٤٢)۔ المعجم الكبير للطبرانى: ٢٤/ ١٨٩۔ السنن الكبرى للبيهقى: ٧/ ٦٧۔ الاستيعاب لابن عبدالبر: ٤/ ٢٥١، صحيح ابن حبان: ٣/ ٢٩٣. [3] تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٤١٠.

روایت ضعیف ہے۔

روایت نمبر۲:

عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی مجھے حکم دیا کہ میں اس خون کو ایسی جگہ چھپا دوں جہاں سے درندے، کتے یا کوئی انسان نہ پا سکے، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چلا تو (راستے میں) میں نے وہ خون پی لیا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے اس خون کا کیا کیا؟ میں نے کہا: جیسے آپ نے حکم دیا تھا، میں نے ویسے ہی کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں تو نے پی لیا ہے، میں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم سے میرا کوئی امتی بغض وکینہ سے نہیں ملے گا۔ ❶

اس روایت کی سند میں راوی ھنید بن قاسم بن عبدالرحمٰن ''مجہول'' ہے، متقدمین محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی لہٰذا متاخرین محدثین امام ضیاء المقدسی، امام ابن حجر عسقلانی، امام ہیثمی کا اس راوی کی توثیق کرنا کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ یہ روایت ضعیف ہی ہے۔ نیز امام ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر ''جرح وتعدیل'' کے بغیر کیا ہے لہٰذا یہ راوی امام ابن ابی حاتم کے نزدیک ''مجہول'' ہے۔ ❷

روایت نمبر۳:

سیدنا فضالہ لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ امور کی تعلیم دی ایک یہ بھی تھا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کیا کر۔ میں نے کہا ان گھڑیوں میں تو میں مصروف ہوتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا جامع ومانع حکم دیں کہ میں اس پر عمل کرتا رہوں اور وہ مجھے

---

❶ السنن الکبری للبیهقی: ۷/ ٦٧۔ وصححه المقدسی: ۹/ ۳۰۸۔ والتلخیص الحبیر لابن حجر: ۱/ ۳۰۔ ومجمع الزوائد للهیثمی: ۸/ ۷۲.

❷ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۹/ ۱٤۸.

کفایت کرتا رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: عصرین کی محافظت کر، ہماری زبان میں عصرین مروج نہ تھا میں نے پوچھا، عصرین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو نمازوں یعنی طلوع آفتاب سے پہلے والی (نمازِ فجر) اورغروب آفتاب سے پہلے والی (نمازِ عصر) نمازوں کی محافظت کرتا رہ۔ ❶

اس روایت کی تصحیح متساہل ومتاخرین محدثین مثلاً امام ابن حبان اور امام حاکم وغیرہ نے کی ہے جب کہ اس روایت کی سند میں راوی عبداللہ بن فضالہ ''مجہول'' ہے۔ متقدمین ائمہ محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ بلکہ امام ابن ابی حاتم نے فرمایا: ”عبداللّٰه بن فضالة الليثي روى عنه أنه قال: ولدت في الجاهلية فعق عني بفرس و هو إسناد مضطرب مشايخ مجاهيل، واختلف عنه في اتيانه النبي ﷺ“ ❷ اور امام ذہبی نے فرمایا: عبداللّٰه بن فضالة، عن أبيه، ولفضالة صحبة، لا يعرفان، والخبر منكر في وقت الصلاة“ ❸ نیز الشیخ شعیب الأرنووط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا: ”لم يذكر رتبة لكونه له رؤية فهو عنده ثقة على قاعدته في توثيق امثاله، وهو مجهول“ ❹ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہی ہے۔

روایت نمبر۴:

عبدالرحمٰن بن العلاء بن اللجلاج نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! جب میں مر جاؤں تو میرے سر کے پاس سورۂ بقرہ کی ابتدائی

---

❶ سنن أبي داؤد: (٤٢٣)۔ وصحيح ابن حبان: (١٧٣٩)۔ ومستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٤، ح: ٧٣٢۔ والطحاوي في المشكل: ١/ ٤٤٠. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ١٦٧. ❸ المغني في الضعفاء للذهبي: ١/ ٥٥٩. ❹ تحرير تقريب التهذيب: ٢/ ٢٥٣.

اور آخری آیات پڑھنا، بلا شبہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ ❶

اس روایت کی سند میں راوی عبدالرحمٰن بن العلاء اللجاج ''مجہول الحال'' ہے، متقدمین ائمہ محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی اور امام ابن حبان اور امام ہیثمی کا اس راوی کی توثیق کرنا کچھ وقعت نہیں رکھتا اسی لیے امام ابن حجر عسقلانی نے اس کو ''مقبول'' یعنی مجہول ہی کہا ہے بلکہ الشیخ شعیب الأرنووط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا: یہ مجہول ہے۔ ❷ امام ذہبی نے اس کے بارے میں فرمایا: ''عبدالرحمن بن العلاء بن اللجلاج شامي عن أبيه ما روى عنه سوى مبشر بن اسماعيل'' امام ذہبی کا یہ اشارہ اس کے ''مجہول العین'' ہونے کی طرف ہے۔ ❸ نیز امام ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر ''جرح وتعدیل'' کے بغیر کیا ہے لہٰذا یہ راوی امام ابن ابی حاتم کے نزدیک بھی ''مجہول'' ہے۔ ❹ (کیونکہ امام ابن ابی حاتم کو جن راویوں کے حالات مل گئے وہ انہوں نے لکھ دیئے ہیں۔ اور جن راویوں کے حالات نہیں ملے انہیں اس امید پر چھوڑ دیا تھا کہ جب ان کے حالات ملیں گے تو وہ درج کر دیئے جائیں گے جیسا کہ امام ابن ابی حاتم نے ''مقدمة الجرح والتعدیل'' میں کہا ہے اور فی الحال وہ تمام راوی ''مجہول'' ہیں لیکن اگر اس راوی کی کسی معتبر محدث نے توثیق کی ہے تو پھر ثقہ ہے۔ اسی طرح امام المحدثین بخاری نے بھی اس راوی کا ذکر ''جرح وتعدیل'' کے بغیر کیا ہے۔ ❺

راقم الحروف نے ان چاروں روایات پر تبصرہ عوام الناس پر چھوڑ دیا ہے کہ روایت نمبر ۳ کے مطابق تین نمازیں نہ پڑھی جائیں صرف دو نمازوں پر اکتفا کافی ہے اور قبروں پر

---

❶ مجمع الزوائد: ٣/ ٤٤۔ والسنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٥٦۔ ٥٧، یہ روایت موقوف ہے۔
❷ تحرير تقريب التهذيب: ٢/ ٣٤٢. ❸ ميزان الاعتدال للذهبي: ٢/ ٥٧٩. ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ٣٣١. ❺ التاريخ الكبير للبخاري: ٥/ ٢٠٥.

قرآن مجید کی تلاوت کرنا کیا جائز ہے؟ وغیرہ بلکہ راقم نے ''مقدمہ'' طویل ہو جانے کی وجہ سے انہی چار روایات پر اکتفا کیا ہے وگرنہ اس کے علاوہ بھی بے شمار روایات اس خود ساختہ اصول یعنی ''متساہل + متساہل'' کے مطابق صحیح یا حسن موجود ہیں (اور حقیقت میں وہ سب روایتیں ضعیف ہیں) بہرحال اہل حق کے لیے اتنے ہی دلائل کافی ہیں۔

حاصل کلام:

ان سارے دلائل (جو گزشتہ صفحات پر گزر چکے ہیں) سے یہ ثابت ہوا کہ ''متساہل + متساہل'' والا قاعدہ خود ساختہ ہے، اور چھ متساہلین محدثین میں سے دو متساہل محدثین مثلاً امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کا اپنا ذاتی (راوی کی توثیق کے بارے میں) اصول ہے، جو متقدمین ائمہ محدثین کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط اور نا قابل حجت ہے، باقی چار متساہلین محدثین میں سے دو متساہل محدثین مثلاً امام حاکم اور امام بیہقی (امام ابن حبان بھی) متاخرین میں سے ہیں، جب متقدمین محدثین کو جس راوی کی معرفت حاصل نہیں ہو سکی ان متساہلین کو اس راوی کی کیسے معرفت حاصل ہو گی جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ کا قول گزر چکا ہے، اور باقی رہ گئے دو متساہل محدثین امام ترمذی اور امام عجلی، تو امام ترمذی کی تصحیح اور تحسین کو اہل علم (محدثین) نے قبول نہیں کیا جیسا کہ امام ترمذی کا تساہل مشہور ہے اور امام عجلی کا بھی دلائل کے ساتھ متساہل ہونا ثابت ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے، لہٰذا اب کسی متساہل محدث کو کس متساہل محدث کے ساتھ جمع کرے، جب کہ ہمارے موجودہ بعض اہل علم بھائی ایک متساہل محدث کی توثیق کو قبول نہیں کرتے بلکہ اس راوی کو ''مجہول'' ہی سمجھتے ہیں۔

راقم کو ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے یہ غلط قاعدہ امام بیہقی نے اپنے استاد امام حاکم سے، اور امام حاکم نے اپنے استاد امام ابن حبان سے اور امام ابن حبان نے اپنے استاد امام ابن

خزیمہ سے، اور امام ابن خزیمہ نے اپنے استاد امام ترمذی سے، اور امام ترمذی نے اپنے (غالباً) استاد امام عجلی سے لیا ہے (واللہ اعلم) لہٰذا متساہلین محدثین کی یہ لڑی امام عجلی سے شروع ہو کر امام بیہقی پر جا کر ختم ہو جاتی ہے اسی لیے امام ابن حجر عسقلانی کا یہ کہنا سو فیصد درست ہے کہ یہ (غلط) قاعدہ امام ابن حبان نے اپنے استاد شیخ امام ابن خزیمہ سے لیا ہے۔ (یہ قول گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے) اور راقم نے ان دونوں متساہل محدثین امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کے اس غلط ذاتی اصول کو ان کی کتابوں میں سے ثابت کر دیا ہے۔ (والحمد للہ)

اگر پھر بھی ہمارے بعض اہل علم بھائی اس خود ساختہ اصول ''متساہل + متساہل'' کو حجت سمجھتے ہیں تو پھر ان کو ''ضعیف + ضعیف = حسن لغیرہ'' والے اصول کو بھی حجت سمجھنا چاہیے کیونکہ ان دونوں خود ساختہ اصولوں کی آپس میں بڑی موافقت ہے اور راقم کے نزدیک دلائل کی روشنی میں جیسے ''ضعیف + ضعیف = ضعیف'' ہی ہے بالکل اسی طرح ''متساہل + متساہل = متساہل'' ہی ہے۔ اس لیے متساہل محدثین کی توثیق کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

لہٰذا اہل علم بھائیوں سے گزارش ہے کہ ان سارے دلائل کو غور سے بار بار پڑھیں دلائل صحیح ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس غلط قاعدہ یعنی ''متساہل + متساہل'' کو چھوڑ دیں اور اگر یہ دلائل ان کی نظر میں صحیح نہیں تو ان کا جواب دلائل کے ساتھ دیں، ان شاء اللہ اعلانیہ رجوع کیا جائے گا کیونکہ ہمارا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی اور اسی سے اجر وثواب کی امید ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو حق بات تسلیم کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

أسماء الرجال کی مشہور کتاب تهذيب التهذيب

میری یہ کتاب "كتاب الضعفاء والمتروكين" امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی أسماء الرجال پر مشہور کتاب "تهذيب التهذيب" میں سے ضعیف، مجہول، متروک اور کذاب راویوں کا اُردو میں ترجمہ ہے، میں نے اپنی استطاعت کے مطابق پوری کوشش کی ہے کہ محدثین کی راویوں پر ''جرح وتعدیل'' ان کی اصل کتابوں سے نقل کروں، یا جن کتابوں سے ان محدثین کے اقوال نقل کیے ہیں ان کی سندیں ''صحیح یا حسن'' ہوں اور جن محدثین کے اقوال کسی وجہ سے مجھے نہیں مل سکے تو وہ میں نے "تهذيب التهذيب" سے ہی نقل کر دیئے ہیں کیونکہ اس راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے یا اس راوی پر جرح مفسر ہے یا وہ راوی واقعی ضعیف ہے لہٰذا وہ اقوال اگر نہ بھی ثابت ہوں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

میں نے اس کتاب "كتاب الضعفاء والمتروكين" میں اکثر راویوں پر محدثین کی صرف ''جرح'' نقل کی ہے اور تعدیل کو اس لیے حذف کر دیا ہے تاکہ کتاب طویل نہ ہو جائے، صرف بعض راویوں پر ''جرح وتعدیل'' دونوں نقل کی ہیں کیونکہ اس راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے اس لیے بعض محدثین کی ''تعدیل'' جمہور محدثین کی ''جرح'' کے مقابلے میں قابل قبول نہیں ہے، اور ویسے بھی اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ''جرح مفسر'' تعدیل پر مقدم ہوتی ہے۔

اللہ کے فضل وکرم اور توفیق سے میرا "تهذيب التهذيب" میں سے تمام ضعیف، مجہول، متروک اور کذاب راویوں کا اُردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ ہے تاکہ اہل علم اور طلبہ اس سے مستفید ہوسکیں اور میرے لیے صدقہ جاریہ ہو۔ (ان شاء اللہ)

یہ پہلی جلد ہے اس کے بعد جلد ہی ان شاء اللہ دوسری جلد آئے گی اور میرے

اندازے کے مطابق اس کی ٹوٹل جلدیں "۱۵" سے "۲۰" ہوں گی۔ (واللہ اعلم)

اب اس کتاب کے بارے میں بعض باتوں کی ضروری وضاحت ترتیب وار ملاحظہ فرمائیں:

❶ ہر راوی کے ساتھ ایک مختصر علامت دی گئی ہے کہ وہ راوی کس کتاب کا ہے، مثال کے طور پر پہلا راوی "ابان بن ابی عیاش" ہے اس راوی سے پہلے یہ علامت "د" دی گئی ہے اس سے مراد ہے کہ یہ راوی صرف "سنن أبي داؤد" کا ہے، نیز اس طرح کی دیگر تمام علامتیں سمجھنے کے لیے آگے رموز واوقاف دیئے گئے ہیں، تاکہ ہر راوی کے متعلق معلوم ہو سکے کہ وہ راوی کس، کس کتاب کا ہے۔ (رموز واوقاف کی مکمل تفصیل آگے آرہی ہے)۔

❷ ہر راوی کے شاگرد (جو اس سے روایت کرتے ہیں) اور اس کے استاد (جن سے وہ روایت کرتا ہے) ان کے نام بھی دیئے گئے ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لیے ہر راوی کے استادوں اور شاگردوں کے ناموں میں اختصار کر دیا ہے۔

❸ اس کتاب (جلد اول) میں حروف تہجی سے صرف مشہور راویوں کے بارے میں تفصیل کے ساتھ "جرح وتعدیل" ذکر کی گئی ہے یعنی پہلے راوی "الف" سے شروع ہو کر پھر "ب" پھر "پ، ت" اسی طرح آخری راوی "یا" پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں لیکن اگلی تمام جلدوں میں یہ ترتیب نہیں ہوگی بلکہ "جلد دوم" سے ترتیب یہ شروع ہوگی کہ پہلے "الف" والے راوی مکمل ہوں گے پھر اس کے بعد "ب" والے خاص و عام راوی مکمل ہوں گے اور پھر آخری راوی تک یہی ترتیب رہے گی۔ (ان شاء اللہ)

❹ "تہذیب التہذیب" میں راویوں کی کل تعداد "۱۲۱۹۱" ہے جن میں سے میرے اندازے کے مطابق ضعیف، مجہول، متروک اور کذاب راویوں کی تعداد "۳۰۰۰ سے لے کر ۴۰۰۰" تک ہے۔ (واللہ اعلم) اس لیے ہوسکتا ہے اس کتاب "کتاب

الضعفاء والمتروکین“ کی مکمل جلدیں ”۱۵“ سے لے کر ”۲۰“ تک ہوں کیونکہ میرا (اگلی) ہر جلد میں ”۲۰۰“ راوی لکھنے کا ارادہ ہے۔ (ان شاء اللہ)

۵ اس کتاب میں ایسے ضعیف راوی بھی ہیں جن سے امام المحدثین امام بخاری اور امام مسلم نے متابعات میں روایات لی ہیں ان ضعیف راویوں سے اصول میں روایات نہیں لی لہٰذا وہ راوی امام المحدثین امام بخاری اور امام مسلم کے نزدیک بھی ضعیف ہیں۔ (واللہ اعلم)

۶ اگر کسی محدث کے ایک ہی راوی کے بارے میں دو مختلف قول ہیں تو اس محدث کے دونوں قول آپس میں ٹکرا کر ساقط ہو جائیں گے یا پھر جمہور محدثین کے موافق جو قول ہوگا وہ لے لیا جائے گا اور دوسرا قول چھوڑ دیا جائے گا۔

۷ ہر راوی کے متعلق محدثین کے اقوال یعنی ”جرح وتعدیل“ جن کتابوں سے نقل کیے گئے ہیں ان تمام کی سندیں ”صحیح یا حسن“ ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لیے ہر حوالے (یعنی کتاب کے نام) کے آگے ”اسنادہ صحیح“ یا ”اسنادہ حسن“ نہیں لکھا گیا۔

۸ جن راویوں کی توثیق متساہل محدثین ومتاخرین محدثین نے کی ہے میری تحقیق میں وہ تمام راوی ”مجہول“ ہیں جیسا کہ گزشتہ صفحات پر دلائل گزر چکے ہیں۔

۹ ہر وہ راوی جس کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے یعنی کچھ محدثین نے ضعیف کہا ہے، اور کچھ محدثین نے ”ثقہ“ کہا ہے، تو جس طرف جمہور محدثین ہوں گے اس کو لے لیا جائے گا، اور بعض محدثین کی رائے ان جمہور محدثین کے مقابلے میں قبول نہیں ہوگی۔ بشرطیکہ راوی کی توثیق اور تضعیف کا فیصلہ متقدمین محدثین کے مابین ہو کیونکہ ہمارے بعض اہل علم بھائی کا جمہور بنانے کا طریقہ کار غلط ہے، وہ اس طرح کرتے

ہیں کہ ایک راوی پر متقدمین محدثین میں سے پانچ محدثین نے جرح کی ہے اور چار متقدمین محدثین نے توثیق کی ہے۔ نیز متاخرین محدثین میں سے بھی تین نے توثیق کی ہے لہٰذا ہمارے بھائی چار متقدمین محدثین اور تین متاخرین محدثین کو ملا کر جمہور بنا لیتے ہیں، حالانکہ متاخرین محدثین تو ناقلین ہیں ان کو ساتھ ملانے کا فائدہ (بطور تائید) اس وقت ہوگا جب راوی کے بارے میں فیصلہ متقدمین محدثین کے درمیان ہوگا اور اگر جمہور متقدمین محدثین نے تضعیف کی ہے اور بعض یعنی تین متاخرین محدثین نے بھی تضعیف کی ہے تو پھر ان کے اقوال کو لے لیا جائے گا، اصل فیصلہ پھر بھی جمہور متقدمین محدثین کا ہی ہے، متاخرین تو ناقلین ہیں، پس چار متقدمین محدثین اور تین متاخرین محدثین ملا کر جمہور بنانے کا طریقہ غلط ہے۔

بہرحال اصل طریقہ یہ ہے کہ ایک راوی پر متقدمین محدثین میں سے پانچ نے ''جرح'' اور چار متقدمین محدثین نے ''تعدیل'' کی ہے، تو حقیقت میں جمہور متقدمین محدثین کے مطابق وہ راوی ضعیف ہے۔ (یعنی چار کے مقابلے میں پانچ محدثین کا فیصلہ) متاخرین محدثین میں سے اگر کسی کا قول ان پانچ متقدمین محدثین کے مطابق ہے تو وہ لے لیا جائے گا، اور اگر مخالف ہے تو وہ چھوڑ دیا جائے گا، کیونکہ متاخرین تو ناقلین ہیں، بہرحال راقم کی تحقیق میں ہر وہ راوی جس پر جمہور متقدمین محدثین نے (بمقابلہ متقدمین محدثین) تضعیف کی ہے، وہ ضعیف ہے۔

رموز واوقاف

(ع) :...... الكتب الستة (یعنی صحيح بخاری، صحيح مسلم، سنن أبوداؤد، سنن نسائي، سنن ترمذي، سنن ابن ماجه)

(٤) :...... وللأربعة (یعنی سنن أبو داؤد، سنن نسائي، سنن ترمذي،

سنن ابن ماجه)

(خ) :...... وللبخاري في الصحيح

(عخ) :...... وللبخاري في أفعال العباد

(خت) :...... وللبخاري في التعاليق

(ر) :...... وللبخاري في جزء القراء ة خلف الامام

(ي) :...... وللبخاري في جزء رفع اليدين

(بخ) :...... وللبخاري في الأدب المفرد

(مق) :...... ولمسلم في مقدمة كتابه

(م) :...... ولمسلم في الصحيح

(د) :...... ولأبي داؤد في السنن

(مد) :...... ولأبي داؤد في المراسيل

(قد) :...... ولأبي داؤد في القدر

(خد) :...... وفي الناسخ والمنسوخ

(ف) :...... وفي كتاب التفرد

(صد) :...... وفي فضائل الأنصار

(ل) :...... وفي المسائل

(كد) :...... وفي مسند مالك

(ت) :...... وللترمذي في السنن

(تم) :...... وللترمذي في الشمائل

(س) :...... وللنسائي في السنن

(سي) :...... وللنسائي في اليوم والليلة

(ص) :...... وفي خصائص علي

(عس) :...... وفي مسند علي

(كن) :...... وفي مسند مالك

(ق) :...... ولابن ماجة في السنن

(فق) :...... ولا بن ماجة في التفسير

یہ رموز و اوقاف والی مکمل تفصیل جو دی گئی ہے ضروری نہیں کہ ان تمام علامتوں والے سارے راوی ضعیف ہوں یہ مکمل تفصیل تو صرف عوام الناس کے فائدے کے لیے دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے اس کتاب ''کتاب الضعفاء والمتروکین'' کی پہلی جلد مکمل ہوئی، مجھ ادنیٰ انسان کو اپنی کم علمی کا احساس بھی ہے، لہٰذا اس کتاب میں اگر کوئی غلطی یا خامی ہے تو وہ میری اپنی طرف سے ہے اور اگر کوئی خوبی ہے تو وہ میرے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اہل علم و دانش سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی دیکھیں تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں تا کہ آئندہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ (ان شاء اللہ)

میں اپنے احباب کا بے حد شاکر ہوں جنہوں نے ہر دفعہ کی طرح اس بار بھی میرے ساتھ بھر پور تعاون کیا، میرے ان دوستوں میں سرفہرست محترم زبیر جاوید صاحب، محترم ڈاکٹر عدنان قیصر ملک صاحب، محترم ڈاکٹر کاشف طور صاحب، محترم مولانا عابد الٰہی صاحب، محترم محمد عمران صاحب، محترم محمد زبیر (ثانی) صاحب، محترم رب نواز صاحب، محترم مولانا عمران بن سلیم صاحب، محترم حافظ عبدالمنان صاحب، محترم حافظ مطیع الرحمٰن صاحب، محترم مولانا محمد رانا شفیق صاحب (لاہور)، محترم صدر رانا محمد عابد صاحب گلی ککے زئیاں شیخوپورہ، محترم ابوصہیب صاحب، محترم عبدالرحمٰن بن انور صاحب (لاہور)، محترم

عثمان بن انور صاحب (لاہور)، محترم نذر الرحمٰن صاحب، محترم محمد آصف صاحب (سیالکوٹ)، محترم محمد ارسلان صاحب (فیصل آباد)، محترم محمد ندیم صاحب اور محترم امیر افضل صاحب (جھبراں) وغیرہم شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے ان تمام دوستوں کی دنیا اور آخرت میں بہتری اور کامیابی عطاء فرمائے اور ان کے علم، عمل، عمر اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کو میرے ان دوستوں، میرے اہل خانہ اور میرے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے اور اپنے حضور اس کار خیر کے عوض سرخروئی عطاء فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندہ رکھے تو دین اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین)

خادم قرآن وسنت

ابو محمد خرم شہزاد

0346-4442421

0313-4596872

18-03-2015

كتاب الضعفاء والمتروكين

حرف (الف)

(ا) د: **أبان بن أبي عياش**، واسمه فيروز ويقال: دينار، مولى عبدالقيس، العبدي، أبو إسماعيل البصري:

روى عن:...... أنس فأكثر، وسعيد بن جبير، وخليد بن عبدالله العصري وغيرهم.

روى عنه:...... أبو إسحاق الفزاري، وعمران القطان، ويزيد بن هارون، ومعمر وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شعبہ اس کے متعلق بُری رائے رکھتے تھے۔ ❶ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام جوزجانی نے فرمایا: وہ ساقط ہے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❹

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے اور امام ابوعوانہ اس سے حدیث

---

❶ التاريخ الصغير للبخاري: ٢/ ٥٠. ❷ طبقات ابن سعد: ٧/ ٢٧٣. ❸ احوال الرجال للجوزجانی: (١٥٧) ❹ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٢٨٤.

روایت نہیں کرتے تھے۔ ❶ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❸ امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن (بن مہدی) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور نیک آدمی ہے، لیکن بُرے حافظے والا تھا۔ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا ہے۔ ❹ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) اس کو ضعیف کہتے تھے۔ ❺ امام ابن حبان نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے اور امام شعبہ نے فرمایا: اس سے روایت لینے سے تو زنا کر لینا بہتر ہے۔ ❻ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث کو پھینک دو، یہ متروک الحدیث ہے اور محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽

امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث اور نیک آدمی تھا، اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث تھا۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی اور اس کی روایت میں ضعف واضح ہے۔ ❾ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ⓫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ⓬ امام

---

❶ تاریخ یحیی بن معین: ۲/ ۱۱۷، ۲۱۴. ❷ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: ص ٥٤. ❸ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (۱۰۳) ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۲۲۳. ❺ المعرفة والتاريخ الفسوي: ۳/ ۱٤۷. ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۹۷. ❼ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲/ ٤۱۲، ۳/ ۲۰٦. ❽ كتاب الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ٤۰. ❾ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدي: ۲/ ٥۷. ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ٤٥. ⓫ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ۱/ ۱۹. ⓬ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱۸.

ذہبی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ ❶ طاہر بن علی نے کہا: ابان متروک اور سخت ضعیف ہے۔ ❷ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے اور امام شعبہ، امام ابوعوانہ، امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❸ نیز ابان بن ابی عیاش راوی ''مدلس'' بھی ہے۔ ❹

(۲) ق: إبراهيم بن محمد بن أبي يحيٰ: واسمه سمعان، الأسلمي، مولاهم، أبوإسحاق المدني:

روى عن:...... الزهري، ويحي بن سعيد الأنصاري، وصالح مولى التوأمة، ومحمد بن المنكدر، وموسٰى بن وردان، وإسحاق بن عبدالله بن أبي طلحة وغيرهم.

روى عنه:...... إبراهيم بن طهمان، ومات قبله والثوري وهو أكبر منه وكنى عن اسمه، وابن جريج وكنى جده أبا عطاء، والشافعي، وسعيد بن أبي مريم، وأبو نعيم، والحسن بن عرفة وهو آخر من روى عنه.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور کذاب ہے۔ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ کذاب اور قدری تھا۔ ❺ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ بھی نہیں۔ ❼ اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❽ مزید فرمایا: وہ ثقہ نہیں، کذاب ہے۔ ❾ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: ''قال يحيٰى بن سعيد: كنانتهم

---

❶ المغني في الضعفاء للذهبي: ١/ ١٣. ❷ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٣١. ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٦٧ ❹ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ١٠١ ❺ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: ص ١٢٤. ❻ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٣. ❼ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: ص ٢٢. ❽ تاريخ يحيى بن معين: ١/ ٧٤. ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٧٣.

ابراهيم بالكذب، تركه ابن المبارك والناس" ❶ امام عجلی نے فرمایا: وہ رافضی جہمی تھا اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❷ امام مالک بن انس نے فرمایا: وہ دین میں ثقہ نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے لوگوں (محدثین) نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا وہ منکر حدیثیں روایت کرتا تھا جس کی کوئی اصل نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ کذاب، متروک الحدیث ہے اور امام ابن المبارک نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❸

امام جوزجانی نے فرمایا: "فيه ضروب البدع، فلا يشغل بحديثه فانه غير مقنع ولا حجة" ❹ امام ابونعیم نے فرمایا: كان يرى القدر، ترك حديثه لكذبه ووهائه لا لفساد مذهبه" ❺ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان ابراهيم يرى القدر ويذهب الى كلام جهم ويكذب مع ذالك فى الحديث" ❼

امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❽ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں۔ ❿ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابن سعد نے فرمایا: "كان كثير الحديث ترك حديثه ليس يكتب" اور امام ابواحمد نے فرمایا: وہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ امام بزار نے فرمایا: وہ حدیث گھڑتا تھا۔ ⓫ امام ابن

---

❶ التاريخ الأوسط للبخاري: ٢/ ١٨٥ . ❷ تاريخ الثقات للعجلي: ص ٥٥، ٥٦ . ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٧٣ . ❹ احوال الرجال للجوزجاني: ص ١٢٨ . ❺ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: ص ٥٦ . ❻ سنن الدارقطني: ١/ ٦٢، ٣/ ١٣٥ . ❼ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٠٥ . ❽ المعرفة والتاريخ للفسوي: ٣/ ٢١٠ . ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص٤٧ . ❿ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٧٤ . ⓫ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ١٠٤ .

الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❶

امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ذہبی نے فرمایا: جمہور محدثین کے نزدیک متروک ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❹ نیز راوی ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ "مدلس" بھی ہے۔ ❺

(٣) بخ ت ق: إسماعيل بن رافع بن عويمر: ويقال: ابن أبي عويمر الأنصارى، ويقال: المزني مولاهم، أبو رافع القاص المدنى، نزيل البصرة:

روى عن:...... سمى مولى أبي بكر بن عبدالرحمن، وابن أبي مليكة، وسعيد المقبرى، وزيد بن أسلم، وعبدالوهاب بن بخت، وبكير بن الأشج، وابن المنكدر وغيرهم.

روى عنه:...... أخوه إسحاق، وعبدالرحمن المحاربي، ووكيع، والوليد بن مسلم، وأبو عاصم، ومكى بن ابراهيم وروى عنه من القدماء سليمان بن بلال، والليث بن سعد و آخرون.

اسماعیل بن رافع، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور نا قابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❻ اور کچھ چیز نہیں۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: "فيهم ضعف ليسو المتروكين ولا يقوم

---

❶ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ٥١. ❷ الضعفاء الكبير للعقيلى: ١/ ٦٣.
❸ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: ص ٢٠. ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٣. ❺ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٤. ❻ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: ص ١٦٧. ❼ تاريخ يحي بن معين: ١/ ٥٢.

حدیثهم مقام الحجة"❶ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف، منکر الحدیث ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: "کان رجلا صالحا، الا أنه یقلب الاخبار حتی صار الغالب علی حدیثه المناکیر التی تسبق الی القلب انه کان کالمتعمدئها ."❹ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے فرمایا: "وأحادیثه کلها فما فیه نظر، الا أنه یکتب حدیثه فی جملة الضعفاء ." ❻ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽

امام ترمذی نے فرمایا: بعض اہل علم (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے اور میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ ثقہ، مقارب الحدیث ہے، امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں اور امام محمد بن سعد نے فرمایا: امام ساجی نے فرمایا: سچا ہے، مگر حدیث میں اس کو وہم ہو جاتا ہے۔ امام عجلی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں امام علی بن جنید نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❾ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❿ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے۔ ⓬ امام ابن

---

❶ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳/ ۱۵۷ . ❷ الضعفاء والکذابین لابن شاهین: ص ۵۳ . ❸ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸٤ . ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۲٤ . ❺ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۲/ ۱۱۰ . ❻ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ٤٥٤ . ❼ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۷۹) ❽ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۱/ ۷۷ . ❾ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۱/ ۱۸۸ . ❿ تجرید أسماء الرواة، ص: ٤۲ . ⓫ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۱۱ . ⓬ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۱۲۱ .

حجر عسقلانی نے فرمایا: "ضعیف الحفظ" ❶

(۴) ت ق: إسماعيل بن مسلم المكي: أبو إسحاق البصري، مولى حدير من الازد:

روى عن:...... أبي الطفيل عامر بن واثلة، والحسن البصري، والحكم بن عتيبة، وحماد بن أبي سليمان، والشعبى، وعطاء وعمرو بن دينار، وقتادة، والزهرى، وأبي الزبير وغيرهم.

روى عنه:...... الأعمش وهو من أقرانه، وابن المبارك، والأوزاعى، والسفيانان، وعلى بن مسهر، وأبو معاوية، ويزيد بن هارون، ومحمد بن أبي عدى، ومحمد بن عبدالله الأنصارى، وغيرهم.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور کچھ چیز نہیں وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام جوزجانی نے فرمایا: وہ سخت واہی الحدیث ہے اور اس کی حدیثوں کو چھوڑنے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❸ امام علی بن مدینی نے فرمایا: اس کی احادیث نہ لکھی جائیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❻ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام ابن المبارک، امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❼ امام علی بن مدینی نے فرمایا: "سمعت يحي يعنى القطان، وسئل عن اسماعيل بن مسلم

---

❶ تحرير تقريب التهذيب: ١/ ١٣٢ . ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٨٤ .
❸ احوال الرجال للجوزجانى: ص ١٤٩ . ❹ كتاب العلل لابن المدينى: ص ٦٤ .
❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: ص ٤١٥ . ❻ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤٦٣ . ❼ التاريخ الكبير للبخارى: ١/ ٣٤٩ .

المکی، قال: لم یزل مختلطا، کان یحدثنا بالحدیث الواحد علی ثلاثة، ضروب" امام عمرو بن علی نے فرمایا: امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن اس سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: "ھو ضعیف الحدیث لیس بمتروك یکتب حدیثه" ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف تھا، کثرت سے خطائیں کرنے والا، سچا تھا۔ ❸ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ سخت منکر الحدیث ہے اور اہل بصرہ کے (محدثین) نے اس کی حدیثوں کو ترک کر دیا ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❻ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❽ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام دولابی، امام ساجی، اور امام ابن الجارود نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: وہ ساقط الحدیث ہے۔ ❿ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: فقیہ مگر وہ حدیث میں ضعیف تھا۔ ⓫ امام ابن عدی نے فرمایا: "أحادیثه غیر محفوظة، الا أنه ممن یکتب حدیثه" ⓬ نیز اسماعیل بن مسلم المکی اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ ⓭

---

❶ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۲/ ۱۳۶ . ❷ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۲۰ . ❸ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ٤٥٦ . ❹ السنن الکبری للبیهقی: ۸/ ۱۳٦ . ❺ سوالات أبي داؤد: (۲۹) ❻ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ص ٦٧ . ❼ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۱/ ۹۱ . ❽ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۲۰ . ❾ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۱/ ۲۱۱ . ❿ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۱۳۱ . ⓫ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۳٥ . ⓬ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ٤٦۲ . ⓭ نهایة الاغتباط: ص ٦١ ، والکواکب النیرات لابن الکیال: ص ٤٩٩ .

(٥) ت ق: أشعث بن سعيد البصري أبو الربيع السمان:

روى عن:...... عبدالله بن بسر الحبراني وأبي بشر، جعفر بن أبي وحشية وأبي الزناد، وابن أبي نجيع، وعمرو بن دينار، وهشام بن عروة، وعاصم بن عبيدالله، ورقبة بن مصقلة وغيرهم.

روى عنه:...... سعيد بن أبي عروبة وهو من أقرانه، ومعتمر بن سليمان، وأبوداؤد الطيالسي، وعبدالوهاب الخفاف، ووكيع، وأبونعيم، وشيبان بن فروخ وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور واہی الحدیث ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے۔ ❶ مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❷ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❻ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❼ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام عمرو بن علی الصیرفی نے فرمایا: اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے اور یہ حافظ نہیں تھا امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی حدیثیں منکر ہیں یہ برے حافظے والا تھا اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اور امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❾ امام ابن

---

❶ تاريخ يحيى بن معين: ٢/ ٦٣. ❷ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: ٦٨. ❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: ص ١٦٨. ❹ التاريخ الكبير للبخاري: ١/ ٤٠٠. ❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: ص ١٥٣. ❻ المعرفة والتاريخ للفسوي: ٢/ ٦٩. ❼ احوال الرجال للجوزجاني: ص ٩٣. ❽ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٥. ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ١٩٩.

حبان نے فرمایا: یہ ثقہ ائمہ سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا۔ ❶

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "لیس بذاك، مضطرب" امام ھشیم نے فرمایا: یہ جھوٹا ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: "فی أحادیثه، ما لیس بمحفوظ، ومع ضعفه یکتب حدیثه" ❷ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❹ امام بیہقی نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ ❺ الحاکم ابو احمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں امام ساجی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ امام بزار نے فرمایا: یہ کثیر الخطاء ہے اور امام ابن عبدالبر نے فرمایا: بُرے حافظہ کی وجہ سے اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: تمام محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❽ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❾

(٦) د ت ق: إسحاق بن عبدالله بن أبي فروة، واسمه عبدالرحمن بن الأسود أبو سليمان الأموي مولى آل عثمان المدني:

روى عن:...... أبي الزناد، وعمرو بن شعيب، والزهري، ونافع، ومكحول، وخارجة بن زيد بن ثابت، وهشام بن عروة وغيرهم.

روى عنه:...... الليث بن سعد، وابن لهيعة، والوليد بن مسلم،

---

❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٧٢ . ❷ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٢/ ٤٨ . ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ٩١ . ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٢٥ . ❺ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٤ . ❻ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٢٢٣ . ❼ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي: ص ٣٩ . ❽ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٧ . ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ٥٦ .

وإسماعيل بن عياش، وعبدالسلام بن حرب، وأبو معشر المدنى وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ (1) امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ (2) امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ (3) امام ابن حزم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ (4)

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، مزید کہا: یہ ضعیف ہے۔ (5) امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ (6) امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک ہے اور قابل حجت نہیں۔ (7) امام احمد بن حنبل نے فرمایا: میرے نزدیک اس سے روایت کرنا حلال نہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے، اور امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے اور متروک الحدیث ہے۔ (8) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ (9) امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع بیان کرتا تھا۔ (10) امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (11) امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء

---

(1) كتاب الضعفاء للبخاري: ص ١٤. (2) الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٥.
(3) الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٩٤) (4) المحلى لابن حزم: ١٠/ ٤٦٣.
(5) سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٢٠٨، ٩٢١). (6) المعرفة والتاريخ للفسوي: ٣/ ١٥٨. (7) السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٢٤، ٩/ ١١١. (8) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ١٦١. (9) الضعفاء والكبير للعقيلي: ١/ ١٠٢. (10) كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٣١. (11) الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٠٢.

والکذابین" میں کیا ہے۔ [1] امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد کہا ہے محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ [2]

امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے اور امام مالک نے فرمایا: یہ متہم ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: "لا یتابع علی اسانیده ولا علی متونه وهو بین الأمر فی الضعفاء" [3] امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ کثیر الحدیث ہے، اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، اور اس کی حدیثوں سے حجت پکڑی نہیں جاتی، امام ابن خزیمہ نے فرمایا: اس کی احادیث قابل حجت نہیں، امام الخلیلی نے فرمایا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے اور امام البزار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام الساجی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے، قابل حجت نہیں۔ [4] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ [5]

(٧) ق ت: إسحاق بن يحي بن طلحة بن عبيدالله التيمي: رأى السائب بن يزيد.

روى عن:...... عميه إسحاق وموسى ابني طلحة، وعبدالله بن جعفر بن أبي طالب، والزهري، ومجاهد وغيرهم.

روى عنه:...... زهير بن معاوية، وسليمان بن بلال، ومعن القزاز، وأبوعوانه، ووكيع، وابن مهدى، وابن وهب، وابن المبارك، واسماعيل بن أبي أويس، وجماعة.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، واہی الحدیث، ضعیف الحدیث اور کچھ چیز نہیں۔

---

[1] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٥). [2] المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ١٠٩. [3] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ١/ ٥٣١، ٥٣٥. [4] تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ١٥٤، ١٥٥. [5] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٩.

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور کچھ چیز نہیں۔ ❸ امام عجلی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔ ❹ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: "ذاك شبه لا شیء" امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، کچھ چیز نہیں ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، قوی نہیں، امام ابو زرعہ نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❺

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ شیخ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، منکر الحدیث ہے۔ ❽ امام ابن حبان نے فرمایا: "ولا یعلم ویروی ولا یفهم" ❾ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والكذابین" میں کیا ہے۔ ❿ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: "یتکلمون فی حفظه" ⓫ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ⓬ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ⓭ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ⓮ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓯

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٥ . ❷ السنن الدارقطني: ١/ ٩١ . ❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (١٨٩) ❹ تاريخ الثقات للعجلي: (٧٢) . ❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ١٦٨ . ❻ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٢/ ٤٨٣ . ❼ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ١٠٣ . ❽ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ١٦٨ . ❾ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٣٣ . ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤) ⓫ التاريخ الكبير للبخاري: ١/ ٣٧٨ . ⓬ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدي: ١/ ٥٤٠ . ⓭ الضعفاء والمتروكين لابن الجوزي: ١/ ١٠٥ . ⓮ الكاشف للذهبي: ١/ ٦٥ . ⓯ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٠ .

(٨) خ: أسيد بن زيد بن نجيح الجمال الهاشمي مولاهم الكوفي:

روى عن:...... هشيم، والحسن بن صالح، وشريك، والليث، وابن المبارك، وزهير بن معاوية وقيس بن الربيع وجماعة.

روى عنه:...... البخاري حديثًا واحدًا مقرونًا بغيره، وأبوكريب، وابن وارة، وابراهيم العربي، وأبو أمية الطرسوسي، واسماعيل سمويه، والحسن بن على بن عفان وغيرهم.

یہ راوی متروک اور ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام یحیٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: "يتكلمون فيه" ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: "اس نے ثقہ راویوں سے منکر روایتیں بیان کی ہیں اور یہ حدیث چور تھا۔" ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی روایات کے درمیان ضعف واضح ہے اور اس نے جو عام حدیثیں روایت کی ہیں اس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❼ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ❽ اور ضعیف الحدیث ہے۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: اس کو امام ابن معین نے کذاب اور اس کے علاوہ دوسرے محدثین نے ترک کر دیا ہے۔ ❿ امام ابن ماکولا نے فرمایا: محدثین

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٢٣٤. ❷ الضعفاء والكبير للعقيلي: ١/ ٢٨. ❸ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص٢٨٥. ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٨٠. ❺ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ١/ ١٢٤. ❻ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٢/ ٨٧. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣). ❽ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی: (١٤٤) ❾ موسوعة اقوال الدارقطنی: ١/ ١٣٥. ❿ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبی: (٤٦٥)

نے اس کو ضعیف کہا ہے امام البزار نے فرمایا: "حدث باحاديث لم يتابع عليها" [1]
امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، "افرط ابن معين فكذبه وماله في البخاری سوى حديث واحد مقرون بغيره." [2] امام صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی نے فرمایا: "وقال ابن معين: كذاب فأفرط" [3]

(۹) ق: أصبغ بن نباتة التميمي الحنظلي أبو القاسم الكوفي:

روى عن:...... عمر، وعلى، والحسن بن على، وعمار بن ياسر، وأبي أيوب، وغيرهم.

روى عنه:...... سعد بن طريف، والأجلح، وثابت وفطر بن خليفة، ومحمد بن السائب الكلبي وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، کذاب اور نا قابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں اور امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ [4] امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ [5] امام جوزجانی نے فرمایا: "زائغ" [6] امام ابو بکر بن عیاش نے فرمایا: یہ کذاب ہے اور امام محمد بن عمار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: میں اس سے کوئی چیز روایت نہیں کرتا۔ [7] امام دارقطنی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ [8] امام ابن حبان نے فرمایا: "وهو ممن فتن

---

[1] تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۲۱۸. [2] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۳٦.
[3] خلاصة تذهيب تهذيب الكمال للخزرجي: ۱/ ۹۷. [4] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۲٤٦. [5] الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ۲۸٦. [6] احوال الرجال للجوزجاني: (۱۵) [7] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۳) [8] الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (۱۱۸)

يحب علی ، اتی بالطامات فی الروایات فاستحق من اجلها الترك" ❶
امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا ہے: "كان يقول بالرجعة" ❷
امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:
"یہ متروک ہے، اس پر رافضی ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے۔" ❹ طاہر بن علی نے کہا: اس
کے کذاب ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❺ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء"
میں کیا ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے، اس کی حدیث کچھ نہیں، امام عمرو
بن علی نے فرمایا: "ما سمعت يحيىٰ ، ولا عبدالرحمن حدثا عن الأصبغ بن
نباتة بشیء قط" امام ابن عدی نے فرمایا: "عامة ما يرويه عن علی لا يتابعه
احد عليه ، وهو بين الضعف ، وله عن علی اخبار و روايات ، واذا
حدث عن الأصبغ ثقة ، فهو عندی لا باس بروايته ، وانما اتی الانكار
من جهة من روی عنه ، لأن الراوی عنه لعله يكون ضعيفا ." ❼ امام ذہبی
نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ اور غالی شیعہ ہے۔ ❽ مزید فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا
ہے۔ ❾ امام عجلی نے فرمایا: یہ ثقہ ہے امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ شیعہ تھا اور اس کی روایات
کو ضعیف کہا گیا ہے اور امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام الساجی
نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، "وذكره الفسوی فی باب من يرغب عن الراوية
عنهم" اور امام البزار نے فرمایا: "اكثر أحاديثة عن علی لا يرويها غيره" ❿

---

❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٧٤ . ❷ الضعفاء والكبير للعقيلی: ١/ ١٢٩ .
❸ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ١/ ١٢٦ . ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٨ .
❺ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٢ . ❻ الضعفاء والكذابين لابن شاهين:
(٥٣) ❼ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٢/ ١٠٢ . ❽ المغنی فی الضعفاء
للذهبی: ١/ ١٤١ . ❾ الكاشف للذهبی: ١/ ٨٤ . ❿ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/
٢٣٠ .

(١٠) د ق: أيوب بن خوط أبو أمية البصري الحبطي:

روى عن:...... نافع مولى ابن عمر، وعامر الأحول، و ليث بن أبي سليم، وقتادة وجماعة.

روى عنه:...... الحسين بن واقد، ومحمد بن مصعب، وحفص بن عبدالرحمن، وعيسى غنجار وشيبان وغيرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور حدیث میں ضعیف ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❷ امام عمرو بن علی نے فرمایا: "كان أيوب أميا لا يكتب" اور وہ متروک الحدیث ہے، اور اہل کذب میں سے نہیں اور بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا اور بہت زیادہ وہم کرنے والا تھا امام یحیٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث، واہی الحدیث، متروک ہے امام ابن المبارک نے اس کو ترک کر دیا تھا اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❸ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❹ امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❻ امام عقیلی نے فرمایا: اس نے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کی ہیں جس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اُن روایات میں اس کی متابعت کی گئی ہے۔ نیز امام یحیٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سخت

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٤. ❷ الضعفاء والمتروكون الدارقطني: (١٠٨) ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ١٧٦. ❹ كتاب الضعفاء للبخاري: (٢٧) ❺ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: (٢٨) ❻ احوال الرجال للجوزجاني: (١٤٧) ❼ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ١١٠.

منکر الحدیث ہے اس نے اپنے مشائخ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❶ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن عدی نے فرمایا: "روى عنه أسد بن موسىٰ أحاديث مناكير" ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: "هالك" ❺ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کو محدثین نے چھوڑ دیا ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❼ امام الساجی نے فرمایا: اہل علم (محدثین) کا اس کی حدیث کو چھوڑنے پر اجماع ہے اور امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ❽ امام ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اور عبداللہ بن مبارک نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❾ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ❿

(۱۱) د ت ق: أيوب بن سويد الرملي أبو مسعود السيباني:

روى عن:...... الأوزاعي، ومالك، والثوري، وابن جريج، ويحي بن عمرو السيباني، والمثنى بن الصباح، وأسامة بن زيد، ويونس بن يزيد وغيرهم.

روى عنه:...... بقية وهو أكبر منه، ودحيم، والشافعي، وابن السرح، ويونس بن عبدالأعلى، وابراهيم بن محمد بن يوسف الفريابي، والربيع المرادي، ومحمد بن أبان البلخي، وابنه محمد بن

---

❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٦٦. ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٨) ❸ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٢/ ١٠. ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٣٠. ❺ المحلى لابن حزم: ١٠/ ٨٠. ❻ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي: (٥٠٩) ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤١. ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٢٥٤. ❾ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٢٠) ❿ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٢.

أيوب، ومحمد بن عبدالله بن عبدالحكم، وبحر بن نصر وغيرهم.

یہ راوی متروک اور ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام جوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ (1) امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ (2) امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: "يتكلمون فيه" (3) امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ (4) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ (5) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ (6) امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، حدیثیں چوری کرتا تھا۔ (7) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ (8) امام ترمذی نے فرمایا: امام عبداللہ بن مبارک نے اس کی روایات کو ترک کر دیا تھا۔ (9) امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ (10) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد نقل کیا ہے، امام ابن المبارک نے فرمایا: "ارم به" اور امام ابن معین نے فرمایا: "ليس بشیء، كان يسرق الأحاديث، قال أهل الرملة حدث عن ابن المبارك بأحاديث ثم قال: حدثني أولئك الشيوخ الذى حدثني عنهم ابن المبارك" (11) امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (12) امام یحییٰ نے فرمایا: "أيوب بن سويد كان يدعى أحاديث الناس" (13) طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ (14) امام الاسمعیلی نے

---

(1) احوال الرجال للجوزجانی: (۲۷۳) (2) الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ۲۸٤.
(3) التاريخ الكبير للبخاری: ۱/ ۳۸۷. (4) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۱۷۹.
(5) الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۲۹) (6) تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: (۱۲۹)
(7) الكامل فی ضعفاء والرجال لابن عدی: ۲/ ۲۳. (8) الضعفاء والمتروكين للجوزی: ۱/ ۱۳۰. (9) العلل الصغير الترمذی: ص ۲۸۰. (10) السنن الكبرى للبيهقی: ۱۰/ ۲۷۱.
(11) الضعفاء الكبير للعقيلی: ۱/ ۱۱۳. (12) المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۱٤۷.
(13) الضعفاء الكبير للعقيلی: ۱/ ۱۱۳. (14) تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص: ۲٤۲.

فرمایا: "فيه نظر" وقال ابن يونس: "تكلموا فيه" اور امام الساجی نے فرمایا: "ضعيف ارم به" ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❷

(۱۲) ت: أيوب بن واقد الكوفي أبو الحسن، ويقال أبو سهل نزيل البصرة:

روى عن:...... هشام بن عروة، ومطر، ومحمد بن عمرو، وعثمان بن حكيم.

روى عنه:...... بشر بن معاذ العقدى، والشاذ كونى، ومحمد بن أبي بكر المقدمى وغيرهم.

یہ راوی ضعیف الحدیث، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور نا قابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: اس کی حدیث معروف نہیں، یہ منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور اس کی احادیث معروف نہیں، منکر ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث۔ ❺ اور متروک ہے۔ ❻ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: "يروى المناكير عن المشاهير حتى يسبق الى القلب أنه كان يتعمدها، لا يجوز الأحتجاج بخبره." ❽ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن عدی

---

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٢٥٦. ❷ موسوعة اقوال الدارقطنى: ١/ ١٤٠.
❸ التاريخ الكبير للبخارى: ١/ ٣٩٥. ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ١٨٩.
❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (١١١) ❻ موسوعة اقوال الدارقطنى: ١/ ١٤٢.
❼ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٨٤. ❽ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٦٩. ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٧)

نے فرمایا: اس کی عام راویات میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❶ امام ابو زرعہ الرازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام ذہبی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❻ اور محدثین نے اس کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ❼

(۱۳) ق: أبوبكر بن عبدالله بن محمد بن أبي سبرة بن أبي رهم بن عبدالعزى بن أبي قيس بن عبد ود بن نصر بن مالك بن حسل بن عامر بن لؤى القرشي العامري المدني، قيل اسمه عبدالله:

روى عن:...... الأعرج، وزيد بن أسلم، وصفوان بن سليم، وموسى بن عقبة، وهشام بن عروة، وشريك بن أبي نمر، وعطاء بن أبي رباح، ويحيىٰ بن سعيد الأنصاري وابراهيم بن محمد وجماعة.

روى عنه:...... عبدالرزاق، وسليمان بن محمد بن أبي سبرة.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور کذاب ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❽ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❾ مزید امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❿ امام جوزجانی نے فرمایا: اس کی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔ ⓫ امام نسائی نے فرمایا:

---

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ١/ ١٨. ❷ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٠٣. ❸ الضعفاء الكبير للعقيلى: ١/ ١١٥. ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ١٣٤. ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٢. ❻ الكاشف للذهبى: ١/ ٩٥. ❼ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ١٥١. ❽ تاريخ يحي بن معين: ١/ ١١٦. ❾ كتاب الضعفاء للبخارى: (٤٢٩) ❿ التاريخ الصغير للبخارى: ٢/ ١٦٩. ⓫ احوال الرجال للجوزجانى: (٢٤٢)

یہ متروک الحدیث ہے۔ [1] امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں کے نام سے حدیثیں وضع کرتا تھا اس سے حدیث لکھنا اور احتجاج پکڑنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ [2] امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكون" میں کیا ہے۔ [3] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ [4] امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ [5] امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، نا قابل حجت ہے۔ [6] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ بھی نہیں اور حدیثیں وضع کرتا تھا، اور جھوٹا ہے نیز امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ [7] امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف اور منکر الحدیث ہے اور امام الحاکم ابوعبداللہ نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا۔ [8] امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے اور فرمایا: کہ محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ [9] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اس پر وضع کا طعن ہے۔ [10] طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ [11]

(۱۴) د ت ق: أبو بكر بن عبدالله بن أبي مريم الغساني الشامي، وقد ينسب إلى جده، قيل اسمه بكير، وقيل عبدالسلام:

روى عن:...... أبيه وابن عمه الوليد بن سفيان بن أبي مريم، وحكيم بن عمير، وراشد بن سعد، وضمرة بن حبيب، وخالد بن معدان، وعطية بن قيس، وعمير بن هانى وغيرهم.

---

[1] الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٨. [2] كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١٤٧. [3] الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (٦١٢) [4] العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٣/ ٥١. [5] الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ٢٢٨. [6] السنن الكبرى للبيهقى: ١٠/ ٣٤٦. [7] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٩/ ١٩٧. [8] تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ٣٠٥. [9] المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٥٧٣. [10] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٩٦. [11] تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٣٠٨.

روى عنه:...... عبدالله بن المبارك، وعيسى بن يونس، وإسماعيل بن عياش، والوليد بن مسلم، و بقية بن الوليد، وأبو المغيرة الخولانی، وأبو اليمان وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام عیسیٰ بن یونس اس سے راضی نہیں تھے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: "ضعيف الحديث طرقته نصوص فاخذوا متاعه فاختلط" اور امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث، منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور یہ راوی الاحوص (ضعیف، متروک) سے قوی ہے۔ ❸ مزید فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❹ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک۔ ❻ اور ضعیف ہے۔ ❼ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❽ امام جوزجانی نے فرمایا: "ليس بالقوى فى الحديث، وهو متماسك." ❾ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان من خيار اهل الشام لكن كان ردى الحفظ، يحدث بالشیء فيهم فكثر ذلك منه حتى استحق الترك." ⓫ امام ابن عدی نے فرمایا: "والغالب على حديثه الغرائب، وقل من يوافقه عليه من الثقات وأحاديثه

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٣٢٨. ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٣٠٨. ❸ سوالات ابن الجنيد ليحي بن معين: (١٧١) ❹ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ٣٣٧. ❺ الضعفاء الكبير للعقيلی: ٣/ ٣١٠. ❻ موسوعة اقوال الدارقطنی: ٢/ ٧٣٩. ❼ السنن الدارقطنی: ١/ ١٠٤. ❽ المحلى لابن حزم: ١/ ٢٣١. ❾ احوال الرجال للجوجانی: (٣٠٨) ❿ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ٣/ ٢٢٨. ⓫ كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١٤٦.

صالحة، وهو ممن لا يحتج بحديثه (ولكن يكتب حديثه) ❶ امام ذہبی نے فرمایا: اس کی حدیث صحیح نہیں۔ ❷ مزید فرمایا: "ضعفوه، له علم وديانة" ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "ضعيف وكان قد سرق بيته فاختلط" ❹ امام محمد بن سعد نے فرمایا: اس نے بہت زیادہ حدیثیں روایت کی ہیں یہ ضعیف ہے۔ ❺

(۱۵) ق: أبوبكر الهذلي البصري اسمه سلمى بن عبدالله بن سلمى، وقيل اسمه روح، وهو ابن بنت حميد بن عبدالرحمن الحميرى:

روى عن:...... الحسن البصري، وابن سيرين، والشعبى، وعكرمة، وأبي الزبير، وقتادة، وأبي المليح الهذلى، وشهر بن حوشب، ومحاذة العدوية وغيرهم.

روى عنه:...... ابن جريج وهو من أقرانه، وسليمان التيمى وهو أكبر منه، وإسماعيل بن عياش، ووكيع، وأيوب بن سويد الرملى، وابن عيينة، وشبابة بن سوار وآخرون.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام جوزجانی نے فرمایا: "يضعف حديثه، وكان من علماء الناس بايامهم" ❼ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔ ❽ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❾ امام

---

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ۲/ ۲۱۳. ❷ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: (٤٨٧٣) ❸ الكاشف للذهبى: ۳/ ۲۷۵. ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۳۹٦. ❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ۳۰٦. ❻ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ۲۹۳. ❼ احوال الرجال للجوزجانى: (۲۰۲) ❽ التاريخ الأوسط للبخارى: ۲/ ۷۸. ❾ المحلى لابن حزم: ۲/ ۱۳.

دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف اور متروک ہے۔ ❶ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: اور وہ ضعیف ہے، اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❷ امام یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہ تھا، اور امام عبدالرحمٰن اس سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ قوی نہیں، لین الحدیث (ضعیف) ہے، اس کی حدیث لکھی جائے اور قابل حجت نہیں۔ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے اور امام غندر نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❹ مزید فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❺ امام ابن عمار الموصلی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کرتا ہے۔ ❼ امام ابو زرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: "واہٍ" یعنی سخت ضعیف ہے۔ ❿ مزید فرمایا: اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ ⓫ نیز امام ذہبی نے فرمایا: "أحد المتروكين" ⓬ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ اخباری، متروک الحدیث ہے۔ ⓭ امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام علی بن الجنید نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام علی بن عبداللہ نے فرمایا: وہ ضعیف، کچھ چیز نہیں اور امام ابو اسحاق نے فرمایا: قابل حجت نہیں، امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ⓮

---

❶ السنن الدارقطني: ١/ ٤٧، ٢/ ١٠٧. ❷ المعرفة والتاريخ للفسوي: ٢/ ٧٤.
❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٢٨٨. ❹ تاريخ يحيىٰ بن معين: ٢/ ١٨٦.
❺ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: (٣٧٦) ❻ الضعفاء والكذابين لابن شاهين (٢٥٧)
❼ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣٥٩. ❽ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٢٤.
❾ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٤/ ٣٤٦. ❿ الكاشف للذهبي: ٣/ ٢٧٩.
⓫ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي: (٤٨٧٢) ⓬ المغني في الضعفاء للذهبي: ٢/ ٥٧٢.
⓭ تقريب التهذيب لابن حجر: ص، ٣٩٧. ⓮ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ٣١٦.

امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❶ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❷

حرف (ب)

(١٦) ٤ : باذام ويقال باذان أبو صالح مولى أم هانىء بنت أبي طالب:

روى عن:...... علی ، وابن عباس ، وأبي هريرة ، ومولانه أُم هانئ .

روى عنه:...... الأعمش ، وإسماعيل السدى ، وسماك بن حرب ، وأبو قلابة ، ومحمد بن جحادة ، والكلبى ، وسفيان الثورى وغيرهم .

اس راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے اور نا قابل حجت ہے، یہ راوی ضعیف ہونے کے ساتھ مدلس بھی ہے۔ ❸ مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام جوزجانی نے فرمایا: "كان يقال: أنه دوزن غير محمود ، سمعت من حدثنى عن على قال: سمعت يحي بن سعيد عن سفيان عن الكلبى قال: قال أبو صالح: كل ما حدثتك كذب ." ❹ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ابو زرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ ❽ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: "لم أر أحدًا من

---

❶ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٥٧) ❷ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ١٢ . ❸ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ١٠٢ . ❹ احوال الرجال للجوزجانى: (٦٤) ❺ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٨٦ . ❻ السنن الدارقطنى: ٤/ ٢٦٢ . ❼ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٠٤ . ❽ كتاب الضعفاء للبخارى: (٤٤) ❾ الضعفاء الكبير للعقيلى: ١/ ١٦٥ .

أصحابنا ترك أبا صالح مولى أُم هانئ، وما سمعت أحدًا من الناس يقول فيه شيئا، ولم يتركه شعبة، ولا زائدة، ولا عبدالله ابن عثمان" امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "كان عبدالرحمن بن مهدی ترك حديث أبي صالح باذام، وكان في كتاب عن السدی عن أبي صالح فتركه، ولم يحدثنا به" امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "أبو صالح مولى أُم هانئ ليس به باس، فاذا روى عنه الكلبی فليس بشيئا، واذا روى عنه غير الكلبی، فليس به باس، لان الكلبی يحدث به مرة من رأيه، ومرة عن أبي صالح، ومرة عن أبي صالح، عن ابن عباس"

امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ صالح الحدیث ہے، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعت میں) اور یہ قابل حجت نہیں۔ (1) امام ابن حبان نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ (2) امام علی بن مدینی نے فرمایا: "ليس بذاك ضعيف" (3) امام مفضل بن مغیرۃ نے فرمایا: كان أبو صالح صاحب الكلبی يعلم الصبيان ويضعف تفسيره، قال: كتباً أصابها. قال: نعجب ممن يروى عنه" امام ابن عدی نے فرمایا: "عامة ما يرويه تفسير، وما أقل ماله، من المسند وفی ذالك التفسير ما لم يتابعه عليه أهل التفسير، ولم أعلم أحدًا من المتقدمين رضيه." (4) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کرنے کے بعد فرمایا: اور ابو الفتح الازدی نے کہا: وہ کذاب ہے۔ (5) امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ (6) امام عجلی نے

---

(1) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٣٥٦. (2) كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٨٥. (3) سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: (١١٨) (4) الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٢/ ٢٥٧. (5) الضعفاء والمتروكين للجوزی: ١/ ١٣٥.
(6) السنن الكبرى للبيهقی: ٨/ ١٢٣.

فرمایا: یہ ثقہ ہے۔ ❶ امام عبدالحق نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے، اور امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ❷ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "ضعيف يرسل" ❹

(۱۷) بخ د ت ق :بشر بن رافع الحارثي أبو الأسباط النجراني امامها ومفتيها:

روى عن:...... يحي بن أبي كثير، وأبي عبدالله الدوسى ابن عم أبي هريرة، وعبدالله بن سليمان بن جنادة بن أبي أُمية، وابن عجلان وغيرهم.

روى عنه:...... شيخه يحي، وحاتم بن إسماعيل، وصفوان بن عيسى، وعبدالرزاق، وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور حدیث میں ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "شيخ كوفى يحدث بمناكير" امام ابوحاتم نے فرمایا: "أبو الأسباط بشر بن رافع الحارثى ضعيف الحديث، منكر الحديث، لا ترى له حديثا قائما" ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ليس به باس، ❼ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: "وكلها لا يتابع عليها بشر بن

---

❶ تاريخ الثقات للعجلى: (١٣٣) ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٢٦٣. ❸ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: (٥٤٤) ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص (٤٢) ❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (١٢٤) ❻ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٢٧٩. ❼ تاريخ يحيىٰ بن معين: ١/ ٩٩. ❽ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٧٦)

رافع الا من هو قریب منه فی الضعفی"❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، ضعیف الحدیث ہے۔❷ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ لین الحدیث (ضعیف) ہے۔❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔❹ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ یحییٰ بن ابی کثیر سے موضوع (جھوٹی) اشیاء روایت کرتا تھا، حدیث میں پختگی نہ تھی۔❺ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔❻ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔❼ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔❽ امام بیہقی نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔❾ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام ابن عبدالبر نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک ضعیف، منکر الحدیث ہے، اور محدثین کا اس کی حدیث پر انکار کرنے پر اتفاق ہے۔❿ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کرنے کے بعد فرمایا: یہ قابل حجت نہیں۔⓫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ فقیہ، ضعیف الحدیث ہے۔⓬

(۱۸) ق: بشر بن نمیر القشیری البصري:

روى عن:...... مكحول، والقاسم صاحب أبي أمامة، وحسين بن عبدالله بن ضميرة.

روى عنه:...... إبراهيم بن طهمان، وأبو إسحاق الفزاری،

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱٤۰. ❷ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ٥٤٦. ❸ المعرفة والتاريخ للفسوی: ۳/ ۲۱۰. ❹ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٤۳) ❺ كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۱۸۸. ❻ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ۱/ ۱٤۲. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۷٦) ❽ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۱٦٤. ❾ السنن الكبرى للبيهقی: ۲/ ۲٤۳. ❿ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۲۸۳. ⓫ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبی: (٥۸۹)
⓬ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٤.

وإسـرائيـل ، وحماد بن زيد ، ويزيد بن زريع ، وابن وهب ، ويزيد بن هـارون ، ويـحـي بـن الـعـلاء ، سهيل بن أبي صالح وهو من أقرانه ، وجماعة .

یہ راوی، کذاب، متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ [1] مزید فرمایا: یہ مضطرب ہے، امام علی بن مدینی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ [2] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ [3] مزید فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ [4] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ [5] امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اور امام علی بن المدینی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ [6] امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ [7] امام جوزجانی نے فرمایا: ”غیـر ثقة“ [8] امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ترک کر دیا تھا، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ [9] امام ابو زرعہ رازی نے اس کا ذکر ”ضـعـفـاء“ میں کیا ہے۔ [10] امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ [11] امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضـعـفـاء والمتروكين“ میں کیا ہے۔ [12] امام ابن حبان نے فرمایا: ”منكر الحديث جدا ، فلا أدری التخليط فی حديثه من القاسم أو منها معا؟ لأن القاسم ليس بشیء فی الحديث“ [13] امام عقیلی نے اس کا ذکر

---

[1] كتاب الضعفاء للبخاری: (٣٩) [2] التاريخ الكبير للبخاری: ٢/ ٧١ . [3] تاريخ يحي بن معين: ٢/ ٢٤٠ . [4] سـوالات ابـن الجنيد ليحيى بن معين: (٦٠٧) [5] كتاب العلل ومـعـرفة الـرجـال لأحمد: ٢/ ٤٧١ . [6] الـمـعـرفة والتـاريـخ للفسوی: ٣/ ٢١١ . [7] الـضـعفاء والمتروكون للدارقطنی: (١٢٥) [8] احـوال الرجال للجوزجانی: (٢٩٢) [9] الـجـرح والتـعـديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٢٩٠ . [10] كتـاب الـضـعـفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٠٣ . [11] الضعفاء والكذابين لابن شاهين : (٧٧) . [12] الضعفاء والمتروكين للجوزی: ١/ ١٤٤ . [13] كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٨٧ .

"ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی، اور وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: "كان ركنا من اركان الكذب" ❸ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "متروك متهم" ❺ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ❻

(۱۹) ق: بشير بن ميمون الخراساني ثم الواسطي أبو صيفي:

روى عن:...... أشعث بن سوار الكوفي، وجعفر الصادق، وسعيد المقبري، وعطاء (الخراساني) وعكرمة، ومجاهد (بن جبير) وغيرهم.

روى عنه:...... أحمد بن عاصم العباداني، وعلي بن حجر، و الحسن بن عرفة، وإسحاق بن أبي إسرائيل وغيرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور کذاب ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❼ مزید فرمایا: اس پر حدیثیں وضع کرنے کی تہمت لگائی گئی ہے۔ ❽ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❾ امام جوزجانی نے فرمایا: "غير ثقة" ❿ امام ابن حبان نے فرمایا: "يخطئ كثير حتى خرج عن حد الاحتجاج به اذا انفر" ⓫ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "اجتمع الناس

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ١٣٨. ❷ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدى: ٢/ ١٥٥. ❸ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٤٤. ❹ الكاشف للذهبي: ١/ ١٠٤.
❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٥. ❻ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٤.
❼ كتاب الضعفاء للبخاري: (٤٢) ❽ التاريخ الأوسط للبخاري: ٢/ ١٨٤.
❾ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٦. ❿ احوال الرجال للجوزجاني: (٢٦٧)
⓫ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٩٢.

علـى طـرح (حـديث) هو لاء النفر فذكبر منهم بشير بن ميمون ، قدم "بـغداد" يروى عن سعيد بن أبي سعيد المقبرى" امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں، ان روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کی احادیث غیر محفوظ ہیں، اس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❷ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی عام روایتیں منکر ہیں، اس کی حدیث ضعفاء میں لکھی جائے گی۔ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: "ضعيف الحديث ، ولم يمنع من قراءة حديثه" ❹ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❺ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكون" میں کیا ہے۔ ❻ مزید فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❼ امام ابو نعیم الاصبہانی نے فرمایا: اس نے مجاہد، عکرمہ اور سعید المقبری سے منکر روایتیں روایت کی ہیں اور امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❽ امام ابو زرعہ نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❿ مزید فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا اور اس پر وضع کی تہمت لگائی گئی ہے۔ ⓫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "متروك متهم" ⓬ امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ⓭

---

❶ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۱۷۸ . ❷ الضعفاء الكبير للعقيلی: ۱/ ۱٤٥ . ❸ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ۱/ ۱٤٥ . ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۳۰۱ . ❺ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳/ ۲۹۸ . ❻ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی: (۱۲۹) ❼ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱/ ۱۵۲ . ❽ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (۳۲) . ❾ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ٦۰٤ . ❿ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبی: (٦۱٤) ⓫ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۱۷۰ . ⓬ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٦ . ⓭ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۲۹٦ .

طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ ❶

(۲۰) ق: بحر بن كنيز الباهلي أبو الفضل البصري المعروف بالسقاء و هو جد عمرو بن علي الفلاس:

روى عن:...... الحسن البصري، وعبدالعزيز بن أبي بكرة، وعثمان بن ساج، وعمرو بن دينار، و عمران القصير، و قتادة، والزهرى.

روى عنه:...... الثورى وكناه ولم يسعه، وابن عيينة، ويزيد بن هارون، ومهران بن أبي عمر، ومسلم بن إبراهيم وعلى بن الجعد.

یہ راوی ضعیف الحدیث، متروک الحدیث اور کچھ چیز نہیں، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک۔ ❸ اور ضعیف ہے۔ ❹ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ❻ اور کچھ چیز نہیں۔ ❼ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ❽ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❾ امام یزید بن زریع نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❿ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی تمام روایتیں مضطرب ہیں، اور ثقہ لوگوں کی اسانید اور متون میں مخالفت کرتا ہے، اور اس کی احادیث میں ضعف واضح ہے۔ ⓫ امام بیہقی

---

❶ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٤. ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٨٦. ❸ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (١٣٠) ❹ السنن الدارقطنى: ١/ ٣٣٥. ❺ احوال الرجال للجوزجانى: (١٤٦) ❻ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٨٠) ❼ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٩٣٢) ❽ التاريخ الكبير للبخارى: ٢/ ١١١. ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٨٠) ❿ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٣٤٠. ⓫ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٢/ ٢٢٨.

نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، قابل حجت نہیں۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ فاحش الخطاء اور کثیر الوہم تھا، اس لیے ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❹ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کو محدثین نے چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام الحربی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام الساجی نے فرمایا: اس کی بیان کردہ روایتیں منکر ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک حدیث میں قوی نہیں۔ ❼ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ❽

حرف (ت)

(۲۱) ت: تليد بن سليمان المحاربي أبو سليمان، ويقال أبو إدريس الأعرج الكوفي:

روى عن:...... أبي الجحاف، ويحي بن سعيد الأنصارى، وعبدالملك بن عمير، وحمزة الزيات.

روى عنه:...... أبو سعيد الاشج، وابن نمير، ويحي بن يحي النيسابورى، وأحمد بن حنبل وجماعة.

یہ راوی کذاب، متروک، منکر الحدیث اور رافضی خبیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

---

❶ السنن الكبرى للبيهقى: ٥/ ٣٢٧. ❷ الضعفاء الكبير للعقيلى: ١/ ١٥٤. ❸ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ١٩٢. ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ١٣٥. ❺ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ١٥٢. ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٢. ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٢٦٥. ❽ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٣.

امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (1) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ (2) مزید فرمایا: قعد فوق سطح مع مولى لعثمان بن عفان . فذكروا عثمان فتناوله تليد ، فقام اليه مولى عثمان ، فأخذه فرمى به من فوق السطح ، فكسر رجليه . (3) امام الحاکم ابوعبداللہ نے فرمایا: یہ بُرے مذہب والا اور منکر الحدیث ہے، یہ ابی الجحاف سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کرتا ہے۔ اس کو ائمہ کی جماعت نے کذاب کہا ہے۔ (4) امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ میرے نزدیک جھوٹا ہے۔ (5) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ (6) امام ابو زرعہ نے فرمایا: "قعد يومًا على سطح ، وكان أعرج فذكر عثمان رضی اللہ عنہ ، فشتمه فالفى من السطح فانكسرت رجله الأخرى فكان يمشي على عصا" (7) امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: "تكلم يحيي بن معين في تليد ورماه" (8) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ (9) امام دارقطنی نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں۔ (10) امام عجلی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور وہ شیعہ تھا، اور مدلس تھا۔ (11) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں: "تليد بن سليمان ، سمعه قوم ينتقص عثمان وهو على سطح فرموا به فانكسرت رجله فعرج" نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: تلید بن سلیمان کذاب تھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا (12) (نعوذ باللہ)

---

(1) الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٦ . (2) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٣٧٣ . (3) تاريخ يحيىٰ بن معين: ١/ ٢٠٩ . (4) المدخل الى الصحيح للحاكم: (٢٩) (5) احوال الرجال للجوزجاني: (٩٣) (6) الضعفاء والكذابين لابن شاهين (٨١) (7) كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤٤٥ . (8) التاريخ الكبير للبخاري: ٢/ ١٤٢ . (9) الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٥٥ . (10) كتاب العلل للدارقطني: ١/ ١٧٠ . (11) تاريخ الثقات العجلي: (١٧٦) (12) الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ١٧١ .

امام ابن حبان نے فرمایا: اور وہ رافضی تھا، اور اصحاب محمد ﷺ کو گالیاں دیتا تھا (نعوذ باللہ)۔ اوراس نے اہل بیت کے بارے میں عجیب روایات بیان کی ہیں۔ ❶ امام ابن معین نے فرمایا: یہ کذاب تھا، اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا (نعوذ باللہ)، یہ دجال، فاسق، ملعون ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اوراس پر اللہ کی اور تمام ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: "وبين على روايته أنه ضعيف" ❷، امام ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: یہ بُرے مذہب والا ہے، ابی الجحاف سے موضوع (جھوٹی) روایات روایت کرتا ہے، نسب الى الكذب والوضع لاشیء، ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ رافضی، ضعیف ہے۔ ❺ طاہر بن علی نے کہا: یہ رافضی، ضعیف ہے۔ ❻ تلید بن سلیمان راوی مدلس بھی ہے۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ رافضی خبیث تھا، اور امام الساجی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❽

(۲۲) ي د ت: تمام بن نجيح الأسدى الدمشقى نزيل حلب:

روى عن:...... الحسن البصري، وعطاء، وعمرو بن عبدالعزيز وكعب بن ذهل وغيرهم.

روى عنه:...... مبشر بن إسماعيل، وبقية، وإسماعيل بن عياش وغيرهم.

---

❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٠٤. ❷ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٢/ ٢٨٧. ❸ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٣٧) ❹ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ١٨٤. ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٩. ❻ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٥. ❼ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٥. ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٣٢١.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (1) امام نسائی نے فرمایا: "لا یعجبنی حدیثه" (2) امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: "فیه نظر" یعنی یہ متروک و متہم ہے۔ (3) امام ابن حبان نے فرمایا: اس کی حدیثیں انتہائی منکر ہیں، یہ ثقہ راویوں سے موضوع اشیا روایت کرتا ہے۔ (4) امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث، گیا گزرا ہے، امام ابو زرعہ نے فرمایا: یہ قوی نہیں، ضعیف ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ما أعرفه، یعنی ما أعرف حقیقة أمره" (5) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (6) امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں ثقہ راویوں کی متابعت نہیں کی گئی۔ (7) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (8) امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (9) امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (10)

حرف (ث)

(۲۳) ت عس ق: ثابت بن أبي صفية، واسمه دينار وقيل سعيد أبو حمزة الثمالى الأزدى الكوفى مولى المهلب:

روى عن:...... أنس، والشعبى، وأبي إسحاق، وزاذان أبي عمرو،

---

(1) كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٥٤٨. (2) الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٨٦.
(3) التاريخ الكبير للبخارى: ٢/ ١٤٠. (4) كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٠٤.
(5) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٣٧٠، ٣٧١. (6) الضعفاء الكبير للعقيلى: ١/ ١٦٩. (7) الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٢/ ٢٧٩. (8) الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ١٥٥. (9) الكاشف للذهبى: ١/ ١١٣. (10) تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٩.

وسالم بن أبي الجعد، وأبي جعفر الباقر وغيرهم.

روى عنه:...... الثوري، وشريك، وحفص بن غياث، وأبو أسامة، وعبدالملك بن أبي سليمان، وأبو نعيم، ووكيع، وعبيدالله بن موسى وعدة.

یہ راوی، متروک، منکر الحدیث اور رافضی ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام جوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث، کچھ چیز نہیں۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❽ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: "کثیر الوهم فی الأخبار حتی خرج عن حد الا حتجاج به اذا نفرد مع غلوم فی تشیعه" ❿ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ⓫ امام حفص بن غیاث نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ لین الحدیث (ضعیف) ہے، اس کی حدیث لکھی جائے، اور قابل حجت

---

❶ احوال الرجال للجوزجانی: (٨٢) ❷ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٣/ ٩٦.
❸ المعرفة والتاريخ للفسوی: ٣/ ١٥٨. ❹ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ٢٨٧.
❺ موسوعة اقوال الدارقطنی: ١/ ١٦١. ❻ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤٢٨.
❼ الضعفاء والکذابین لابن شاهین: (٨٣) ❽ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ١/ ١٥٨. ❾ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ١/ ١٧٢. ❿ کتاب المجروحین لابن حبان: ١/ ٢٠٦. ⓫ الضعفاء والکذابین لابن شاهین (٨٣)

نہیں، امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ کوفی کمزور ہے۔ ❶ امام ابن حماد نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، اور امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، اور امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی روایات کے درمیان ضعف واضح ہے، اور وہ ضعف کے قریب ہیں۔ ❷ امام یزید بن ہارون نے فرمایا: "کان یؤمن بالرجعة" نیز امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❹ مزید فرمایا: اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف رافضی ہے۔ ❻ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف تھا، امام ابن عبدالبر نے فرمایا: "لیس بالمتین عندهم فی حدیثه لین" نیز امام الدولابي اور امام ابن الجارود نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼

(۲۴) ت: ثوير بن أبي فاختة واسمه سعيد بن علاقة الهاشمي أبو الجهم الكوفي مولى أن هانئ، وقيل مولى زوجها جعدة:

روى عن:...... أبيه، وابن عمر، وزيد بن أرقم، وابن الزبير، ومجاهد، وأبي جعفر وغيرهم.

روى عنه:...... والثوري، وإسرائيل، وشعبة، وحجاج بن أرطاة وعدة.

یہ راوی ضعیف، رافضی اور ناقابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ مزید فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❾ امام

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۳۷۷، ۳۷۸. ❷ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ۲/ ۲۹٤، ۲۹٥. ❸ الضعفاء الكبير للعقيلى: ۱/ ۱۷۲. ❹ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ۱/ ۱۸۸. ❺ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: (٦٨٤) ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٥٠. ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۳۳۰. ❽ سوالات ابن الجنيد ليحي بن معين: (٨٤٣) ❾ تاريخ يحي بن معين: ۱/ ۲۱۰.

نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ ❶ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❹ مزید فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❻ امام سفیان ثوری نے فرمایا: وہ جھوٹ کا ایک رکن ہے، اور امام یحییٰ اور امام ابن مہدی اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❼ امام ابو حاتم نے فرمایا: "هو ضعيف مقاربًا لهلال بن خباب، وحكيم بن جبير" امام ابوزرعہ نے فرمایا: یہ کوئی قوی نہیں۔ ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ثوير بن أبي فاخته وليث بن أبي سليم (سخت ضعیف) ويزيد بن أبي زياد (سخت ضعیف) فقال: ما أقرب بعضهم من بعض" ❾ امام شبابۃ بن سوار نے فرمایا: "قلت ليونس بن أبي إسحاق: ثوير لأي شيء تركته؟ قال: لأنه رافضي" نیز امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❿ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: "ذكر لسفيان ثوير بن أبي فاخته فغمزه" ⓫ امام عجلی نے فرمایا: "هو وابوه لا باس بهما" ⓬ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ⓭ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "يضعفون حديثه ليس هو عندهم بشيء" نیز امام ابن عدی نے فرمایا: "وقد نسب الى الرفض، وضعفه جماعة، وأثر

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ۲۸۷ . ❷ احوال الرجال للجوزجانی: (۳۰)
❸ المحلی لابن حزم: ۷/ ۱۶۶ . ❹ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی: (۱٤۰)
❺ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱/ ۱٦۳ . ❻ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۸٤)
❼ التاريخ الكبير للبخاری: ۲/ ۱٦۵ . ❽ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ٤۰۱ . ❾ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳/ ۵۰ . ❿ المعرفة والتاريخ للفسوی: ۳/ ۱۹٤، ۲۱۸ . ⓫ الضعفاء الكبير للعقيلی: ۱/ ۱۸۰ . ⓬ تاريخ الثقات العجلی: (۱۹۱) ⓭ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ۱/ ۱٦۱ .

الضعف بين على رواياته" ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان يقلب الأسانيد حتى يجيء في رواياته أشياء كأنها موضوعة" ❷ امام الساجی، امام ابن الجارود اور امام أبو العرب العقیلی وغیرہم نے اس کا "الضعفاء" میں ذکر کیا ہے۔ ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور امام سفیان ثوری نے فرمایا یہ کذاب ہے۔ ❹ مزید فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس پر رافضی ہونے کی تہمت لگی ہے۔ ❻

حرف (ج)

(۲۵) د ت ق: جابر بن يزيد بن الحارث بن عبد يغوث الجعفي أبو عبدالله. ويقال أبو يزيد الكوفي:

روى عن:...... أبي الطفيل، وأبي الضحي، وعكرمة، وعطاء، وطاؤس، وخيثمة، والمغيرة بن شبيل وجماعة.

روى عنه:...... شعبة، والثوری، وإسرائيل، والحسن بن حي، وشريك، ومسعر، ومعمر، وأبو عوانة وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک، منکر الحدیث اور رافضی ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❼ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❽ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک ہے اور امام ابوداؤد نے فرمایا: میرے نزدیک یہ

---

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ۲/ ۳۱٦. ❷ كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۲۰۵. ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۳٤٦. ❹ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ۱/ ۱۹٤. ❺ الكاشف للذهبى: ۱/ ۱۲۰. ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۵۲.
❼ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ۲۸۷. ❽ احوال الرجال للجوزجانى: (۲۸)

حدیث اور رائے میں قوی نہیں۔ 1 مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ 2 امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے نیز امام زائدہ نے فرمایا: جابر الجعفی کذاب، اور رجعت کا یقین رکھتا تھا۔ 3 مزید امام ابن معین نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک کچھ چیز نہیں، اور وہ ضعیف ہے۔ 4 علاوہ ازیں امام ابن معین نے فرمایا: "یضعفونه" 5 امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) سے سنا، اس کو ضعیف کہتے تھے۔ 6 امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ 7 امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ 8

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو ترک کر دیا تھا، امام الشعبی نے فرمایا: "یا جابر! لا تموت حتی تکذب علی رسول الله ﷺ، قال: ما مضی الأیام واللیالی حتی اتهم بالکذب" 9 امام ابن حبان نے فرمایا: جابر، عبداللہ بن سبا کے اصحاب میں سے تھا، اور اس کا عقیدہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا میں واپس آئیں گے۔ 10 امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ 11 امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف، اور متروک، نا قابل حجت ہے۔ 12 امام ابن حزم نے فرمایا: یہ

---

1 السنن الدارقطني: ۱/ ۱۰۰، ۳۹۸، ۳۷۹. 2 كتاب العلل للدارقطني: ۱۳/ ۳۲۵. 3 تاريخ يحي بن معين: ۱/ ۲۱۰، ۲۱۶، ۲۶۸. 4 سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (۵۹۰، ۸۴۳) 5 تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: (۲۱۸) 6 المعرفة والتاريخ للفسوي: ۳/ ۱۴۶. 7 الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۸۸) 8 الضعفاء والمتروكين للجوزي: ۱/ ۱۶۴. 9 كتاب الضعفاء للبخاري: (۴۹) 10 كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۲۰۸. 11 طبقات ابن سعد: ٦/ ۳٦۷. 12 السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۱٦۰، ۳۷۹، ۳/ ۸۰.

كذاب ہے۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ایوب نے فرمایا: وہ کذاب ہے، ابوحنیفہ نے کہا: میں نے جابر الجعفی سے بڑا جھوٹا نہیں دیکھا، امام ثعلبہ نے فرمایا: یہ کذاب ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے، امام شعبہ نے فرمایا: وہ حدیث میں سچا ہے۔ ❸ طاہر بن علی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف اور کذاب کہا ہے۔ ❹

امام جریر کہتے ہیں میں جابر الجعفی سے ملا، اور میں نے اس سے حدیث نہیں لکھی، وہ رجعت (رافضیوں کا اعتقاد) کا یقین کرتا تھا۔ امام سفیان نے فرمایا: پہلے لوگ جابر سے حدیثیں روایت کرتے تھے، جب تک اس نے بداعتقادی نہیں ظاہر کی تھی پھر جب اس نے اپنا اعتقاد کھولا تو لوگوں نے اسے حدیث میں متہم بالکذب کہا اور بعض محدثین نے اسے چھوڑ دیا، لوگوں نے کہا، اس کی بداعتقادی کیا ہے؟ امام سفیان نے فرمایا: رجعت پر یقین کرنا، ایک شخص نے جابر سے پوچھا، اس آیت کو (سورۃ یوسف) جب یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی کو چور ہونے کے بہانے سے رکھ لیا تو بڑا بھائی جو قافلہ کے ساتھ آیا تھا، بولا میں نہ جاؤں گا، اس ملک سے جب تک اجازت دے مجھے میرا باپ یا یہ کہ میرا اللہ فیصلہ کرے اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے، جابر نے کہا: اس آیت کا مطلب ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ امام سفیان نے فرمایا: جابر جھوٹا تھا۔ امام عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے کہا، ہم لوگوں نے امام سفیان سے پوچھا، جابر کی کیا غرض تھی۔ امام سفیان نے فرمایا: رافضی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادل میں ہے اور ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ نہ نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ آواز دیں گے کہ نکلو اس شخص کے ساتھ تو جابر نے کہا: اس آیت کی تاویل یہ ہے اور جھوٹ کہا اس لیے کہ یہ آیت یوسف علیہ السلام کے

---

❶ المحلی لابن حزم: ٢/ ٢٠٤. ❷ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ١٩١. ❸ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٢/ ٣٢٧، ٣٢٨، ٣٢٩. ❹ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٦.

بھائیوں کے قصہ میں ہے۔ امام سفیان نے فرمایا: میں نے جابر سے ۳۰ ہزار حدیثوں کو سنا، میں حلال نہیں جانتا ان میں سے ایک حدیث بیان کرنے کو اگرچہ مجھے یہ اور یہ ملے (یعنی کتنی ہی دولت ملنے پر میں ان حدیثوں کو روایت نہ کروں گا، کیونکہ وہ سب جھوٹ ہیں) ❶ امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث اعتبار کے طور پر لکھی جائے گی اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ کمزور ہے۔ ❷ امام سعید بن جبیر نے فرمایا: وہ کذاب ہے اور امام العجلی نے فرمایا: وہ ضعیف، غالی شیعہ اور مدلس تھا اور امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: "یؤمن بالرجعة اتهم بالكذب" نیز امام الساجی اور امام ابو العرب نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: جابر جعفی شیعہ کے بڑے علماء میں سے ہے، امام شعبہ نے اس کو ثقہ کہا ہے، پس وہ قول شاذ ہے اور محدثین نے جابر الجعفی کو ترک کر دیا تھا۔ ❹ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ رائے اور حدیث میں سخت ضعیف ہے، اور مدلس ہے، ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف، رافضی تھا۔ ❻ طاہر بن علی نے کہا: محدثین نے اسے ضعیف اور کذاب کہا ہے۔ ❼ نیز جابر الجعفی راوی "مدلس" بھی تھا۔ ❽

(۲۶) خد ق: جويبر بن سعيد الأزدي أبو القاسم البلخي عداده في الكوفيين ويقال اسمه جابر وجويبر لقب:

روى عن:...... أنس بن مالك، والضحاك بن مزاحم وأكثر عنه، وأبي صالح السمان، ومحمد بن واسع وغيرهم.

روى عنه:...... ابن المبارك والثوري، وحماد بن زيد، ومعمر،

❶ صحيح مسلم: ١/ ٤١، ٤٢، ٤٣. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٤٣٠.
❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٣٥٤. ❹ الكاشف للذهبی: ١/ ١٢٢. ❺ طبقات ابن سعد: ٦/ ٣٦٧. ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٥٣. ❼ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٦. ❽ تعريف اهل التقديس لابن حجر: (١٣٣).

وأبو معاوية، ويزيد بن هارون وغيرهم.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک الحدیث اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❷ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ ❹ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: قال علی (بن مدینی) عن یحي (القطان) كنت اعرف جويبر بحدثين ثم أخرج هذه الأحاديث بعد، فضعفه. ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❻ امام عثمان بن سعید الدارمی نے امام یحییٰ بن معین سے پوچھا، جویبر کی حدیث کیسی ہیں؟ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہیں۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) سے سنا: اس کو ضعیف کہتے تھے۔ ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ما اقرب بعضهم من بعض، يعني في الضعفاء وكان وكيع اذا أتى على حديث جويبر، قال: سفيان عن رجل لا يسميه استضعافا له. ❾ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ (بن سعید) اور امام عبدالرحمٰن (بن مہدی) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❿ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٧. ❷ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (١٤٧) ❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٧٧٧ـ ٧٧٨. ❹ احوال الرجال للجوزجاني: (٣٨، ٣٩) ❺ كتاب الضعفاء للبخاري: (٥٨) ❻ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (١٠٢) ❼ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: (٢١٥) ❽ المعرفة والتاريخ للفسوي: ٣/ ١٤٦. ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٤٧٥. ❿ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ٢٠٥.

احادیث اور روایات کے مابین ضعف واضح ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: "یروی عن الضحاك اشیاء مقلوبة" ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: "ھالك، ساقط" ❸ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❺ امام ذہبی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ اور محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔ ❽ امام علی بن الجنید نے فرمایا: وہ متروک ہے، امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ ❾ طاہر بن علی نے کہا: وہ ضعیف، کذاب اور متروک ہے۔ ❿

(٢٧) ر ٤: جعفر بن ميمون أبو علي، ويقال أبو العوام الأنماطي بياع الأنماط:

روى عن:...... عبدالرحمن بن أبي بكرة، وأبي تميمة الهجيمي، وأبي عثمان النهدي، وأبي العالية، وأبي ذبيان خليفة بن كعب وغيرهم.

روى عنه:...... ابن أبي عروبة، والسفيانان، وعيسى بن يونس، ويحي بن سعيد القطان وعدة.

جعفر بن میمون راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

---

❶ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٢/ ٣٤١. ❷ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢١٧. ❸ المحلی لابن حزم: ٥/ ١٩٦، ٦/ ٢٦٤. ❹ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (١٠٢) ❺ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ١/ ١٧٧. ❻ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبی: (٧٩٩) ❼ الكاشف للذهبی: ١/ ١٣٣. ❽ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٥٨. ❾ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٣٩٨. ❿ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٧.

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ یہ حدیث، سفیان (ثوری) "عن رجل عن أبي عثمان "أنه رای عمرؓ رفع یدیه فی القنوت" یہ رجل (آدمی) کون ہے تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ جعفر بن میمون ہے اور یہ حدیث میں قوی نہیں، نیز امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "أخشى ان یکون ضعیف الحدیث"[1] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "لیس هو بذاك" [2] مزید فرمایا: جعفر بن میمون ثقہ نہیں۔[3] امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔[4] امام نسائی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔[5] امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔[6] امام دارقطنی نے فرمایا: "یعتبربه" [7] امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) سے سنا، وہ اس کو ضعیف کہتے تھے۔[8] امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: "جعفر بن میمون عن أبي عثمان عن أبي هريرة فی الفاتحة لا یتابع علیه[9] امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔[10] امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ نیک ہے۔[11] امام ابن عدی نے فرمایا: "لم أر أحادیثه منکرة، وأرجو أنه لا باس به، ویکتب حدیثه فی الضعفاء"[12] (ایسا راوی امام ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے)۔ امام ابن شاہین نے فرمایا: یہ نیک ہے۔[13] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "صدوق یخطئ"[14]

---

[1] کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٣/ ٥٨، ١٠٣. [2] تاریخ یحییٰ بن معین: ٢/ ١٩٩. [3] تاریخ یحي بن معین: ١/ ٤١٧. [4] الضعفاء والکذابین لابن شاهین: (٩٢) [5] الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ٢٨٧. [6] الضعفاء والمتروکین للجوزی: ١/ ١٧٣. [7] موسوعة اقوال الدارقطنی: ١/ ١٧٧. [8] المعرفة والتاریخ للفسوی: ٣/ ١٤٩. [9] الضعفاء الکبیر للعقیلی: ١/ ١٩٠. [10] المغنی فی الضعفاء للذهبی: ١/ ٢١٣. [11] الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٢/ ٤٢٢. [12] الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٣/ ٣٧٠. [13] تاریخ الثقات لابن شاهین: (١٥٧) [14] تقریب التهذیب لابن حجر: ص ٥٦.

لیکن امام ابن حجر عسقلانی کے اس قول کے رد میں الدکتور بشار عواد معروف اور الشیخ شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں: "بل: ضعيف يعتبر به، ضعفه أحمد بن حنبل ويحي بن معين، والنسائى، والبخارى، ويعقوب بن سفيان، وانما قلنا: يعتبر به لقول أبي حاتم: صالح، والقول الدارقطني ويعتبر به، ومن أجل رواية يحي بن سعيد القطان عنه." ❶ امام الحاکم نے فرمایا: "هو من ثقات البصرين" اور امام ابن حبان نے کتاب الثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❷ استاد محترم شیخ الحدیث، محدث العصر، حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جعفر بن میمون کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ❸

حرف (ح)

(۲۸) ت ق: الحسن بن أبي جعفر عجلان وقيل عمرو الجفري أبو سعيد الأزدى ويقال العدوى البصري:

روى عن:...... أبي الزبير، ومحمد بن جحادة، وعاصم بن بهدلة، ونافع مولى ابن عمر، وأيوب السختيانى، وليث بن أبي سليم وغيرهم.

روى عنه:...... أبوداؤد الطيالسى، وابن مهدى، ويزيد بن زريع، وعثمان بن مطر، ومسلم بن ابراهيم، وأبوعمر الحوضى، وأبوسلمة التبوذكى وغيرهم.

---

❶ تحرير تقرير التهذيب: ١/ ٢٢١. ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٣٨٩.
❸ أنوار الصحيفة فى الأحاديث الضعيفة من السنن الأربعة: ضعيف سنن أبي داؤد، ص ٤٢، ح٨١٩.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ نیز امام احمد بن حنبل نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ ضعیف، واہی الحدیث ہے۔ ❹ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❺ مزید فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❻ امام علی بن المدینی نے فرمایا: وہ ضعیف، ضعیف ہے۔ ❼ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔ ❽ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❾ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❿ امام عجلی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ⓫ امام ابوحفص عمرو بن علی نے فرمایا: وہ آدمی سچا، منکر الحدیث ہے، امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے حدیث روایت کرتے تھے اور امام یحییٰ (بن سعید القطان) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں، وہ شیخ نیک تھا، اس کی بعض احادیث پر انکار کیا گیا ہے۔ ⓬ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ⓭ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓮ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ⓯ امام ابن حبان نے فرمایا: "وکان من خیار عباد اللہ من المتقشفة

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاري: (٦٣) ❷ التاريخ الكبير للبخاري: ٢/ ٢٧١. ❸ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٨. ❹ احوال الرجال للجوزجاني: (١٩١) ❺ سوالات ابن الجنيد ليحي بن معين: (٢٦٠) ❻ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ١٨٨. ❼ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (٣٢) ❽ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٥١٦. ❾ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (١٨٩) ❿ السنن الدارقطني: ٣/ ٧٣.
⓫ تاريخ الثقات للعجلي: (٢٧٢) ⓬ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٣٤.
⓭ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (١١٢) ⓮ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ٢٢١.
⓯ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٩٩.

الخشن" ❶ امام ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، اور امام علی بن المدینی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "ضعيف الحديث مع عبادته وفضله" ❹ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❺ طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔ ❻

(۲۹) ت ق: الحسن بن علي النوفلي الهاشمي والد أبي جعفر الشاعر:

روى عن:...... الأعرج .

روى عنه:...... وابنه وأبو قتيبة سلم بن قتيبة .

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور نا قابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❼ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں، منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے۔ ❾ امام الحاکم أبي عبداللہ نے فرمایا: اس نے أبي الزناد سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کی ہیں۔ ❿ امام ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: "الحسن بن على الهاشمى المدنى، حدث عن حميد بمناكير، حدث عنه وكيع لا يساوى شيئا" ⓫ امام

---

❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٣٦ . ❷ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٤٦) ❸ السنن الترمذى: ١/ ١٥٧ . ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٦٩ . ❺ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٢٤٥ . ❻ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٩ . ❼ كتاب الضعفاء للبخارى: (٦٥) ❽ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٨٨ . ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٢٢ . ❿ المدخل الى الصحيح للحاكم: (٣٤) ⓫ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٤٥)

ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (1) امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ (2) امام ابن حبان نے فرمایا: "یروی المناکیر عن المشاهیر ، فلا یحتج به الا بما یوافق الثقات" (3) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (4) امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (5) امام ابن عدی نے فرمایا: "وهو الی الضعف أقرب منه الی الصدق" (6) امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا کہ محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ (7) امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ (8) طاہر بن علی نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔ (9) امام عبدالحق اور امام ابن الطقان نے فرمایا: اس کی حدیث ضعیف ہے۔ (10)

(٣٠) خت ت ق: الحسن بن عمارة المضرب البجلي مولاهم الكوفي أبو محمد:

روى عن:...... يزيد بن أبي مريم ، وحبيب بن أبي ثابت ، وشبيب بن غرقدة ، والحكم بن عتيبة ، وابن أبي مليكة ، والزهرى ، وأبي إسحاق السبيعى ، وفراس بن يحي الهمدانى ، والمنهال بن عمرو ، ومحمد بن عبدالرحمن مولى آل طلحة ، وعمرو بن مرة ، والأعمش وغيرهم .

---

(1) كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٠٧ . (2) الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (١٨٨) (3) كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٣٤ . (4) الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ٢٣٤ . (5) الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ٢٠٧ . (6) الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ١٦٤ . (7) المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٢٥٣ . (8) تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٧١ . (9) تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٥٠ . (10) تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٥٠٣ .

روى عنه:...... السفيانان، وعبدالحميد بن عبدالرحمن الحمانى، وعيسى بن يونس، وأبو بحر البكراوى، وأبومعاوية، وعبدالرزاق، وخلاد بن يحي، ومحمد بن إسحاق بن يسار وهو أكبر منه وجماعة.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک اور مدلس ہے [1] وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔[2] امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔[3] امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ ساقط ہے۔[4] امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف [5] اور متروک الحدیث ہے [6] امام ابن حزم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور اس کی روایات قابل حجت نہیں، اور وہ "ساقط مطرح باجماع" [7] امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا کہ امام ابن عیینہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔[8] امام ترمذی نے فرمایا کہ امام عبداللہ بن مبارک نے اس کی روایات کو چھوڑ دیا تھا۔[9] امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔[10] امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔[11] امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔[12] امام ابوداؤد الطیالسی کہتے ہیں، مجھ سے امام شعبہ نے کہا کہ تو امام جریر بن حازم کے پاس جا، اور کہہ آپ کو درست نہیں، حسن بن عمارہ سے روایت کرنا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ امام ابوداؤد الطیالسی نے کہا، میں نے امام شعبہ سے پوچھا کیونکہ

---

[1] الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٥. [2] الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٨. [3] طبقات ابن سعد: ٦/ ٣٨٩. [4] احوال الرجال للجوزجاني: (٣٥) [5] كتاب العلل للدارقطني: ٤/ ٥٢. [6] السنن الدارقطني: ٢/ ٢٥٨. [7] المحلى لابن حزم: ١٠/ ٦١، ٧/ ١٧٦، ٦/ ٦١. [8] كتاب الضعفاء للبخاري: (٦٦) [9] كتاب العلل الصغير للترمذي: ص ٢٨٠. [10] كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٠٨. [11] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (١١٠) [12] الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ٢٣٧.

معلوم ہوا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے؟ امام شعبہ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ حسن بن عمارہ نے راوی حکم سے چند حدیثیں نقل کیں جن کی اصل میں نے کچھ نہ پائی۔ میں نے کہا وہ کون سی حدیثیں ہیں؟ امام شعبہ نے فرمایا: میں نے راوی حکم سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی تھی؟ حکم نے کہا نہیں۔ پھر حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا اس نے مقسم سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اُحد کے شہیدوں پر اور ان کو دفن کیا اور میں نے حکم سے کہا کہ تم زنا کی اولاد کے حق میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا اُن پر نماز پڑھی جائے جنازے کی۔ میں نے کہا کس سے روایت کیا گیا ہے اس باب میں؟ انھوں نے فرمایا حسن بصری سے۔ حسن بن عمارہ نے کہا مجھ سے حکم نے بیان کیا انھوں نے یحییٰ بن الجزار سے سنا انھوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے۔ [1] امام الحمیدی نے فرمایا: "دُمر علی الحسن بن عمارة" امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اس کی احادیث موضوع (جھوٹی) ہیں، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں، نیز امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ [2] امام شعبہ نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا، اور امام وکیع بن جراح نے فرمایا: اس کی حدیث کو پھینک دو۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ [3] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی احادیث نہ لکھی جائے، وہ جھوٹا ہے۔ امام علی بن المدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ [4] امام ابن حبان نے فرمایا: "کان بلیه الحسن التدلیس عن الثقات ما وضع علیهم الضعفاء کان یسمع من موسی بن

---

[1] صحيح مسلم: ١/ ٤٨، ٤٩ . [2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٣٢ .
[3] الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ٢٣٧ . [4] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٩٧ .

مطير وأبي العطوف، وأبان بن أبي عياش واضرابهم ثم يسقط أسماء هم ويرويها عن مشائخه الثقات." ❶

امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کرنے کے بعد فرمایا: حسن بن عمارہ کو امام احمد بن حنبل اور امام ابو حاتم الرازی، اور امام نسائی، اور امام الفلاس، اور امام مسلم بن الحجاج اور امام یعقوب بن شیبہ اور امام علی بن الجنید اور امام الدارقطنی نے متروک کہا ہے۔ نیز امام زکریا الساجی نے فرمایا: محدثین کا اس کی احادیث کو چھوڑنے پر اجماع ہے۔ ❷ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❹ امام بیہقی نے فرمایا: وہ متروک، ضعیف ہے، اور قابل حجت نہیں۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) اس کو ضعیف کہتے تھے اور امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❻

(۳۱) تمييز: الحسن بن عمرو بن سيف العبدي، ويقال الباهلي، ويقال الهذلى البصري أبو على:

روى عن:...... شعبة، ومالك بن مغول، ويزيد بن زريع، وحماد بن زيد وعدة.

روى عنه:...... الذهلى، وابن وارة، وأبو أمية، وأبو قلابة الرقاشي، وعبدالله بن الدورقى، والعباس بن أبي طالب، والكديمى

---

❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٢٩. ❷ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ٢٠٧. ❸ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: (٩٣٧) ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٧١. ❺ السنن الكبرى للبيهقى: ٥/ ١٠٨، ٣٣٤. ❻ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٥٠٥، ٥٠٦.

وغيرهم .

یہ راوی سخت ضعیف اور متروک ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ ❶ امام ابن عدی نے فرمایا: "لـه غـرائـب ، وأحاديثه حسان و أرجو أنه لاباس به على أن يحي بن معين قد رضيه" ❷ امام ابو حاتم نے فرمایا: الحسن بن عمرو بن سیف متروک الحدیث ہے، "كان على بن المدينى يتكلم فيه يكذبه" ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❹ امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر "ضـعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❻ امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، "وذكـره ابـن حبان فى الثقات ، وقال: يغرب . ❼ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے پاس غریب روایتیں ہیں۔ ❽ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❾

(٣٢) ق ت: الحسين بن قيس الرجي أبو علي الواسطي، ولقبه حنش:

روى عن:...... عطاء بن أبي رباح ، وعكرمه مولى ابن عباس ، وعلباء بن أحمر:

---

❶ التاريخ الكبير للبخارى: ٢/ ٢٨٤ . ❷ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ١٧٨ . ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٢٩ . ❹ الضعفاء الكبير للعقيلى: ١/ ٢٣٦ . ❺ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٢٥٤ . ❻ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ٢٠٨ . ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٥٠٨ . ❽ السنن الكبرى للبيهقى: ٧/ ٢٨٧ . ❾ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٧١ .

روى عنه:...... حصين بن نمير الهمدانی، مسلم بن سعید، وسلیمان التیمی، وخالد الواسطی، وعلی بن عاصم وغیرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، ضعیف الحدیث، اور نا قابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام الجوز جانی نے فرمایا: "أحادیثه منكرة جداً فلا تكتب" ❷ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام احمد بن حنبل نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں، اور میں اس سے کوئی چیز بھی روایت نہیں کرتا۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث، منکر الحدیث ہے اور امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❺ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❻ مزید فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اس کی صرف ایک حدیث "حسن" ہے۔ ❼ امام الحاکم نے فرمایا: وہ ثقہ ہے۔ ❽ امام البیہقی نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اور اس کی روایات قابل حجت نہیں۔ ❾ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا کہ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❿ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ۲۸۸ . ❷ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۶۲)
❸ كتاب الضعفاء للبخاری: (۸۰) ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳/ ۷۱ .
❺ الضعفاء والمتركين للجوزی: ۱/ ۲۱۷ . ❻ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۴۳۴ . ❼ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲/ ۴۸۶ . ❽ سوالات مسعود بن علی السجزی للحاكم: (۱۸۷) ❾ السنن الكبرى للبيهقی: ۳/ ۱۶۹ . ❿ الضعفاء الكبير للعقيلی: ۱/ ۲۴۷ .

ہے۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❷ طاہر بن علی نے کہا: وہ اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے، امام احمد بن حنبل نے اس کو کذاب کہا ہے۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❹ امام بن عدی نے فرمایا: "هو إلى الضعف أقرب منه إلى الصدق." ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان يقلب الاخبار ويلزق رواية الضعفاء بالثقات" ❻ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: اس کی احادیث انتہائی منکر ہیں، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اور امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ امام ابوبکر البزار نے فرمایا: وہ لین الحدیث (ضعیف) ہے اور امام مسلم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے اور امام الساجی نے فرمایا: "ضعيف الحديث" متروك يحدث باحاديث بواطيل" ❼

(۳۳) ٤: الحارث بن عبدالله الأعور الهمداني الخارفي أبو زهير الكوفي، ويقال الحارث بن عبيد، ويقال الحوتي، وحوت بطن من همدان:

روى عن:...... علی، وابن مسعود، وزيد بن ثابت، وبقيرة امرأة سلمان.

روى عنه:...... الشعبی، وأبوإسحاق السبيعي، و أبو البختري الطائی، وعطاء بن أبي رباح، وعبدالله بن مرة وجماعة.

یہ راوی متروک، کذاب اور سخت ضعیف ہے ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں، امام ابراہیم نے فرمایا: حارث متہم ہے۔ ❽ (یعنی

---

❶ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٢٦٨. ❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٧٤.
❸ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٥٠. ❹ السنن الدارقطنى: ١/ ٣٩٥.
❺ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٢٢٣. ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٤٢. ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٥٣٨. ❽ كتاب الضعفاء للبخارى: (٦٠)

وہ منسوب کیا گیا کذاب اور بد مذہبی سے) امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں کہ امام شعبی نے فرمایا: مجھ سے حارث الاعور نے حدیث بیان کی، اور وہ کذاب تھا۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ ❸ امام محمد بن سعد نے فرمایا: حارث کا ایک قول بہت بُرا اور غمگین کرنے والا ہے اور یہ روایت میں ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: حارث غالی شیعہ اور واہی الحدیث تھا۔ ❺ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❼

امام ابوبکر بن عیاش نے فرمایا: "لم يكن الحارث بأرضاهم، كان غيره أرضى منه" اور امام ابن مہدی نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے: "حدثنا عبدالرحمن، أنا ابن أبي حيثمة فيما كتب الى قال: سمعت أبي يقول: الحارث الأعور كذاب" اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث، غیر قوی ہے اور اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، نیز امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: حارث الاعور کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ ❽ امام عقیلی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ امام جریر نے فرمایا: "كان الحارث الأعور زيفًا" اور امام یحیٰی اور امام عبدالرحمٰن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے نیز امام علی بن المدینی نے فرمایا: حارث کذاب ہے۔ ❾ امام یحیٰی بن معین سے پوچھا گیا: "أي شيء

---

❶ التاريخ الأوسط للبخاري: ١/ ٢٨٢ . ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٨٧ .
❸ المحلى لابن حزم: ٦/ ٢١ . ❹ طبقات ابن سعد: ٦/ ١٨٨ . ❺ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٢٢ . ❻ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (١٥٣) ❼ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٨١ . ❽ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٨٨، ٨٩ .
❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/ ٢٠٩، ٢١٠ .

حال الحارث فی علي؟ فقال ثقة ، قال أبو سعيد: لا يتابع عليه“ [1] امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔ [2] امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس کے روایات قابل حجت نہیں اور حفاظ (محدثین) نے اس کے بارے میں طعن (جرح) کی ہے۔ [3] امام مرۃ ہمدانی نے حارث الاعور سے کوئی بات سنی تو اس سے کہا تم دروازہ میں بیٹھو اور امام مرۃ ہمدانی اندر گئے اور تلوار اٹھائی (تا کہ حارث کو قتل کریں) حارث نے آہٹ پائی کہ کچھ شر ہونے والا ہے، تو حارث چل دیا۔ [4] امام دارقطنی نے فرمایا: ”اذا انفرد لم يثبت حديثه [5] أيوب قال: كان ابن سيرين يرى أن عامة ما يروون عن علي باطل“ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ [6] امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ [7] امام الخزرجی نے فرمایا: حارث بڑے شیعہ میں سے ایک ہے۔ [8] امام ذہبی نے فرمایا: وہ شیعہ، کمزور ہے۔ [9] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”كذبه الشعبي فى رايه ورمي بالرفض وفى حديثه ضعف ، وليس عند النسائي سوى حديثين“ [10]

(۳۴) : الحسن بن دينار أبو سعيد البصري، وهو الحسن بن واصل التميمي ، ودينار زوج أمه . ذكره الحافظ عبدالغني وحذفه المزي لأنه لم يجد له رواية فى الكتب التي عمل رجالها . قال عبدالغني: هو مولى بني سليط:

روى عن:...... الحسن البصري ، وحميد بن هلال ، ومحمد بن

---

[1] تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: (۲۳۳) [2] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۱۰٤) [3] السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۵٦ ، ٦/ ۲٦۷ . [4] صحيح مسلم: ۱/ ٤۱ . [5] كتاب العلل للدارقطني: ٤/ ۲۱ . [6] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدي: ۲/ ٤۵۱ . [7] كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۵۸۷ . [8] خلاصة تذهيب تهذيب الكمال للخزرجي: ۱/ ۱۸٤ . [9] الكاشف للذهبي: ۱/ ۱۳۸ . [10] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٦۰ .

سيرين، وعلى بن زيد بن جدعان، ويزيد الرقاشى، وعبدالله بن دينار، ومحمد بن جحادة، ومعاوية بن قرة، وأيوب وغيرهم.

روى عنه:...... شيبان النحوى، وحماد بن زيد، والثورى، وأبويوسف القاضى، وزيد بن الحباب وآخرون.

یہ راوی کذاب، منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ (1) امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ، امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام وکیع اور امام عبداللہ بن مبارک نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ (2) امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک اور ضعیف ہے۔ (3) امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کرتا ہے۔ (4) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ (5) امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ ضعیف اور کچھ چیز نہیں ہے۔ (6) امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور کچھ چیز نہیں۔ (7) امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ (8) امام جوزجانی نے فرمایا: یہ (حدیث) میں گیا گزرا ہے۔ (9) امام ابن حزم نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ (10) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (11) امام عمرو بن علی نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام زہیر بن حرب نے فرمایا: وہ ضعیف

---

(1) الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص٢٨٨. (2) التاريخ الكبير للبخارى: ٢/ ٢٧٦.
(3) سنن الدارقطنى: ١/ ١٦٢، ١٦٤. (4) المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٣٢.
(5) الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ٧١. (6) سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: ص، ١٧٠. (7) طبقات ابن سعد: ٧/ ٢٩٩. (8) المعرفة والتاريخ للفسوى: ٢/ ٧٧. (9) احوال الرجال للجوزجانى: ص ١٠١. (10) المحلى لابن حزم: ١/ ٢٦٥. (11) الضعفاء والكبير العقيلى: ١/ ٢٢٢.

الحدیث ہے، امام ابو حفص نے فرمایا: اہل حدیث میں سے اہل علم (محدثین) کا اس سے روایت نہ لینے پر اجماع ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، کذاب ہے، اور امام ابو زرعہ نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❶ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❷ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف اور متروک ہے۔ ❸ امام وکیع بن جراح نے فرمایا: اس کی حدیث کو چھوڑ دو۔ ❹ امام ابن عدی نے فرمایا: "أجمع من تكلم فى الرجال على ضعفه وهو الى الضعف أقرب" ❺ امام ابو خیثمہ نے فرمایا: وہ کذاب ہے، اور امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ امام الساجی نے فرمایا: وہ بہت غلطیاں کرتا تھا۔ ❻ امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ طاہر بن علی نے کہا: وہ کذاب، متروک ہے۔ ❽ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❾

(٣٥) ت عس ق: حفص بن سليمان الأسدي أبو عمر البزاز الكوفي القاري:

روى عن:...... عاصم الأحول، وعبدالملك بن عمير، وليث بن أبي سليم، وكثير بن شنظير، وأبي إسحاق السبيعى، وكثير بن زازآن وجماعة.

روى عنه:...... أبو شعيب صالح بن محمد القواس وقرأ عليه،

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ١٢، ١٣. ❷ الضعفاء والمتروكين لابن الجوزى: ١/ ٢٠١. ❸ معرفة السنن والآثار للبيهقى: ١/ ٢٤٣، ٥/ ٣٧٨. ❹ الضعفاء الكبير للعقيلى: ١/ ٢٢٢. ❺ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ١٣١. ❻ لسان الميزان لابن حجر: ٢/ ٢٠٥. ❼ كتاب الضعفاء للبخارى: ص ٢٦. ❽ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٩. ❾ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٢٤٧.

وحفص بن غياث، وعلى بن عياش، وآدم بن أبي اياس، وعلى بن حجر، وهشام بن عمار، ومحمد بن حرب الخولانی، وعلى بن يزيد الصدائی، ولوين وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث اور سخت ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام جوزجانی نے فرمایا: "قد فرغ منه منذدهر" ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کر دیتا تھا۔ ❻ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ امام یحییٰ بن معین سے ان کے شاگرد امام عثمان بن سعید نے پوچھا، اس کی حدیث کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❽ امام ترمذی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن حزم نے فرمایا: "هالك متروك" ❿ امام بیہقی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ⓫ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لی جائے اور وہ ضعیف الحدیث ہے، سچا نہیں ہے، متروک الحدیث ہے، امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ⓬ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کذاب ہے، امام المحدثین امام بخاری نے

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاری: ص ٢٩. ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٢٨٨.
❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٥٠٢. ❹ احوال الرجال للجوزجانی: ص ١١٠.
❺ سنن الدارقطنی: ٢/ ٢٦٣. ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٥٥.
❼ الضعفاء الكبير للعقيلی: ١/ ٢٧٠. ❽ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: ص ٩٨.
❾ سنن الترمذی، حديث: ٢٩٠٥. ❿ المحلی لابن حزم: ٨/ ٣٧٢. ⓫ السنن الكبرى للبيهقی: ٢/ ٢٤٣. ⓬ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ١٨٧.

فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے (یعنی سخت مجروح ہے) امام ابن عدی نے فرمایا: "عامة حديثه عمن روى عنهم غير محفوظ" (1) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ (2) امام ذہبی نے فرمایا: حدیث میں سخت ضعیف ہے۔ (3) امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، امام مسلم نے فرمایا: یہ متروک ہے، امام صالح بن محمد نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لی جائے اور اس کی تمام حدیثیں منکر ہیں۔ امام الساجی نے فرمایا: سماک وغیرہ سے روایت کردہ اس کی حدیثیں باطل ہیں، ابن خراش نے کہا: وہ کذاب، متروک اور جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا، امام ابو احمد حاکم نے فرمایا: حدیث میں گیا گزرا ہے۔ (4) امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "متروك الحديث مع امامته فى القراءة" (5) طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔ (6)

حرف (خ)

(٣٦) تمييز: خليد بن دعلج السدوسي أبو حلبس:

روى عن:...... عطاء ومطر الوراق، وابن سيرين، والحسن، وقتادة، وأبي غالب صاحب أبي أمامة، وثابت البناني، ومعاوية بن قرة وغيرهم.

روى عنه:...... بقية، وضمرة بن ربيعة، والوليد بن مسلم، وأبو توبة، وأبو جعفر النفيلي، وإسحاق بن سعيد بن الأركون وغيرهم.

یہ راوی ضعیف اور کچھ چیز نہیں ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

---

(1) الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٢٦٨. (2) الضعفاء والمتروكين لابن الجوزى: ١/ ٢٢١. (3) المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٢٧٤. (4) تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٥٥٩. (5) تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٧٧. (6) تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٥١.

امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❹ اور ضعیف ہے۔ ❺ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ ❻ مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ سعید بن بشیر کی مثل ہے اور سعید بن بشیر کے بارے میں فرمایا ہے، یہ ضعیف منکر الحدیث ہے۔ ❽ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن عدی نے فرمایا: "بعض حديثه انكار، وليس بالمنكر الحديث جداً" ❿ امام ابو حاتم نے فرمایا: "صالح ليس بالمتين فى الحديث، حدث عن قتادة أحاديث بعضها منكرة" ⓫ امام ابن حبان نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کرنے کے بعد فرمایا: "كان كثير الخطا فيما يروى عن قتادة وغيره يعجبنى التنكب عن حديثه اذا انفرد" ⓬ امام البیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ⓭ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓮ امام احمد بن عبداللہ الخزرجی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓯ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے

---

❶ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: ص ١٥٧ . ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٨٩ . ❸ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٣/ ٥٦ . ❹ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ٣٣٣ . ❺ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمى: ص ١٠٤ . ❻ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: ص ٢٠٠ . ❼ موسوعة اقوال الدارقطنى: ١/ ٢٤٢ . ❽ المعرفة والتاريخ للفسوى: ٢/ ٢٦٥، ٧٥ . ❾ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ٢٥٦ . ❿ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٤٨٩ . ⓫ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٣٧١ . ⓬ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٨٥ . ⓭ السنن الكبرى للبيهقى: ٢/ ٢٠٩ . ⓮ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١٩ . ⓯ خلاصة تذهيب تهذيب الكمال للخزرجى: ١/ ٢٩٣ .

بعد فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام الساجی نے فرمایا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ ❸ طاہر بن علی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ ❹

(۳۷) ت: الخليل بن مرة الضبعي البصري:

روى عن:...... يزيد بن أبي مريم، وابن أبي مليكة، وعطاء وعكرمة، وعمرو بن دينار، وقتادة، ابن عجلان، ويحي بن صالح السمان، وسهيل بن أبي صالح، وسعيد بن عمررو، وقيل بينهما الحسن السدوسى وجماعة.

روى عنه:...... الليث بن سعد، وهو من أقرانه، وابن وهب، وجعفر بن سليمان الضبعى، وبقية، وابنه على بن الخليل، ووكيع، وأحمد يعقوب ابنا إسحاق الحضرمى وغيرهم.

یہ راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف اور متروک ہے ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: "فيه نظر" (یعنی متروک اور متہم ہے) ❺ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: اس نے اپنے مشائخ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اور یہ اکثر مجہول راویوں سے روایت کرتا ہے۔ نیز امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں، وہ شیخ نیک ہے اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ شیخ نیک ہے۔ ❽ امام البیہقی نے فرمایا: وہ حدیث

---

❶ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٣٢٢. ❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٩٣.
❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٩٦. ❹ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٥٤.
❺ التاريخ الكبير للبخارى: ٣/ ١٧٦. ❻ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص٢٨٩.
❼ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٨٦. ❽ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٣٦٧.

میں قوی نہیں۔ [1] مزید فرمایا: وہ منکر الحدیث [2] اور ''فیہ نظر'' [3] امام عقیلی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ [4] امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ''الضعفاء والمتروکین'' میں کیا ہے۔ [5] امام ابن عدی نے فرمایا: ''ولم أرفی أحادیثه حدیثا منكرًا قد جاوز الحد، وهو فی جملة من یکتب حدیثه، ولیس هو متروك الحدیث'' [6] امام ابن شاہین اور امام احمد بن صالح نے فرمایا: ''وهو ثقة'' [7] امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیثیں صحیح نہیں، امام الساجی، امام ابن الجارود، امام البرقی اور امام ابن السکن نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے، امام ابو ولید الطیالسی نے فرمایا: یہ گمراہ تھا، اور گمراہ کرنے والا تھا، اور امام ابوالحسن الکوفی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث اور متروک تھا۔ [8] امام ذہبی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے [9] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [10]

(٣٨) ت ق: خارجة بن مصعب بن خارجة الضبعی بن الحجاج الخراسانی.

روى عن:...... زید بن أسلم، وسهل بن أبي صالح، وأبي حازم سلمة بن دینار، وبکیر بن الأشج، وخالد الحذاء وشریك بن أبي نمر، وعاصم الأحول، و عمرو بن دینار قهرمان آل الزبیر، ومالك وأبي حنیفة، ویونس بن یزید، ویونس بن عبید وخلق.

---

[1] الشعب الایمان للبیهقی: ٣/ ٢٧. [2] المدخل الی السنن الکبری للبیهقی: ٤١٨.
[3] البعث والنشور للبیهقی: ٢٥٥. [4] الضعفاء والکبیر للعقیلی: ٢/ ١٩. [5] الضعفاء والمتروکین للجوزی: ١/ ٢٥٧. [6] الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٣/ ٥٠٩.
[7] تاریخ أسماء الثقات لابن شاهین: ص ١١٩. [8] تهذیب التهذیب لابن حجر: ٢/ ١٠١، ١٠٢. [9] المغنی فی الضعفاء للذهبی: ١/ ٣٢٤. [10] تقریب التهذیب لابن حجر: ص ٩٤.

روى عنه:...... الثوری، ومات قلبه وأبوداؤد الطيالسی، وعلی بن الحسن بن شقيق، وزيد بن الحباب، وشبابة بن سوار، وعبدالرحمن بن مهدی، وأبو بدر شجاع بن الوليد، ووكيع، ويحي بن يحي النيسابوری، ونعيم بن حماد الخزاعی وغيرهم.

یہ راوی ''مدلس'' ❶ کذاب، متروک اور منکر الحدیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ❷ مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❸ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام الجوزجانی نے فرمایا: ''اس پر مرجیہ ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے۔'' ❼ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: ''تركه وكيع، كان يدلس عن غياث بن ابراهيم، ولا يعرف صحيح حديثه من غيره'' ❽ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) کو کہتے ہوئے سنا، وہ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات نقل کرتا ہے اس لیے اس سے حجت پکڑنا حلال نہیں ہے۔ ❿ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث ہے، قوی نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور یہ قابل حجت نہیں ہے۔ ⓫ امام ابن الجوزی نے اس

---

❶ الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٦. ❷ تاريخ يحي بن معين: ١/ ١٨٦. ❸ تاريخ يحي بن معين: ١/ ٢٦٢. ❹ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: ص ٦٦. ❺ سنن الدارقطنی: ١/ ٣٥١. ❻ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٢٨٩. ❼ احوال الرجال للجوزجانی: ص ٢٠٩. ❽ كتاب الضعفاء للبخاری: ص ٣٩. ❾ المعرفة والتاريخ للفسوی: ٣/ ١٤٧. ❿ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٨٨. ⓫ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٣٦٥.

کا ذکر "الضعفا والمتروکین" میں کیا ہے۔ (1) امام الساجی نے فرمایا: امام وکیع نے اسے چھوڑ دیا تھا، وہ تدلیس کرتا تھا۔ (2) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (3) امام ابن عدی نے فرمایا: "لـه حديث كثير وأصناف فيها مسند ومنقطع وعندى أنه يغلط، ولا يتعمد الكذب" (4) امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (5) امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ (6) امام ذہبی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ (7) امام بیہقی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ (8) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، اور امام ابن ابی خیثمہ نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ (9) امام محمد بن سعد نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا، امام حاکم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، امام ابوداود نے فرمایا: وہ ضعیف، کوئی چیز نہیں ہے، امام الجارود وغیرہ نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (10) امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے، اور کذاب راویوں سے تدلیس کرتا تھا، امام یحییٰ بن معین نے اسے کذاب کہا ہے۔ (11) طاہر بن علی نے کہا: جمہور محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو کذاب کہا ہے اور کذاب راویوں سے تدلیس کرتا تھا۔ (12)

---

(1) الضعفاء والمتروكين لابن الجوزى: ١/ ٢٤٣. (2) تعليقات الدارقطني: ص ٩٢. (3) الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ٢٥. (4) الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٥٠٣. (5) كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦١٤. (6) الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ٨٤. (7) الكاشف للذهبى: ١/ ٢٠١. (8) السنن الكبرىٰ للبيهقى: ٢/ ١٥٧، ١٦١. (9) الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ٨٤. (10) تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٤٩. (11) تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٨٧. (12) تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٥٣.

(٣٩) د ق: خالد بن عمرو بن محمد بن عبدالله بن سعيد بن العاص الأموي السعيدي أبو سعيد الكوفي:

روى عن:...... يونس بن أبي إسحاق، والثورى ومالك بن مفول، وشعبة، وسفيان، والليث بن سعد، وهشام الدستوائی وغيرهم.

روى عنه:...... ابراهيم بن موسى الرازى، والحسن بن على الخلال، وشهاب بن عباد، ويوسف بن عدى، ومنجاب بن الحارث، وسليمان بن داود بن ثابت الواسطى، وأبو نعيم الحلبى، وأبوكريب، وأحمد بن منصور الرمادى وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کرنے میں منفرد تھا، اس سے حجت پکڑنا حلال نہیں۔ ❹ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف، منکر الحدیث ہے۔ ❻ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ واہی الحدیث تھا، اس کی حدیث چھوڑ دو۔ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن عدی نے فرمایا: "له غير ما ذكرت من الحديث عمن يحدث عنهم وكلها أو عامتها موضوعة، وهو بين الأمر

---

❶ كتاب الضعفاء للبخارى: ص٣٨. ❷ تاريخ يحيىٰ بن معين: ١/ ٣٧٥. ❸ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٧٩. ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٨٣. ❺ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١٠. ❻ السنن الكبرى للبيهقى: ١/ ٤٢٥. ❼ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤٤٦، ٦٩٢. ❽ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ٢٤٩.

فی الضعفاء" ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ شیخ منکر الحدیث ہے، ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت کردہ حدیثیں باطل ہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، ضعیف ہے۔ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ ❸ امام الساجی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام صالح بن محمد نے فرمایا: وہ جھوٹی روایت گھڑتا تھا۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "رماه ابن معين بالكذب ونسبه صالح جزرة وغيره الى الوضع" ❻

حرف (ر)

(۴۰) ت ق: رشدين بن سعد بن مفلح بن هلال المهري أبو الحجاج المصري وهو رشدين بن أبي رشدين:

روى عن:...... زبان بن فائد، وأبي هانئ حميد بن هانئ، وعبدالرحمن بن أبي زياد بن أنعم، والأوزاعى، وعمرو بن الحارث، ومعاويه بن صالح، والضحاك بن شرحبيل، وقرة بن حيويل، ويونس بن يزيد، و عقيل بن خالد وغيرهم.

روى عنه:...... بقية، وهو من أقرانه، وابن المبارك ومروان بن محمد، وابنه عبدالقاهر بن رشدين، وقمرة بن ربيعة، وأبوكريب، وهشام بن عمار كتابة، وقتيبة، وعيسى بن حماد زغبة، وعيسى بن

---

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٤٦١ . ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٣٤٠ . ❸ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: ص ١٩٩ . ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٦٧ . ❺ الكاشف للذهبى: ١/ ٢٠٦ . ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٨٩.

ابراهيم وجماعة .

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❷ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "فضعفه، وقدم ابن لهيعة عليه" امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام ابن نمیر نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے اور اس میں غفلت ہے، اور اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، حدیث میں ضعیف ہے، امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❹ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❼ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن عدی نے فرمایا: "وعامة أحاديثه عمن يرويه عنه ما أقل فيها ما يتابعه أحد عليه، وهو مع ضعفه يكتب حديثه" ❿ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: أضعف، وأضعف ⓫ امام ابوزرعہ نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓬ امام الجوزجانی نے

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٩٢ . ❷ سوالات ابن الجنيد ليحي بن معين: ص ١٠٠ . ❸ طبقات ابن سعد: ٧/ ٥٠٨ . ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ٤٦٤ . ❺ كتاب الضعفاء للبخارى: ص ٤٣ . ❻ الضعفاء والمترروكين للجوزى: ١/ ٢٨٤ . ❼ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: ص ٢٠٩ . ❽ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ٦٦ . ❾ السنن الكبرى للبيهقى: ٨/ ٢٣٨ . ❿ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٤/ ٨٥ . ⓫ المعرفة والتاريخ للفسوى: ٣/ ١٦٤ . ⓬ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ١٦٤ .

فرمایا: "مشاكل له ، عنده معا ضيل و مناكير كثيرة" ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان ممن يجيب فى كل ما يسأل ويقرأ كلما دفع اليه سواء كان ذلك حديثه من أو من غير حديثه ، ويقلب المناكير فى أخباره على مستقيم حديثه "❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کرنے کے بعد فرمایا: کہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: "أرجوان يكون ثقة ، أو صالح الحديث"❸ امام نسائی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام ابوداود نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: وہ نیک، عبادت گزار، بُرے حافظے والا تھا، اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❻

حرف (س)

(۴۱) ت: سليمان بن سفيان التيمي أبوسفيان المدني مولى آل طلحة بن عبيدالله:

روى عن:...... بلال بن يحي بن طلحة بن عبيدالله ، وعبدالله بن دينار .

روى عنه:...... سليمان التيمي ، وابنه معتمر بن سليمان ، وأبوداؤد الطيالسي .

یہ راوی متروک، منکر الحدیث، ضعیف اور کوئی چیز نہیں ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:
امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❼ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر

❶ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۵۶ . ❷ كتاب المجروحين لابن حبان : ۱/ ۳۰۳ . ❸ التاريخ الثقات لابن شاهين، ص : ۱۲۹ . ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر : ۲/ ۱۶۵ . ❺ ميزان الاعتدال للذهبى : ۲/ ۴۹ . ❻ تقريب التهذيب لابن حجر ، ص : ۱۰۳ . ❼ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ۲۹۴ .

الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❷ مزید فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن عدی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے، اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽ اور امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن المدینی نے فرمایا: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں امام الدولأبي نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے، امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ ❿ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: "راوی عن عبداللّٰه بن دينار ثلاثة أحاديث كلها يعنى مناكير، واذا رروى المجهول المنكر عن المعروضين فهو كذا، كلمة لم اتقنها عنه" ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: اس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ⓬ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ⓭

---

❶ كتاب الضعفاء للبخارى: ص١٤٣ . ❷ سوالات ابن الجنيد ليحي بن معين: ص ١٠٣ . ❸ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١٣٥ . ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ٢٠ . ❺ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٤/ ٢٦٥ . ❻ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ١١٦ . ❼ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: ص ٢٢٧ . ❽ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١٣٥ . ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ٩٧ . ❿ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٤٠٦ . ⓫ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٥١٢ . ⓬ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٤٣٨ . ⓭ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٣٣ .

(۴۲) ق: سلام بن سليمان بن سوار الثقفي مولاهم، أبو العباس المدائني الضرير ابن أخي شبابة:

روى عن:...... عيسى بن طهان، وكثير بن سليم، وابن أبي ذئب، وأبي عمرو بن العلاء واسرائيل بن يونس، وسلام الطويل، وشعبة وجماعة.

روى عنه:...... سليمان بن عبدالرحمن الدمشقى، وأحمد بن أبي الحوارى، وهشام بن عمار، ويزيد بن حمد بن عبدالصمد، وعثمان بن سعيد الدارمى، وأبو حاتم الرازى، وعبدالله بن روح المدائنى، ومحمد بن عيسى بن حبان، واسماعيل بن سمويه، وعدة.

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: اس کی ابی عمرو بن العلاء سے روایت کردہ احادیث میں متابعت نہیں کی گئی، جب منفرد ہو تو اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ❷ امام عقیلی نے فرمایا: "فی حديثه عن الثقات مناكير" ❸ امام ابن عدی نے فرمایا: وہ میرے نزدیک منکر الحدیث ہے۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: "هالك" ❺ امام ابن الجوزی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❻ امام الحاکم ابوعبداللہ نے فرمایا: اس نے حمید الطّویل اور ابی عمرو بن العلاء اور ثور بن یزید سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❼ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٢٤٠. ❷ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣٤٢. ❸ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١٦١. ❹ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٤/ ٣٢٣. ❺ المحلى لابن حزم: ٨/ ٧. ❻ العلل المتناهية للجوزى: ٢/ ٣٠٦. ❼ المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ١٤٤. ❽ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٤٢٢.

امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❶

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔ ❸

(۴۳) ٤ :سعيد بن بشير الأزدي، ويقال البصري مولاهم أبو عبدالرحمن:

روی عن:...... قتاده، والزهری، وعمرو بن دينار، وعبيدالله بن عمرو، وعبدالعزيز بن صهيب، والأعمش، وأبي الزبير، ومطر الوراق، وجماعة.

روی عنه:...... بقية، وأسد بن موسى، ورواد بن الجراح، وبكر بن مضر، وابن عيينة، وعبدالرزاق، ووكيع، ومروان بن محمد، وهشيم، وعمر بن عبدالواحد، والوليد بن مسلم، ومحمد بن بكار بن الريان، ومحمد بن خالد بن عثمة، ومحمد بن شعيب بن شابور، وأبو مسهر، و أبو الجماهر محمد بن عثمان التنوخی، وعبدالله بن يوسف التنيسی وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: "يتكلمون فی حفظه وهو يحتمل" ❹

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❻ مزید فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❼ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔ ❽ امام دارقطنی نے

---

❶ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ۲/ ٦. ❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱٤۱.

❸ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲٥۹. ❹ كتاب الضعفاء للبخاری: ص ٤٥.

❺ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ۲۹٤. ❻ تاريخ يحي بن معين: ۲/ ۷٤.

❼ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: ص ٥٠. ❽ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: ص۱٥۷.

فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ (1) امام ابومسہر نے فرمایا: وہ ضعیف منکر الحدیث تھا۔ (2) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ (3) امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ (4) امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔ (5) امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔ (6) امام ابن شاہین نے فرمایا: "انه مامون" (7) امام شعبہ نے فرمایا: "صدوق اللسان" امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: وہ حافظ تھا، امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے حدیث روایت کرتے تھے، پھر اس کو ترک کر دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "يضعف امره" امام ابن نمیر نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، اور کوئی چیز نہیں ہے، حدیث میں قوی نہیں، اس نے قتادہ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں، امام دحیم نے فرمایا: "يوثقونه، وكان حافظا، وقال أبو زرعة المدمشقى، رايت أبا مسهر، يحدثنا عن سعيد بن بشير، ورأيته عنده موضعا للحديث" امام ابوزرعہ نے فرمایا: "محله الصدق شيخ يكتب حديثه، حدثنا عبدالرحمن قال: وسمعت أبي ينكر على من أدخله فى كتاب الضعفاء، وقال يحول منه. (8) امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (9) امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ردی الحفظ، فاحش الخطاء تھا اور قتادہ سے روایت کردہ روایات میں اس کی مطابقت نہیں کی گئی۔ (10) امام عقیلی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد کہتے ہیں: امام سعید بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ رات کو سانپ اکٹھا کرنے والا تھا۔ (11) امام ابن عدی نے

---

(1) سنن الدارقطنى: ١/ ١٣٥. (2) المعرفة والتاريخ للفسوى: ٢/ ٧٥. (3) الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ٩٨. (4) الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ٣١٤. (5) المحلى لابن حزم: ١١/ ١٢٣. (6) معرفة السنن والآثار للبيهقى: ١/ ٢١٨. (7) التاريخ الثقات لابن شاهين: ص ١٤٣. (8) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٦، ٧. (9) كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦١٩. (10) كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣١٩. (11) الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١٠٠.

فرمایا: ”لـه عـنـد اهل دمشق تصانيف ولا أرى بما يررويه باسا ولعله يهم فـى الشـىء بـعـد الشـىء ويـغـلـط والغالب على حديثه الاستقامة، و الغالب عليه، الصدق“ ❶ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے، امام الساجی نے فرمایا: اس نے قتادہ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، امام ابوداود نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام ابوبکر البز ار نے فرمایا: وہ میرے نزدیک نیک ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ علامہ البانی نے فرمایا: راوی سعید بن بشیر ضعیف ہے۔ ❺

(۴۴) ت: سـعـيـد بـن زربي الخراعي البصري العباداني أبو معاوية ويقال أبو عبيدة وهو الصحيح:

روى عن:...... الـحـسـن، وابـن سيـريـن، وقتادة، و ثابت البنانى، وعاصم الأحول وغيرهم.

روى عنه:...... فـلـيـح بـن سليمان، ويزيد بن هارون، ويونس بن محمد المؤدب، ومصعب بن المقدام، ومحمد بن الحسن الأسدى، وعلى بن الجعد، وبشر بن الوليد الكندى وغيرهم.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کسی کام کی نہیں، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: ”ضعیف الحدیث، منکر الحدیث، ”عـنده عجائب من المناكير“ ❻ امام یعقوب بن

---

❶ الـكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٤/ ٤٢٢. ❷ الـمغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٣٩٧. ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٢٩٢. ❹ تـقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٢٠. ❺ سـلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانى: ٤/ ٢٠٧، ح ١٧١٧.
❻ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٢٣.

سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (1) امام المحد ثین امام بخاری نے فرمایا: ''صاحب عجائب'' (2) امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک (3) اور ضعیف ہے۔ (4) امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (5) امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ (6) امام ابن حبان نے فرمایا: یہ قلتِ روایات کے باوجود ثقہ راویوں سے موضوع ومن گھڑت روایات نقل کرتا تھا۔ (7) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ''ضعفاء والکذابین'' میں کیا ہے۔ (8) امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ''ضعفاء والمتروکین'' میں کیا ہے۔ (9) امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کوضعیف کہا ہے۔ (10) امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ (11) امام عقیلی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ (12) امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ (13) امام ابن عدی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ (14) امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: یہ سخت منکر الحدیث ہے۔ (15) علامہ البانی نے فرمایا: راوی سعید بن زربی منکر الحدیث ہے، جیسا کہ حافظ (ابن حجر) نے ''تقریب'' میں کہا ہے۔ (16)

(۴۵) بخ ت ق: سعيد بن المرزبان العبسي أبو سعد البقال الكوفي الأعور مولى حذيفة:

روى عن:...... أنس، وأبي وائل، وأبي عمرو الشيباني، و عكرمة،

---

(1) المعرفة والتاريخ للفسوى: ٣/ ٢٨. (2) التاريخ الكبير للبخارى: ٣/ ٣٩٠. (3) الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (٢٧٢) (4) السنن الدارقطنى: ١/ ٢٤٤. (5) السنن الكبرى للبيهقى: ١/ ٣٨٣. (6) الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٩٥. (7) كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣١٨. (8) الضعفاء والكذابين لابن شاهين (٣٤٧) (9) الضعفاء والمتروكين للجوزى: ١/ ٣١٨. (10) الكاشف للذهبى: ١/ ٢٨٥. (11) تحرير تقريب التهذيب: ٢/ ٢٨. (12) الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١٠٦. (13) المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٤٠٢. (14) الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٤/ ٤٠٦. (15) تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٣٠٢. (16) سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى: ٢/ ٤٠٢، ح ٧٧١.

وأبي سلمة بن عبدالرحمن، ومحمد بن أبي موسى.

روى عنه:...... الأعمش وهو من أقرانه، وشعبة، والسفيانان، وأبوبكر بن عياش، وعقبة بن خالد السكوني، وهشيم، ويزيد بن هارون، ويعلى بن عبيد، وعبيدالله بن موسى وغيرهم.

یہ راوی مدلس ❶ اور ضعیف، متروک، منکر الحدیث، نا قابل حجت ہے، اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے: امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام بیہقی نے فرمایا: یہ قابل حجت نہیں۔ ❸ اور اہل علم (محدثین) نے اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ بہت زیادہ وہم کرنے والا اور فاحش الخطاء ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❼ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ اور کچھ چیز نہیں ہے۔ ❾ "وقال أحمد بن حنبل: ما رأيت سفيان بن عيينة أملى علينا الا حديثًا واحدًا من حديث أبي سعد البقال قلت: لم، قال: لضعف أبي سعد عنده" امام ابوحفص عمرو بن علی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام عبدالرحمٰن نے امام ابوزرعہ سے اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور اور مدلس ہے، میں نے کہا، وہ سچا ہے، آپ نے فرمایا: ہاں وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا، امام

---

❶ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٦. ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٩٤. ❸ السنن الكبرى للبيهقى: ٨/ ١٠٢. ❹ معرفة السنن الآثار للبيهقى: ٦/ ٢٣٦. ❺ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣١٧. ❻ المعرفة والتاريخ للفسوى: ٣/ ١٦٠. ❼ موسوعة اقوال الدارقطنى: ١/ ٢٨٧. ❽ سوالات ابن الجنيد ليحي بن معين: (٣٥١) ❾ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ٣٤.

حفص بن غیاث نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابوزرعہ رازی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❹ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے فرمایا: "هو جملة الضعفاء الذين يجمع حديثهم، ولا يترك" ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❼ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، امام العجلی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: وہ مشہور قابل حجت نہیں۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف مدلس ہے۔ ❿ علامہ البانی نے فرمایا: راوی سعید بن مرزبان ضعیف مدلس ہے۔ ⓫

حرف (ص)

(۴۶) ت: صالح بن بشير بن وادع بن أبي بن أبي الأقعس أبو بشر البصري القاص المعروف بالمري:

روى عن:...... الحسن، وابن سيرين، وقتادة، وهشام بن حسان، وسعيد الجريرى، وأبي عمران الجونى وغيرهم.

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٦١، ٦٢. ❷ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ١١٥. ❸ الضعفاء والمتروكين لابن جوزى: ١/ ٣٢٥. ❹ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٢٢. ❺ الكاشف للذهبى: ١/ ٢٩٥. ❻ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٤/ ٤٣٦. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٤٣) ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٣٣٣. ❾ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٤١٣. ❿ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٢٥. ⓫ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانى: ٤/ ٣٥٨، ح ١٨٨١.

روى عنه:...... سيار بن حاتم، وأبو ابراهيم الترجمانی، وأبو النفر، ويونس بن محمد، والهيثم بن الربيع، ومسلم بن ابراهيم، وعفان، وعبدالواحد بن غياث، وعبيدالله العيشی، ويحي بن يحي النيسابوری، وطالوت بن عباد وغيرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام علی بن المدینی نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، ضعیف ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ نیک انسان تھا، مگر ضعیف الحدیث ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا تھا، اس لیے ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔ ❻ امام عقیلی نے س کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❽ امام بیہقی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ❾ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابو زرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓫ امام ابن عدی نے فرمایا: "صالح المری من اهل البصرة وهو رجل قاص حسن الصوت وعامة احاديث منكرات تنكرها

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاری: ص ٥٥. ❷ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: ص ٥٦. ❸ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٢٩٤. ❹ احوال الرجال للجوزجانی: ص ١٢٠. ❺ سوالات أبو عبدالرحمن السلمی للدارقطنی: (١٧٠) ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣٧٢. ❼ الضعفاء الكبير للعقيلی: ٢/ ١٩٩. ❽ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ٢/ ٤٦. ❾ السنن الكبرى للبيهقی: ٣/ ٦٦. ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٩٥) ⓫ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٢٦.

الائمة عليه وليس هو بصاحب حديث وانما أتى من قلة معرفته بالأسانيد والمتون، وعندى انه مع هذا لا يتعمد الكذب، بل يغلط شيئا. ❶

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❷ پھر امام ابن معین نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ قصہ گو ہے، حدیث میں معروف نہیں، اور نہ صاحب حدیث ہے، امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ سخت منکر الحدیث ہے، اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، اور وہ نیک آدمی ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، اس کی حدیث (شواہد ومتابعات) میں لکھی جائے، اور حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ❸ امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ ❹ امام ذہبی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ مزید فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ علامہ البانی نے فرمایا: راوی صالح المری ضعیف ہے۔ ❽

(۴۷) ت س ق: صدقة بن عبدالله السمين، أبو معاوية، ويقال أبو محمد الدمشقي:

روى عن:...... زيد بن واقد، وابراهيم بن مرة، ونصر بن علقمة، وموسى بن يسار، وزهير بن محمد، وابن جريج، وسعيد بن أبي عروبة، وموسى بن عقبة، وهشام بن عروة، و الأوزاعي وجماعة.

---

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٥/ ٩٨. ❷ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ٨٤.
❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٣٦٠. ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٥٢٦. ❺ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٤٧٨. ❻ الكاشف للذهبى: ٢/ ١٧.
❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٤٨. ❽ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانى: ٤/ ١٧٨، ح، ١٦٨٢.

روی عنه:...... إسماعيل بن عياش، وبقية، والوليد بن مسلم، ووكيع، وعمرو بن أبي سلمة، وعلى بن عياش، ومحمد بن يوسف الفريابى وغيره.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ (1) امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ (2) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، کچھ چیز نہیں۔ (3) امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (4) امام جوزجانی نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور ہے۔ (5) امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راوی سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا، اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ (6) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (7) امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (8) امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: "كان شاميًا قدريًا لينًا" امام ابن نمیر نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام ابوحاتم نے فرمایا: "محله الصدق، وأنكر عليه رأى القدر فقط" (9) امام ابوزرعہ الدمشقی نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث اور ضعیف ہے۔ (10) امام احمد بن حنبل نے نے فرمایا: اس نے جو مرفوع حدیث بیان کی ہیں، وہ منکر ہیں، اور وہ سخت ضعیف ہے۔ (11) مزید فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، یہ حدیث میں ضعیف ہے، اس کی حدیثیں منکر ہیں، میں اس کی حدیث روایت

---

(1) كتاب الضعفاء للبخارى: ص ٥٦. (2) الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٢٩٤. (3) سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٣٨٤) (4) الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: ص ٢٥١. (5) احوال الرجال للجوزجانى: ص ١٥٩. (6) كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣٧٤. (7) الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ٢٠٧. (8) الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ٥٤. (9) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٣٩٨. (10) تاريخ أبي زرعة الدمشقى: ص ١٧٩. (11) كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٢/ ٢٠.

نہیں کرتا۔ ❶ امام بیہقی نے فرمایا: (یہ) ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الثقات" ❸ اور "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❹ لہٰذا امام ابن شاہین کا قول ساقط ہو گیا۔ امام ابن عدی نے فرمایا: "وأحاديث صدقة منها ما توبع عليه وأكثر، مما لا يتابع عليه وهو الى الضعف أقرب منه الى الصدق" ❺ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام مسلم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❽ استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❾ علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: راوی صدقہ بن عبداللہ ضعیف ہے۔ ❿

حرف (ض)

(۴۸) عخ: ضرار بن صرد التيمى أبو نعيم الطحان الكوفي:

روى عن:...... ابن أبي حازم، والدراوردي، وعلى بن هاشم بن البريد، وحفص بن غياث، وابن عيينة، وابراهيم بن سعد، وصفوان بن أبي الصهباء التيمى، وعبدالله بن وهب، وهشيم وغيرهم.

روى عنه:...... البخارى فى كتاب خلق أفعال العباد، وأبوبكر بن أبي خيثمة، وحميد بن الربيع، وأبوزرعة، وأبوحاتم، وأبو قدامة

---

❶ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٥٥١. ❷ السنن الكبرى للبيهقى: ٤/ ١٢٦. ❸ أسماء الثقات لابن شاهين: (٥٥٣) ❹ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٠٦) ❺ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٥/ ١١٨. ❻ الكاشف للذهبى: ٢/ ٢٥. ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٥٦. ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢/ ٥٤٧. ❾ حاشيه كتاب الضعفاء للبخارى: ص ٥٦. ❿ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانى: ٤/ ١٨٤، ح ١٦٨٨.

السرخسی ، ومحمد بن یوسف البیکندی ، ومحمد بن عبداللّٰه الحضرمی ، ومحمد بن عثمان بن أبي شيبة ، وحنبل بن إسحاق ، واسماعيل بن سمويه ، وعلى بن عبدالعزيز وغيرهم .

یہ راوی متروک الحدیث، ضعیف اور نا قابل حجت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب اور حدیث چور تھا۔ ❷ اور اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❸ امام یحییٰ نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، پس یہ ثقہ نہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكون" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان فقيها عالمًا بالفرائض الا أنه يروى المقلوبات عن الثقات ، حتى اذا سمعها السامع شهد عليه بالجرح والوهن . ❽

امام ابو حاتم نے فرمایا: "ضرار بن صرد صاحب قرآن ، وفرائض صدوق يكتب حديثه ، ولا يحتج به" ❾ امام ابن عدی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: "هو من المعروفين بالكوفة وله أحاديث كثيرة ، وهو فى جملة من ينسب الى التشيع بالكوفة" ❿ امام عقیلی نے اس

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ٢٢٢ . ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣١٤) ❸ سوالات ابن الجنيد ليحي بن معين: (٢٣٢) ❹ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣١٤) ❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٣٠١) ❻ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٦٠ . ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣١٤) ❽ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣٨٠ . ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٤٣٦ . ❿ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٥/ ١٦١ .

کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام حسن بن محمد نے فرمایا: اس کو محدثین نے چھوڑ دیا تھا اور امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام الساجی نے فرمایا: اس کی روایتیں منکر ہیں۔ ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”صدوق له أوهام وخطاء، ورمی بالتشيع، وكان عارفًا بالفرائض“ امام ابن حجر عسقلانی کے اس قول کا رد کرتے ہوئے الدکتور بشار عواد معروف اور الشیخ شعیب الارنووط لکھتے ہیں: ”بل: ضعيف جدًا، فقد قال البخاری والنسائی والحسين بن محمد بن زياد متروك الحديث، وضعفه يحي بن معين، وابن قانع، والدارقطنی، وأبو احمد الحاكم، وأبو العرب“ ❺ علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ راوی ضعیف ہے۔ ❻

حرف (ط)

(۴۹) ق: طلحة بن زيد القرشي أبو مسكين، و يقال أبو محمد الرقی، قيل أصله دمشقی:

روى عن:...... ثور بن يزيد الكلاعی، وجعفر الصادق، والأوزاعی، وهشام بن عروة وراشد وغيرهم.

روى عنه:...... عبدالله بن عثمان بن عطاء الخراسانی، و عيسىٰ بن موسى غنجار، والمعافى بن عمران الموصلی، واسماعيل بن

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلی: ۲/ ۲۲۲. ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ۲۹٤.
❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲/ ۵۷٤. ❹ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ٤۹٦.
❺ تحرير تقريب التهذيب: ۲/ ۱۵۰. ❻ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانی: ۳/ ۵۰۸، ح ۱۳۳۵.

عياش، وبقية بن الوليد وهما من أقرانه، و أحمد بن يونس، وشيبان بن فروخ وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور کذاب ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سخت منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام ابونعیم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❺ امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكون" میں کیا ہے۔ ❻ امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❽ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ ❿ امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓫ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، موضوع حدیثیں گھڑتا تھا، امام صالح بن محمد نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔ امام البرقانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام الساجی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ⓬ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ⓭ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے، امام احمد بن حنبل، امام عقیلی، اور امام ابوداود نے فرمایا: یہ موضوع

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاري: ص ٥٦ . ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٥٤ . ❸ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٣٨٣ . ❹ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: ص ٩٦ . ❺ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ١١٤ . ❻ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٣٠٤) ❼ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ٤٥٣ . ❽ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٦٤ . ❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ٢٢٥ . ❿ الكامل في الضعفاء الرجال لابن عدي: ٥/ ١٧٩ . ⓫ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٢٨ . ⓬ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ١٤ . ⓭ المغني في الضعفاء للذهبي: ١/ ٥٠١ .

حدیثیں گھڑتا تھا۔ ❶

حرف (ع)

(۵۰) بخ م ٤ :علـى بـن زيد بن عبدالله بن أبي مليكة واسمه زهير بن عبدالله بـن جـدعان بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة التيمي، أبو الحسن البصري أصله من مكة:

روى عن:...... أنـس بـن مـالك، وسعيد بن المسيب، و أبي عثمان الـنهدى، وأبي نـضرة الـعبدى، وأبـي رافـع، والحسن البصري، وإسـحـاق بن عبدالله بن الحارث بن نوفل، وأنس بن حكيم، وأوس بـن خـالد، وسلمة بن محمد بن عمار بن ياسر، وعبدالرحمن بن أبي بكرة، وعدى بن ثابت، وابن المنكدر، ويوسف بن مهران وطائفة.

روى عنه:...... قتادة ومـات قلبه، والحمادان، وزائدة، وزهير بن مـرزوق، والسفيانان، وسفيان بن حسين، و شعبة، وهمام بن يحي، ومبـارك بـن فـضالة، وابن عون، وعبدالوارث بن سعيد، وجعفر بن سليمان، وهشيم، ومعتمر بن سليمان، وابن علية وآخرون.

یہ راوی، بُرے حافظے والا، نا قابل حجت اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں ❷ اور قوی نہیں۔ ❸ نیز فرمایا: وہ حافظ نہیں، ضعیف ہے۔ ❹ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ میرے نزدیک ضعیف ہے۔ ❺ امام

❶ تـقـريـب التهـذيـب لابن حجر: ص ١٥٧ . ❷ تـاريـخ يـحـي بن معين: ٢/ ٢٦٣ .
❸ تـاريـخ عثمان بن سعيد الدارمي: (٤٧٢) ❹ سـوالات ابـن الجنيد ليحيى بن معين: (٢٢٨، ٧٨٥) ❺ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: (٢١)

دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [1] امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [2] امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [3] امام ابن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ [4] امام جوزجانی نے فرمایا: وہ واہی الحدیث، ضعیف ہے اور اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ [5] امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعت میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، اور وہ شیعہ تھا، اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ [6] امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: کہ امام حماد بن زید نے فرمایا: وہ حدیث کو بدل دیتا تھا اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "یم یقنع به" [7] امام ابن حبان نے فرمایا: اس کو وہم ہو جاتا ہے، اور اس کی روایت میں خطائیں زیادہ ہیں اپنے مشائخ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں پس یہ ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے اور قابل حجت نہیں۔ [8] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ نہیں۔ [9] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں اور امام ابن عدی نے فرمایا: "وكان يغالى فى التشيع فى جملة اهل البصرة ومع ضعفه يكتب حديثه." [10] امام بیہقی نے فرمایا: اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں۔ [11] امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ [12] امام ابن خزیمہ نے فرمایا: بُرے حافظہ کی وجہ سے قابل حجت نہیں امام حاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قابل اعتماد نہیں۔ [13] امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے امام یزید بن زریع نے

---

[1] سنن الدارقطني: ١/ ٧٧. [2] السنن الصغرى للنسائي: ٧/ ٢٩. [3] المحلى لابن حزم: ٧/ ٢٣٤. [4] طبقات ابن سعد: ٧/ ٢٧١. [5] احوال الرجال للجوزجاني: (١٨٥) [6] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٢٤١. [7] الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٢٣٠، ٢٣١. [8] كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٠٣. [9] كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٠٤. [10] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٦/ ٣٣٥، ٣٤٤. [11] السنن الكبرى للبيهقى: ١/ ١٦٤. [12] الضعفاء والمتروكين لابن الجوزى: ٢/ ١٩٣. [13] تهذيب التهذيب: ٤/ ٢٠٣، ٢٠٤.

فرمایا: وہ رافضی تھا امام بخاری نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں۔ ❶ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ نیز علی بن زید راوی اختلاط کا شکار ہوگیا تھا۔ ❹

(۵۱) ت ق: عبداللّٰہ بن جعفر بن نجیح السعدي مولاهم أبو جعفر المديني والد علی بن المدینی سکن البصرة:

روی عن:...... عبداللّٰہ بن دینار، والعلاء بن عبدالرحمن، وأبي حازم، وأبي الزناد، وابراهيم بن اسماعيل بن مجمع، وزيد بن أسلم، وثور بن زيد، وسهيل بن أبي صالح، وموسى بن عقبة، وابن عجلان وغيرهم.

روی عنه:...... ابنه علی، واسماعيل بن جعفر بن أبي كثير، وهو من أقرانه، وبشر بن معاذ العقدی، وعلی بن الجعد، وعلی بن حجر، وقتيبة بن سعيد، وأبو كامل الجحدری، ويحي بن أيوب المقابری وجماعة.

یہ راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❺ امام جوزجانی نے فرمایا: واہی الحدیث ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: اس نے کثرت کے ساتھ منکر روایتیں بیان کی ہیں۔ ❼ امام ابونعیم نے فرمایا: اس نے سہیل اور عبداللہ بن دینار سے منکر روایتیں روایت کی ہیں، ان کے بیٹے امام علی بن المدینی نے اس پر کلام (جرح) کی ہے۔ ❽ امام المحدثین امام بخاری

---

❶ ميزان الاعتدال للذهبی: ۳/ ۱۲۷، ۱۲۸. ❷ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲/ ۸۵. ❸ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲٤٦. ❹ نهاية الاغتباط: ص ۲٦٤. ❺ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ۲۹۵. ❻ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۱۰. ❼ الضعفاء والمتروكون الدارقطنی: (۳۱٤) ❽ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (۱۰۵)

نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❶ امام وکیع (بن جراح) نے فرمایا: "أجز علیہ" ❷ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: اس پر امام یحییٰ بن معین نے جرح کی ہے۔ ❸ امام ساجی نے فرمایا: وہ حدیث میں سخت ضعیف ہے۔ ❹ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ سخت منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے، اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اس کی حدیث لکھی جائے (متابعت میں) اور قابل حجت نہیں ہے۔ امام عمرو بن علی نے فرمایا: ضعیف الحدیث ہے۔ ❺ امام ترمذی نے فرمایا: ضعیف ہے اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❻ امام ابن عدی نے فرمایا: وعامة حديثة عمن يروى عنهم لا يتابعة أُحد عليه، وهو مع ضعفة (ممن) يكتب حديثة" ❼ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں اور احمد الحاکم نے فرمایا: اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔ ❽ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین متفق ہیں۔ ⓬

(۵۲) ت ق: عبداللّٰه بن سعيد بن أبي سعيد كيسان المقبري، أبو عباد الليثي مولاهم المدني:

روى عن:...... أبيه، وجده، وعبدالله بن أبي قتادة.

---

❶ كتاب الضعفاء للبخارى: (۱۸۳) ❷ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲/ ۵۲٦.
❸ التاريخ الصغير البخارى: ۲/ ۱۹۷. ❹ كتاب الضعفاء للساجى: ص ۱٤٤.
❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ۲۸. ❻ السنن الترمذى: (۳۲۷۰) ❼ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٥/ ۲۹۷. ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳/ ۱۱٦، ۱۱۷. ❾ الضعفاء والكبير للعقيلى: ۲/ ۲۳۹. ❿ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ۲/ ۱۱۸ ⓫ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱۷۰. ⓬ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ۱/ ۵۲۹.

روی عنه:...... حفص بن غياث، ومحمد بن جعفر بن أبي كثير، ومعارك بن عباد، وهشيم، ومهروان بن معاوية، وهب بن اسماعيل الأسدی، ومحمد بن فضيل، وعبدالرحمن بن محمد المحاربی، وصفوان بن عیسی، وأبو ضمرة وجماعة.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ 1 ضعیف ہے۔ 2 امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ 3 امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ضعیف ہے۔ 4 امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ 5 مزید فرمایا: ضعیف گیا گزرا ہے۔ 6 امام علی بن مدینی نے فرمایا: پس وہ کچھ چیز نہیں۔ 7 امام یحییٰ (بن سعید) اور امام عبدالرحمٰن (بن مہدی) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث، متروک الحدیث ہے، امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث، متروک الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: "هو ضعيف الحديث ليس يوقف منه على شیء" 8 امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اور امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: "واستبان فی كذبه فی مجلس" امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات کے مابین ضعف واضح ہے۔ 9 امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف

---

1 تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: (٥٩٥) 2 تاريخ يحي بن معين: ١/ ٦٠.
3 المعرفة والتاريخ الفسوی: ٣/ ١٥٧. 4 العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٣/ ٢٨٥.
5 الضعفاء والمتروكون للدارقطنی: (٣١٠) 6 العلل للدارقطنی: ١٠/ ٣٦٧.
7 سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: (١٨٣) 8 الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ٨٥. 9 الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٥/ ٢٦٩، ٢٧١۔

ہے۔ (1) امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ (2) امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا، اور امام ابوداود نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ (3) امام ابن حبان نے فرمایا: وہ حدیثوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا، اور حدیثوں میں اسے وہم ہوتا تھا۔ (4) امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (5) امام ابن حزم نے فرمایا: وہ کذاب مشہور ہے۔ (6) امام ترمذی نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کوضعیف کہا ہے۔ (7) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ (8) امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ (9) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (10) امام جوزجانی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ (11) امام ذہبی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔ (12) مزید فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے۔ (13) امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ (14) امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: حدیث میں گیا گزرا ہے، امام ابن البرقی اور امام الساجی وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (15)

(٥٣) بخ د ت ق :عبداللّٰہ بن محمد بن عقیل بن أبي طالب الھاشمی، أبو محمد المدنی:

روی عن:...... أبیه، وخالد محمد بن الحنفیة، وابن عمر، وأنس،

---

(1) السنن الکبری للبیھقی: ٢/ ١٠٠. (2) الضعفاء والمتروکین للنسائی: (٣٤٣).
(3) الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٢/ ٢٥٩. (4) کتاب المجروحین لابن حبان: ٢/ ٩.
(5) کتاب الضعفاء للبخاری: (١٨٦). (6) الاحکام لابن حزم: ٢/ ٧٨. (7) السنن الترمذی: (٢٦٩) (8) الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٢/ ٢٥٨. (9) الضعفاء والکذابین لابن شاھین: (٣٢١) (10) الضعفاء والمتروکین للجوزی: ٢/ ١٢٤. (11) احوال الرجال للجوزجانی: (٢٣٨) (12) میزان الاعتدال للذھبی: ٢/ ٤٢٩. (13) المغنی فی الضعفاء للذھبی: ١/ ٥٤٠. (14) تقریب التھذیب لابن حجر: ص ١٧٥. (15) تھذیب التھذیب لابن حجر: ٣/ ١٥٦.

وجابر، والربيع بنت معوذ، وعبدالله بن جعفر، وأبي سلمة بن عبدالرحمن، وحمزة بن صهيب، والطفيل بن أبي بن كعب، وسعيد بن المسيب وغيرهم.

روی عنه:...... محمد بن عجلان، وحماد بن سلمة، وشريك القاضی، والسفيانان، والقاسم بن عبدالواحد، وعبيدالله بن عمر الرقی، وابن جريج، وفليح بن سليمان ومعمر (بن راشد)، وجماعة.

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ ❶ مزید فرمایا: اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں۔ ❷ جرح وتعدیل کے امام علی بن مدینی نے فرمایا وہ ضعیف تھا۔ ❸ امام جوزجانی نے فرمایا: محدثین نے اس سے توقف کیا ہے اس کی عام روایات غریب ہیں۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان ردی الحفظ كان يحدث على التوهم، فيجیء بالخبر على غير سننه، فلما كثر ذلك فی أخباره وجب مجانية والاحتجاج بضدها"❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: میں نے امام مسلم بن الحجاج کو

---

❶ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: (٥٥٥) ❷ تاريخ يحي بن معين: ١/ ١٨٩.
❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: (٨١) ❹ احوال الرجال للجوزجانی: (٢٣٤) ❺ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٢٨) ❻ المحلی لابن حزم: ٢/ ١٩٧. ❼ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٣. ❽ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ٢/ ١٤٠.

کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے امام یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل آپ کو زیادہ پسند ہے یا عاصم بن عبیداللہ انہوں نے فرمایا: کہ میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں، مزید فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے، اور کہا کہ امام مالک اور امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: "لا یحمد حفظ ابن عقیل، کان ابن عقیل فی حفظة شیء فکرهت أن القیه" نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ تمام امر میں ضعیف ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: حدیث میں کمزور ہے، قوی نہیں، اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور وہ تمام بن نجیح راوی سے زیادہ پسند ہے۔ ❹ امام معاویہ (بن صالح) نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام ابن سعد نے فرمایا: وہ منکر الحدیث تھا، اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں، اور کثیر العلم تھا۔ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: سچا ہے، اور حدیث میں انتہائی ضعیف تھا، امام نسائی نے فرمایا: ضعیف ہے اور امام ابن خزیمہ نے فرمایا: بُرے حافظے کی وجہ سے قابل حجت نہیں۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: سچا ہے حدیث میں کمزور ہے اور آخری عمر میں حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ ❼ امام خطیب بغدادی نے فرمایا: وہ برے حافظے والا تھا۔ ❽

---

❶ صحیح ابن خزیمة: (۲۰۰۷) ❷ العلل للدارقطنی: ۱/ ۱۷۴، ۳/ ۲۲۲.
❸ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۲/ ۲۹۹. ❹ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۵/ ۱۸۸.
❺ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۵/ ۲۰۶. ❻ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۳/ ۲۵۹، ۲۶۰. ❼ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۱۸۸. ❽ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۳/ ۲۶۰.

(۵۴) تمييز: عبدالله بن واقد أبو قتادة الحراني مولى بني حمان، ويقال مولى بنى تميم، خراسانى:

روى عن:...... عكرمه بن عمار، وفائد أبي الورقاء، وشعبة، والثورى، وشريك، وسعيد بن أبي عروبة، وحرملة بن عمران، وابن جريج وغيرهم.

روى عنه:...... إسحاق بن راهوية، وابراهيم بن موسٰى، وأحمد بن سليمان، وأحمد بن ابراهيم الدروقى، على بن معبد بن شداد، وسعدان بن نصر وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا، منکر الحدیث ہے۔❶ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔❸ امام علی بن مدینی نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔❹ امام دارقطنی نے فرمایا: ضعیف ہے۔❺ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔❻ امام جوزجانی نے فرمایا: "غير مقنع لانه برك فلم ينبعث"❼ امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔❽ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے، اور امام السعدی نے فرمایا: متروک الحدیث ہے❾ امام ابونعیم نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔❿ امام ابوحاتم

---

❶ التاريخ الكبير للبخارى: ۵/ ۱۱۸. ❷ المعرفة والتاريخ للفسوى: ۳/ ۱۶۲.
❸ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ۲۹۵. ❹ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: (۲۳۹) ❺ العلل للدارقطنى: ۵/ ۹۹، ۱۰۰. ❻ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۳۲۹) ❼ احوال الرجال للجوزجانى: (۳۲۵) ❽ تاريخ يحي بن معين: ۲/ ۷۲.
❾ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ۵/ ۳۲۰. ❿ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (۱۱۹)

نے فرمایا: محدثین نے اس پر جرح کی ہے اور منکر الحدیث، حدیث میں گیا گزرا ہے، امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: ضعیف الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، اور امام ابن سعد نے فرمایا: "ولم يكن فى الحديث بذاك" امام صالح جزرۃ نے فرمایا: ضعیف ہے، امام ابوداود نے فرمایا: اہل حران (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ اور امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: "حديثه ليس بالقائم" ❷ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان من عباد الجزيرة فغفل عن الاتقان، وحدث على التوهم فوقع المناكر فى حديثه، فلا يجوز الاحتجاج بخبره. ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❺ امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: متروک، مختلط اور مدلس تھا۔ ❼ عبداللہ بن واقد ابو قتادہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ ❽ نیز مدلس تھا۔ ❾

(٥٥) بخ د ت ق: عبدالرحمن بن زياد بن أنعم بن ذري بن يحمد بن معديكرب بن أسلم بن منبه بن النمادة بن حيويل الشعباني أبو أيوب ويقال أبو خالد الأفريقي القاضي:

روى عن:...... أبيه، وأبي عبدالرحمن الحبلي، وعبدالرحمن بن رافع التنوخي، وزياد بن نعيم الحضرمي، وعبادة بن نسي، ودخين

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ٢٣٨. ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٢٩٢. ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ٣١٣. ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٩. ❺ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ١٤٥. ❻ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٥٧٦. ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٩٣. ❽ نهاية الاغتباط: ص ١٩٩. ❾ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ١٦١.

بن عامر الحجري وجماعة .

روى عنه:...... الثوري ، وابن لهيعة ، وابن المبارك ، وعيسىٰ بن يونس ، ومروان بن معاوية ، وابن ادريس ، وأبو أسامة ، ورشيد بن سعد ، ويعلى بن عبيد ، وجعفر بن عون ، وعبدالله بن يزيد المقرى وغيرهم .

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔ ❷ امام ترمذی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے، اور وہ اہل الحدیث (محدثین) کے نزدیک ضعیف ہے، اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❺ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف، نا قابل حجت ہے۔ ❻ امام علی بن مدینی نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی احادیث کا انکار کیا کہ معروف نہیں ہے۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا، اور ثقات سے ایسی حدیثیں بیان کرتا تھا، جو اُن کی حدیثوں میں سے نہیں۔ ❽ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❿

---

❶ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: (٤٧٤) ❷ كتاب الضعفاء للبخاري: (٤٣٧) ❸ السنن الترمذي: (٥٤، ١٩٩) ❹ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٩٦ . ❺ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٣٨٩ . ❻ السنن للدارقطني: ١/ ٣٧٩ . ❼ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (٢٢٠) ❽ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٥٠ . ❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ٣٣٢ . ❿ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٩٤ .

امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام احادیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ [1] امام جوزجانی نے فرمایا: "غیر معمور فی الحدیث ، وکان صادقًا خشنًا" [2] امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، نیز امام ابو حاتم اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [3] امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ [4] امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ہلاک کرنے والا تھا۔ [5] امام بیہقی نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں۔ [6] ضعیف ہے۔ [7] اور اکثر اہل علم (محدثین) نے فرمایا: اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں۔ [8] مزید فرمایا: اس کو امام یحییٰ بن سعید، امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔ [9] امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [10] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: منکر الحدیث ہے امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور حدیث میں کمزور ہے امام صالح بن محمد نے فرمایا: منکر الحدیث اور لیکن نیک آدمی تھا، امام ابن خزیمہ نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں، امام ساجی نے فرمایا: اس میں کمزوری ہے۔ [11] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے اور وہ نیک آدمی تھا۔ [12] امام ذہبی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [13] نیز عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی مدلس تھا۔ [14]

---

[1] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٥/ ٤٦٠ . [2] احوال الرجال للجوزجانى: (٢٧٠) [3] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ٢٩١ . [4] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٨٩) [5] المحلى لابن حزم: ٢/ ٣٢ . [6] السنن الكبرى للبيهقى: ٢/ ١٧٦ .
[7] السنن الكبرى للبيهقى: ١٠/ ٣٤٤ . [8] الشعب الايمان للبيهقى: ٦/ ١٥٩ .
[9] معرفة السنن والآثار للبيهقى: ٢/ ٦٥ . [10] المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٦٠١ .
[11] تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٣٦١، ٣٦٢ . [12] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٠٢
[13] الكاشف للذهبى: ٢/ ١٤٦ . [14] الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ١٦٢ .

(٥٦) ت ق: عبدالرحمن بن زيد بن أسلم العدوي مولاهم المدني:

روى عن:...... أبيه، وابن المنكدر، وصفوان بن سليم، وأبي حازم سلمة بن دينار.

روى عنه:...... ابن وهب، وعبدالرزاق، ووكيع، والوليد بن مسلم، وابن عيينة، وهارون بن صالح، وسويد بن سعيد، ومحمد بن عبيدالمحاربی، وعیسی بن حماد زغبه، وآخرون، ومالك بن مغول، وزهير بن محمد وغيرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، نا قابل حجت اور کچھ چیز نہیں وضاحت پیش خدمت ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❶ مزید فرمایا: ضعیف ہے۔ ❷ اور امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام علی بن مدینی کہتے ہیں: سخت ضعیف ہے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: ضعیف ہے۔ ❹ امام جوزجانی نے فرمایا: حدیث میں ضعیف ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: روایات کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا، حتیٰ کہ اس نے اکثر روایات مرسل وموقوف کو مرفوع کر دیا پس ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔ ❻ امام ابونعیم نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❼ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ کثیر الحدیث مگر سخت ضعیف تھا۔ ❽ امام حاکم نے فرمایا: اس نے اپنے باپ سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❾ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❿ امام احمد بن حنبل نے

---

❶ تاريخ يحيىٰ بن معين: ١/ ١١٦. ❷ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٤٦٧)
❸ كتاب الضعفاء للبخاري: (٢٠٨) ❹ الضعفاء والمتروكين للنسائى، ص: ٢٩٦.
❺ احوال الرجال للجوزجانى: (٢٢٠، ٢٢١) ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٥٧. ❼ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (١٢٢) ❽ طبقات ابن سعد: ٥/ ٣٩٠. ❾ المدخل الى الصحيح للحاكم: (٩٧) ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٠)

فرمایا: وہ ضعیف ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: "لیس بقوی الحدیث کان فی نفسه صالحًا، و الحدیث واعیًا" امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔
❶ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا ہے، کہ امام ابوداود نے کہا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽ محمد طاہر بن علی نے کہا: وہ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: اہل علم (محدثین) نے اس کے بُرے حافظہ کی وجہ سے کہا ہے کہ اس کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام ساجی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❿

(٥٧) س ق: عبدالرحمن بن يزيد بن تميم السلمی الدمشقی:

روى عن:...... إسماعيل بن عبيدالله بن أبي المهاجر، وعلى بن بذيمة، والزهري، وعبدالكريم الجزري، وزيد بن أسلم، ومكحول وغيرهم.

روى عنه:...... ابنه حسين، والوليد بن مسلم، وأبو أسامة، وحسين الجعفي وغيرهم.

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ٢٨٩. ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٤.
❸ المحلى لابن حزم: ٧/ ٦٠. ❹ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ٣٣٢. ❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٣٣١) ❻ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٩٥.
❼ الكاشف للذهبي: ٢/ ١٤٦. ❽ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٠٢. ❾ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٦٨. ❿ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٣٦٤.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرنے میں منفرد ہے جو ان کی روایت کے مشابہ نہیں ہوتیں بہت وہم اور غلطیاں کرنے والا تھا۔ ❺ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "قلب أحاديث شهر بن حوشب ميرها حديث الزهري، وضعفه" امام ابوحاتم نے فرمایا: اس کی روایتیں منکر ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❻ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: "منكر الحديث عن الزهري" ❼ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❽ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: "وهو من جملة من يكتب حديثه من الضعفاء" ❾ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ⓫ امام دحیم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام ابوداود نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، امام ابوبکر البزار نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔ ⓬ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓭ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:

---

❶ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤٦٤ . ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٩٦ . ❸ التاريخ الصغير للبخاري: ٢/ ١٠٩ . ❹ المحلى لابن حزم: ٢/ ١٨٩ . ❺ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٥٥ . ❻ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ٣٦٤ . ❼ المعرفة والتاريخ للفسوى: ٣/ ١٥٧ . ❽ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٩٥) ❾ الكامل فى ضعفاء لابن عدى: ٥/ ٤٧٨ . ❿ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٢/ ٣٥٠ . ⓫ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ١٠١ . ⓬ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٤٣٥ . ⓭ المغنى فى الضعفاء للذهبي: ١/ ٦١٧ .

وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ ❷

(۵۸) ق: عمر بن شبيب بن عمر المسلى أبو حفص الكوفي:

روى عن:...... أبي إسحاق السبيعي، وعبدالملك بن عمير، وإسماعيل بن أبي خالد، وعبدالله بن عيسى بن عبدالرحمن بن قيس الملائى، وليث بن أبي سليم، ومحمد بن طلحة بن مصرف وغيرهم.

روى عنه:...... ابناه جبير، وعبيدالله وابراهيم بن سعيد الجوهرى، وأبوبكر بن أبي شيبة، ويعقوب بن ابراهيم الدروقى، وبشر بن الحكم النيسابورى، و محمد بن طريف البجلى، والحسن بن على بن عفان وآخرون.

یہ راوی ضعیف، واہی الحدیث اور نا قابل حجت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ واہی الحدیث تھا۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ❹ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: اس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ❻ مزید فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❼ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽ امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ شیخ اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں اور امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔ ❾ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❿

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢١١. ❷ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (٣٣٦) ❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤٣٥. ❹ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٠. ❺ المعرفة والتاريخ للفسوى: ٣/ ١٤٧. ❻ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٣٥٩) ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٥٣) ❽ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٣/ ١٧١. ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ١٤٤. ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٥٣)

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ [1] امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [2] امام ابن حبان نے فرمایا: وہ شیخ نیک صدوق ہے، لیکن کم روایات بیان کرنے کے باوجود بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا، جب منفرد ہو تو اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ [3] امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ [4] امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [5] امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔ [6] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [7]

(۵۹) د ق :عمر بن عطاء بن وراز ويقال ورازة، حجازي:

روى عن:...... عكرمه مولى ابن عباس، وسالم بن الغيث.

روى عنه:...... ابن جريج، وأبوبكر بن أبي سبرة.

یہ راوی ضعیف کچھ چیز نہیں وضاحت پیش خدمت ہے، امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [8] امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ [9] امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: عمر بن عطاء بن وراز نے عکرمہ سے جو کچھ روایت کیا ہے، وہ وہم اور ضعیف ہے۔ [10] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں۔ [11] امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ [12] امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [13] امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ [14] امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، امام

---

[1] السنن الدارقطنی: ٤/ ٣٩. [2] المعرفة السنن والآثار للبيهقي: ٥/ ٥٠٩.
[3] المجروحين لابن حبان: ٢/ ٩٠. [4] الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٢١٠.
[5] المغنی فی الضعفاء للذهبی: ٢/ ١١٩. [6] تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٢٩٠.
[7] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٥٤. [8] الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠٠. [9] كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤١٧. [10] تاريخ يحيىٰ بن معين: ١/ ٧٦.
[11] العلل معرفة الرجال لأحمد: ٣/ ٣١٦. [12] الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٦/ ٤٥. [13] الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ١٨٠. [14] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٥٧)

ابن خزیمہ نے فرمایا: محدثین نے اس کے بُرے حافظہ کی وجہ سے اس کی حدیثوں میں کلام کیا ہے، امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❶ امام ابن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "ضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: ''واہ'' یعنی سخت ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺

(٦٠) ق: عمر بن قيس المكي أبو جعفر المعروف بسندل مولى آل بني أسد وقيل مولى آل منظور بن سيار:

روى عن:...... عطاء، ونافع، والزهري، وهشام بن عروة، وطلحة بن يحيىٰ بن طلحة، وعمرو بن دينار، وسعيد بن ميناء وغيرهم.

روى عنه:...... الأوزاعي، وابن عيينة، وابن وهب، وصدقة بن خالد، ومحمد بن بكر البرساني، وأحمد بن عبدالله بن يونس، ومعاذ بن فضالة وآخرون.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❻ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❽ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف، ضعیف تھا، کچھ چیز نہیں۔ ❾ امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ ساقط ہے۔ ❿ امام ابونعیم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس کی

---

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٣٠٤. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ١٥٩. ❸ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ٢١٣. ❹ الكاشف للذهبى: ٢/ ٢٧٦.
❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٥٦. ❻ التاريخ الكبير للبخارى: ٦/ ٤٢.
❼ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٠. ❽ المعرفة والتاريخ للفسوى: ٣/ ١٤٩.
❾ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: (١٣٢) ❿ احوال الرجال للجوزجانى: (٢٦٠)

حدیث نہ لکھی جائے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❷ مزید فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، امام عمر بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث، متروک الحدیث ہے، امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں، اس کی حدیثیں باطل ہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، اس کی حدیث صحیح نہیں، امام ابن عدی نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "ضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❼ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❽ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں۔ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا، اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا ہے، جو ان کی حدیثوں میں سے نہیں۔ ❿ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ⓫ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ⓬ امام الساجی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے، اور عطاء سے روایت کردہ حدیثیں باطل ہیں، اور امام ابوزرعہ الدمشقی، امام ابن الجارود نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور امام ابوبکر البزار نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ⓭ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ہلاک کرنے والا ہے،

---

❶ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (١٤٦). ❷ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٢٨٩) ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ١٦٤. ❹ العلل معرفة الرجال لأحمد: ١/ ٥٦٤. ❺ السنن الدارقطني: ١/ ١٠١. ❻ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٦/ ١٠، ١٢. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين (٣٤٦) ❽ المحلى لابن حزم: ٨/ ١٧٨. ❾ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٣/ ١٨٨. ❿ المجروحين لابن حبان: ٢/ ٨٥. ⓫ السنن الكبرى للبيهقى: ٦/ ٩١. ⓬ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ٢١٤. ⓭ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٣٠٩.

محدثین نے اس کی حدیث ترک کردی ہیں۔ ❶ مزید فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❸

(٦١) ت ق: عمر بن هارون بن يزيد بن جابر بن سلمة الثقفي مولاهم أبو حفص البلخي:

روى عن:...... أيمن بن نابل، وحريز بن عثمان، وسلمة بن وردان، وابن جريج، وأسامة بن زيد، وسعيد بن أبي عروبة، وشعبة، ومالك، والثورى، وصالح المري، وهمام بن يحيىٰ وطائفة.

روى عنه:...... أحمد بن حنبل، وأبوالحسن إسماعيل بن ابراهيم الجعفى والد البخارى، وهناد بن السرى، وعمرو بن رافع، وعثمان بن أبي شيبة، وصالح بن عبدالله الترمذي، وكامل بن طلحة الجحدرى، ونصر بن على وخلق.

یہ راوی سخت ضعیف اور نا قابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام الجوزجانی نے فرمایا: محدثین کہتے ہیں: اس کی حدیث قابل اعتبار نہیں۔ ❻ امام محمد بن سعد نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیثیں ترک کردی ہیں۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: "یروی عن الثقات المعضلات ویدعی شیوخاً لم یرھم" امام یحییٰ بن

---

❶ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ١٢٥. ❷ الكاشف للذهبى: ٢/ ٢٧٧. ❸ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٥٦. ❹ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٠. ❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (٣٦٨) ❻ احوال الرجال للجوزجانى: (٣٨٦) ❼ طبقات ابن سعد: ٧/ ٣٨٥.

معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❸ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: "ظلمات" ❺ امام الحاکم نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ ❻ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: میں اس سے کوئی چیز بھی روایت نہیں کرتا۔ اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا: "لم يكن له قيمة عنده، اولئك فترك حديثه" امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، مزید فرمایا: یہ کذاب ہے، امام عبداللہ بن مبارک نے اس پر جرح کی ہے اور اس کی حدیث کو پھینک دیا ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، اور امام ابراہیم بن موسیٰ نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ ❼ امام ابونعیم نے فرمایا: اس کی روایتیں منکر ہیں، اور کچھ چیز نہیں۔ ❽ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❾ امام عجلی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❿ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں اور امام ابوداود نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے، امام صالح بن محمد اور امام ابوعلی الحافظ نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے، اور بعض محدثین نے اس کو کذاب (جھوٹا) کہا ہے۔ ⓬ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک اور حافظ تھا۔ ⓭

---

❶ المجروحين لابن حبان: ٢/ ٩٠، ٩١. ❷ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ١٩٤.
❸ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٣٦٤) ❹ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ١١٠.
❺ المحلى لابن حزم: ٦/ ١٧٣. ❻ المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ١٦٣.
❼ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ١٧٨. ❽ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (١٥٢)
❾ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٢١٨. ❿ تاريخ الثقات للعجلي: (١٢٤٧)
⓫ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٣١٧. ⓬ المغني في الضعفاء للذهبي: ٢/ ١٣١.
⓭ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٥٧.

(٦٢) ت ق: عـمـرو بن دينار البصري أبو يحي الأعور، قهرمان آل الزبير ابن شعيب البصري:

روی عن:...... سالم بن عبداللّٰه بن عمر، وصيفى بن صهيب.

روی عنه:...... سعيد بن زيد، وعبدالوارث بن سعيد، وخارجة بن مـصـعـب، ومـعـتـمـر بن سليمان، و إسماعيل بن علية، والحمادان وآخرون.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور واہی الحدیث ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: "فيـه نـظـر" یعنی متروک ومتہم ہے۔ ❶ مزید فرمایا: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں۔ ❹ امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ اہل علم کے نزدیک ضعیف الحدیث ہے۔ ❺ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرنے میں منفرد تھا۔ ❼ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❽ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الـضـعـفـاء والـكذابين" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الـضـعـفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن علیہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے اور "روى عـن سـالـم بن عبداللّٰه بن أبيه غير حديث منكر، وعامة حديثه

---

❶ كتـاب الـضـعـفـاء للبخاري: ص ٨٠. ❷ التـاريـخ الأوسـط للبخاري: ١/ ٤٤٧.
❸ الـضـعفاء والمتروكين للنسائي: ص٣٠٠. ❹ السنن الترمذي: (٣٤٣١) ❺ احوال الـرجال للجوزجاني: (١٧١) ❻ الـضـعـفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٢٧٠. ❼ المجروحين لابن حبان: ٢/ ٧١. ❽ كتاب العلل للدارقطني: ٢/ ٥٠. ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٤١) ❿ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٢٢٦.

منکر" امام ابوزرعہ نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❶ امام محمد بن عبداللہ بن عمار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: "لم يكن عندي ممن يحفظ الحديث" ❸ امام ابن عدی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ امام یحیٰ بن معین نے فرمایا: یہ گیا گزرا ہے۔ ❹ امام عجلی نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی جائے اور قوی نہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف، منکر الحدیث ہے اور امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوداود نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں، امام الحاکم ابواحمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ❺ امام الساجی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽

(٦٣) عخ ت ق: عمارة بن جوين أبوهارون العبدي البصري:

روى عن:...... أبي سعيد الخدري، وابن عمر.

روى عنه:...... عبدالله بن عون، وعبدالله بن شوذب، والثوري، والحمادان، والحكم بن عبدة، وخالد بن دينار، وجعفر بن سليمان، وصالح المري، ونوح بن قيس، وهشيم، وعلى بن عاصم وآخرون.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❾ امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ کذاب،

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٢٩٩. ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٤١) ❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٥١٠. ❹ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٦/ ٢٣٥. ❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٣٣٦. ❻ كتاب الضعفاء للساجي: ص ١٦٥. ❼ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ١٤٤. ❽ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٥٩. ❾ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠٠.

بہتان تراش تھا۔ ❶ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❷ مزید فرمایا: امام ھشیم نے اس کے بارے میں کلام (جرح) کیا ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، اور محدثین کے نزدیک حدیث میں سچا نہ تھا۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ رافضی تھا، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات بیان کرتا تھا جو ان کی حدیث میں سے نہیں تھی، ''اس کی حدیث لکھنا حلال نہیں ہے مگر تعجب کے طور پر'' امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ خارجی اور شیعہ تھا، ''یصلح أن یعتبر له بما یرویه عنه الثوری، والحمادان'' ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ''الضعفاء والمتروکین'' میں کیا ہے۔ ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں۔ ❾ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ غیر ثقہ اور جھوٹ بولتا تھا۔ ❿ امام عقیلی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے، اور امام یحییٰ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓫ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓬ مزید فرمایا: امام بخاری کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ⓭ امام الساجی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ ⓮ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ⓯ امام حماد بن زید نے فرمایا: وہ کذاب تھا، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''لم یحدث شعبة عن أبي هارون

---

❶ احوال الرجال للجوزجاني: (١٤٢) ❷ كتاب الضعفاء للبخاري: (٢٩٠) ❸ التاريخ الصغير للبخاري: ١/ ٣٠٣. ❹ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ١١٧، ١٧١. ❺ المحلى لابن حزم: ٣/ ٣٣. ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٧٧. ❼ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٣٨١) ❽ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٢٠٣. ❾ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٤٢١. ❿ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: ص ١٧. ⓫ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٣١٤. ⓬ المدخل للبيهقي: ٣٦٩. ⓭ جزء القراءة للبيهقي: ١٩٩. ⓮ كتاب الضعفاء للساجي: ص ٢٠٤. ⓯ طبقات ابن سعد: ٧/ ٢٦٤.

العبدي شيئًا، ولا عبدالرحمن يحدثان عن سفيان عن أبي هارون العبدي شيئاً" امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے "وهو أضعف من بشر بن حرب" نیز امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں۔ ❷ امام شعبہ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام الحاکم ابواحمد نے فرمایا: یہ متروک ہے، امام اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتا تھا، امام عثمان بن ابی شیبہ نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ امام ابن عبدالبر نے فرمایا: اس کے حدیث میں ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ مزید فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک، کذاب اور شیعہ تھا۔ ❼ مزید فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❽

(۶۴) خت م ل ت س ق: عبدالكريم بن أبي المخارق واسمه قيس، ويقال طارق أبو أمية المعلم البصري نزل مكة:

روى عن:...... أنس بن مالك، وعبدالله بن الحارث بن نوفل، ومجاهد بن جبر، ونافع مولى ابن عمر، وأبوبكر بن محمد بن عمرو بن حزم، وأبي الزبير وغيرهم.

روى عنه:...... عطاء، ومجاهد، وهما من شيوخه، ومحمد بن إسحاق، وأبو سعد البقال، وابن جريج وأبو حنيفة، ومحمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى، ومالك، وحماد بن سلمة، والثورى،

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٤٧٧. ❷ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٦/ ١٤٧. ❸ السنن الترمذى: (٢٦٥٠) ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٢٥٩. ❺ المغنى فى ضعفاء للذهبى: ٢/ ١٠٦. ❻ الكاشف للذهبى: ٢/ ٢٦٢. ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٥١. ❽ فتح الباري لابن حجر: ٣/ ٤٦٢.

وسعيد بن عبدالعزيز، واسرائيل، وعثمان الاسود، وشريك النخعي، وابن عيينة وآخرون.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ مزید فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام الجوز جانی نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❻ امام احمد بن حنبل اور امام سفیان بن عیینہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام مسلم نے فرمایا: معمر بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے امام ایوب سختیانی کو کبھی کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں سنا مگر عبدالکریم بن ابی المخارق کی جس کی کنیت ابو امیہ ہے انہوں نے اس کا ذکر کیا اور فرمایا: اللہ رحم کرے اس پر ثقہ نہ تھا ایک بار مجھ سے عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی پھر کہنے لگا میں نے خود عکرمہ سے سنا ہے۔ ❽ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ غیر ثقہ، ساقط ہے۔ ❿ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓫ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ بہت زیادہ وہم کرنے والا اور فاحش الخطا تھا پس ایسی صورت میں جب یہ زیادہ خطائیں کرنے والا ہے تو اس کی روایات سے دلیل پکڑنا باطل ہوگیا۔ ⓬ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف، اور اس سے

---

❶ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ١٠٠. ❷ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: (٦٨١)
❸ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٩٨. ❹ احوال الرجال للجوزجاني: (١٤٤)
❺ سنن الدارقطني: ١/ ١٦٤. ❻ المعرفة والتاريخ للفسوي: ٣/ ١٥٢. ❼ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٤٠١. ❽ صحيح مسلم: ١/ ٤٤. ❾ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ١١٤. ❿ المحلى لابن حزم: ١/ ٢٦٥، ٧/ ٤٠٢.
⓫ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ٦٢. ⓬ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٤٤.

حجت پکڑنا جائز نہیں، امام ابوبکر احمد بن اسحاق نے فرمایا: "فیہ نظر" ❶ مزید امام بیہقی نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے۔ ❷ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی تمام روایات کے درمیان ضعف واضح ہے۔ ❸ امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں، شبہ ہے کہ متروک ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ کمزور ہے۔ ❹ امام ابن عبدالبر نے فرمایا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ ❺ طاہر بن علی نے کہا: حدیث کے ائمہ کے نزدیک متروک ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور بعض محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽

(٦٥) ت ق: عبدالحميد بن سليمان الخزاعي أبو عمر المدني الضرير نزيل بغداد أخو فليح:

روى عن:...... أبي حازم، وأبي الزناد، وابن عجلان وغيرهم.

روى عنه:...... هشيم وهو من أقرانه، وسعيد بن منصور، وسعيد بن سليمان الواسطي، ومحمد بن عبدالله بن سابور، وقتيبة بن سعيد، وغيره.

یہ راوی ضعیف اور کوئی چیز نہیں وضاحت پیش خدمت ہے:

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٠٢، ٣١٢، ٣١٧. ❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١/ ٢٤٤. ❸ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٤١. ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٧٦. ❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٤٨٦. ❻ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٧١. ❼ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٦. ❽ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢١٧.

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ 1 امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔ 2 امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں۔ 3 مزید فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ 4 امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ 5 امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكون" میں کیا ہے۔ 6 امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ 7 امام ابن حبان نے فرمایا: وہ غلطی کر جاتا تھا اور سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا جب یہ چیز اس کی روایت میں زیادہ ہوگئی تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہوگیا۔ 8 امام ابن معین نے فرمایا: "ذاك لا يحل لأحد أن يروى عنه كان لعنةً" 9 امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں اور امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ 10 امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ 11 امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ 12 امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ 13 امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ امام ابوداود نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے اور امام صالح بن محمد بن محمد الاسدی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ 14 امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے۔ 15 امام ابن

---

1 الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٢٩٨ . 2 كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٤٢١ . 3 تاريخ يحي بن معين: ١/ ١١٩ . 4 الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٢٥) 5 سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (١٣٧) 6 الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٣٥١) 7 الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٤٦ . 8 كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٤١ . 9 سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٨٦٢) 10 الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ١٧ . 11 الضعفاء والكذابين لابن شاهين (٤٢٥) 12 الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٨٦ . 13 الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٥ . 14 تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٣٢٤ . 15 المغنى فى الضعفاء للذهبى: ١/ ٥٩٠ .

حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶

(٦٦) عخ د ت س ق: عاصم بن عبیداللّٰہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب العدوی المدنی:

روی عن:...... أبيه، وعم أبيه عبداللّٰه بن عمر، وابن عمه سالم بن عبداللّٰه بن عمر، وابن عم جده عبدالرحمن بن زيد بن الخطاب، وجابر بن عبداللّٰه، وعبداللّٰه بن عامر بن ربيعة، وزياد بن كريب، والقاسم بن محمد بن أبي بكر، وأبي عبداللّٰه بن الحارث بن نوفل، وعبيداللّٰه بن أبي رافع وغيرهم.

روی عنه:...... مالك حديث واحداً، وشعبة، والسفيانان، وشريك، وعاصم، وعبداللّٰه، وعبيداللّٰه وأولاد عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب، وأبو الربيع أشعث بن سعيد السمان وجماعة.

یہ راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث، متروک اور نا قابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❷ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا، بہت زیادہ وہم کرنے والا، فاحش

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٩٦. ❷ كتاب الضعفاء للبخاري: ص ٨٧.
❸ احوال الرجال للجوزجاني: ص ١٣٨. ❹ تاريخ يحي بن معين: ١/ ١٣٦، ١٨٩.
❺ أسماء الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٧٧)

الخطاء تھا اس کو کثرت خطاء کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔ (1) امام احمد بن عبداللہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ (2) امام دارقطنی نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا تھا اور حافظ نہیں ہے۔ (3) امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے قوی نہیں ہے۔ (4) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (5) امام ابوزرعہ رازی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ (6) محمد طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ (7) امام ذہبی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ (8) امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اس کے حافظے پر اعتماد نہیں امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: یہ کمزور ہے امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے، امام ابن نمیر نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے اور مضطرب الحدیث ہے امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث، مضطرب الحدیث ہے اور اس کی حدیث قابل اعتماد نہیں ہے۔ (9) امام عجلی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ (10) لیکن امام عجلی جب کسی راوی کے بارے میں "اس میں کوئی حرج نہیں" کہتے ہیں تو اس سے ضعیف مراد لیتے ہیں۔ (11) امام ابن خزیمہ نے فرمایا: میں عاصم کے عہدہ سے بری و بیزار ہوں میں نے امام محمد بن یحییٰ کو کہتے ہوئے سنا کہ عاصم بن عبیداللہ پر کوئی قیاس کرنا درست نہیں ہے اور میں نے امام مسلم بن الحجاج کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ آپ کو عبداللہ بن محمد بن عقیل زیادہ پسند ہے؟ یا عاصم بن عبیداللہ تو انہوں نے فرمایا: میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔ (12) امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس

---

(1) كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٢٧ . (2) خلاصة تذهيب تهذيب الكمال الخزرجي: ٢/ ١٨ . (3) كتاب العلل الدارقطني: ٢/ ٢٢ ، ١٢٧ . (4) السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١٢ ، ٤/ ٢٧٢ . (5) الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ٧٠ . (6) كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٤٦ . (7) تذكرة الموضوعات والضعفاء للطاهر: ص ٢٦٥ . (8) المغني في الضعفاء للذهبي: ١/ ٥٠٧ . (9) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٤٥٢ ، ٤٥٣ . (10) تاريخ الثقات للعجلي: ص ٢٤١ . (11) تاريخ الثقات للعجلي: ص ٥ . (12) صحيح ابن خزيمة: ٣/ ٤٨٩ .

کی حدیث کا بڑی شدت کے ساتھ انکار کرتے تھے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: ضعف کے باوجود اس کی روایت لکھی جاتی ہے۔ [1] لیکن ایسا راوی امام ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہی ہوتا ہے۔ [2] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "علی بن زید، جعفر بن محمد، وعاصم بن عبيدالله وعبدالله بن محمد بن عقيل ما أقربهم من السواء ننقاد بهم" [3] امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: لوگوں نے اس سے روایت لی ہے اور اس کی حدیثوں میں ضعف ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: میں اس کے بُرے حافظہ کی وجہ سے اس سے حجت نہیں پکڑتا امام دارقطنی نے فرمایا: "يترك، وهو مغفل" امام أبي داؤد نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی امام الساجی نے فرمایا: وہ مضطرب الحدیث ہے۔ [4] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [5] امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ [6]

(٦٧) د ق: عباد بن كثير الثقفي البصري:

روى عن:...... أيوب السختياني، ويحي بن أبي كثير، وعمرو بن خالد الواسطي، وثابت البناني، وعبدالله بن طاؤس، وعبدالله بن محمد بن عقيل، وأبي الزبير، وغيرهم.

روى عنه:...... إبراهيم بن طهان، وأبوخيثمة، واسماعيل بن عياش، وعبدالعزيز بن محمد، وعبدالرحمن بن محمد، وأبوعاصم، وأبو نعيم وغيرهم.

---

[1] الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدى: ٦/ ٣٨٧، ٣٩٣. [2] الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٣٧٠. [3] سوالات أبي داؤد: (١٥٢) [4] تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٣٥، ٣٦. [5] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٥٩. [6] الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٣٣٣.

یہ راوی ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❶ اور محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: نیک آدمی تھا اور حدیث میں کچھ چیز نہیں ہے۔ ❸ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ حدیث میں کچھ چیز نہیں۔ ❻ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ حدیث میں سخت ضعیف ہے۔ ❼ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❽ امام ابونعیم نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❿ امام الحاکم ابی عبداللہ نے فرمایا: "كان الثوری يكذبه" ⓫ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ نیز امام شعبہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہ کریں۔ ⓬ امام ابن حبان نے اس کا ذکر "المجروحین" میں کیا ہے۔ ⓭ امام الجوزجانی نے فرمایا: "فلا ينبغی لحكيم ان يذكره فی العلم حسبك عنه بحديث النهی" ⓮ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ ⓯ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ⓰ امام الساجی

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاری: ص ٧٢ . ❷ التاريخ الصغير للبخاری: ٢/ ٩٧ . ❸ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: (٤٩٦) ❹ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ٩٩ . ❺ السنن الدارقطنی: ١/ ١٥٤ . ❻ المعرفة والتاريخ الفسوی: ٣/ ٢١١ . ❼ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٣٨٥ . ❽ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: (١٥٦) ❾ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (١٧٦) ❿ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٢٩٨ . ⓫ المدخل الی الصحيح للحاكم: (١٤٦) ⓬ الضعفاء الكبير للعقيلی: ٣/ ١٤٠، ١٤١ . ⓭ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٦٨ . ⓮ احوال الرجال الجوزجانی: (١٦٣) ⓯ أسماء الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٧١) ⓰ الضعفاء والمتروكين الجوزی: ٢/ ٧٦ .

نے فرمایا: اس نے باطل اور منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❶ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "روی أحادیث کاذبة لم یسمعها، وکان من أهل مکة، وکان صالحاً قلت: فکیف کان یروی مالم یسمع؟ قال البلاء الغفلة" امام ابوزرعہ نے فرمایا: "اضربوا علیه، ولم یحدثنا به" امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی ثقہ راویوں سے روایت کردہ حدیثوں کا انکار کیا گیا ہے۔ امام عبدالرحمٰن بن أبي حاتم نے فرمایا: میں نے امام ابوزرعہ سے پوچھا اس کی حدیث لکھی جائے گی تو انہوں نے فرمایا: نہیں، پھر فرمایا: وہ شیخ نیک تھا اور حدیث میں ضبط نہیں تھا۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔ ❹ امام ذہبی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: میں نے سفیان ثوری سے پوچھا آپ جانتے ہو عباد بن کثیر کا حال جب حدیث بیان کرتا ہے تو ایک بلا لاتا ہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ اس سے روایت نہ کریں انہوں نے فرمایا: ہاں کہہ دو۔ امام عبداللہ نے کہا پھر جس مجلس میں مَیں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر کرتا تو میں اس کی دینداری کی تعریف کرتا لیکن کہہ دیتا کہ اس سے حدیث اس کی مت روایت کرو۔ امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: امام شعبہ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا: یہ عباد بن کثیر ہے اس سے بچو (یعنی اس سے روایت کرنے میں) امام عیسیٰ بن یونس نے فرمایا: میں عباد بن کثیر کے دروازے پر تھا، اور امام سفیان اس کے پاس تھے جب وہ باہر نکلے تو میں نے ان سے عباد بن کثیر کے متعلق پوچھا تو امام سفیان نے فرمایا: وہ کذاب (جھوٹا) ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

---

❶ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۱۹۹ . ❷ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٥/ ٥٤٢ . ❸ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٦/ ١٠٢ . ❹ المحلی لابن حزم: ١١/ ٢٨٣ . ❺ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ١/ ٥١٦ . ❻ مقدمه صحیح مسلم: ١/ ٣٧ .

امام البرقی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے، امام ابن عمار نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام عجلی نے فرمایا: وہ ضعیف، متروک الحدیث ہے اور نیک آدمی تھا۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی روایت کردہ حدیثیں جھوٹ ہے۔ ❷

(٦٨) خت ٤ :عباد بن منصور الناجي أبو سلمة البصري القاضي:

روى عن:...... عكرمة وعطاء، وأبي رجا العطاردي، والحسن، وأيوب، وهشام بن عروة، والقاسم بن محمد بن أبي بكر وغيرهم.

روى عنه:...... اسرائيل، وحماد بن سلمة، وريحان بن سعيد، وزياد بن الربيع، شعبة، ويحي القطان، و ابن وهب، وروح بن عبادة، ووكيع، ويزيد بن هارون وأبوداؤد الطيالسي، وأبو عاصم وغيرهم.

یہ راوی ضعیف اور کچھ چیز نہیں ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے حدیث میں قوی نہیں ہے، اس پر قدریہ ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے۔ ❹ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❻ امام علی بن مدینی نے فرمایا: میرے نزدیک یہ ضعیف ہے اور قدری تھا۔ ❼ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ بُرے حافظے والا اور عمر کے آخر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ ❽

---

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٧٠. ❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٦٣.
❸ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٢٩٨. ❹ تاريخ يحي بن معين: ٢/ ٦٩، ٨٢، ١٠٣. ❺ المعرفة والتاريخ الفسوی: ٢/ ٧٤. ❻ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٦٣٠) ❼ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينی: (١٣) ❽ احوال الرجال للجوزجانی: (١٨٠)

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ❶ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: اس میں کمزوری ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث میں قابل حجت نہیں ہے۔ ❸ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❹ امام الساجی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❻ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ امام یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہ تھے۔ ❼ امام عجلی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کی حدیث لکھی جائے۔ ❽ لیکن امام عجلی جب کسی راوی کے بارے میں "اس میں کوئی حرج نہیں" کہتے ہیں تو اس سے ضعیف مراد لیتے ہیں۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: صدوق اس پر قدریہ کی تہمت لگائی گئی ہے اور مدلس تھا، آخری عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ ❿ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓬ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں اور وہ قدری اور مدلس تھا، امام ابن ابی شیبہ نے فرمایا: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، امام ابن سعد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ ⓭ امام ابن عدی نے فرمایا: "فی جملة من یکتب حدیثه" ⓮ (ایسا راوی ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے)۔ عباد بن منصور راوی مدلس

---

❶ سوالات الحاكم للدارقطني: (٤٢٤) ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ١٠٣ . ❸ السنن الكبرى للنسائى: ٤/ ١٤١ . ❹ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٦٩) . ❺ كتاب الضعفاء للساجى: ص ١٩٨ . ❻ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ٧٦ . ❼ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٣/ ١٣٥ . ❽ تاريخ الثقات العجلى: ص ٢٤٧ .
❾ تاريخ الثقات العجلى: ص ٥ . ❿ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٦٣ .
⓫ المحلى لابن حزم: ١١/ ٣٨٧ . ⓬ الكاشف للذهبى: ٢/ ٥٦ . ⓭ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٧٢ . ⓮ الكامل فى الضعفاء الرجال لابن عدى: ٣/ ٥٤٩ .

ہے۔ ❶ نیز امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: ”عباد عن ابراهيم بن أبي يحيى عن داؤد عن عكرمة وربما دلسها فجعلها عن عكرمة“ ❷

(٦٩) بخ د ت ق: عطية بن سعد بن جنادة العوفى الجدلي القيسي الكوفى أبو الحسن:

روى عن:...... أبي سعيد، وأبي هريرة، وابن عباس، وابن عمر وزيد بن أرقم، وعكرمة، وعدى بن ثابت وغيرهم.

روى عنه:...... ابناه الحسن، وعمر، والأعمش، والحجاج بن أرطاة، ومحمد بن جحادة، ومحمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى، ومطرف بن طريف، واسماعيل بن أبي خالد، وزكريا بن أبي زائدة وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، شیعہ اور مدلس ہے۔ ❸ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ اور امام ھشیم نے اس کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے۔ ❹ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور امام (سفیان) الثوری اور امام ھشیم نے فرمایا: اس کی حدیث ضعیف ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ نیک ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اس کی حدیث لکھی جائے اور ابونضرۃ مجھے عطیہ سے پسند ہے، امام ابوزرعہ نے فرمایا: یہ کوئی کمزور ہے۔ ❼ امام ابن حبان

---

❶ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ١٤٠. ❷ التاريخ الكبير للبخارى: ٥/ ٣١٨. ❸ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ١٤١. ❹ التاريخ الصغير للبخارى: ١/ ٣٠٣. ❺ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠١. ❻ السنن الدارقطنى: ٤/ ٤٥. ❼ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٥٠٣.

نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا حلال نہیں ہے اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر اظہار تعجب کے لیے۔ ❶ امام بیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے، ضعیف ہے۔ ❷ امام الجوزجانی نے فرمایا: ''مائل'' ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ❺ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ''الضعفاء والکذابین'' میں کیا ہے اور فرمایا: اس کو امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''وهو مع ضعفه يكتب حديثه، وكان يعد من شيعة الكوفة'' ❽ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ انتہائی ضعیف ہے اس کو امام ہشیم، امام سفیان ثوری، امام یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا ہے۔ ❾ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ''الضعفاء والمتروكين'' میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: صدوق اور بہت زیادہ خطائیں کرنے والا تھا شیعہ اور مدلس تھا۔ ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ⓬

(٧٠) ت: عطاء بن عجلان الحنفي، أبو محمد البصري العطار:

روى عن:...... أنس، والحسن، وابن سيرين، وعكرمه بن خالد، وأبي الزبير، ومحمد بن عباد بن جعفر وغيرهم.

روى عنه:...... هشام بن حسان، وعبدالوارث بن سعيد، ويعلى بن

---

❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٧٦. ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١٢٦. ٧/ ٣٦٩. ❸ احوال الرجال للجوزجاني: (٤٢) ❹ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٣٥٩. ❺ كتاب العلل الدارقطني: ٤/ ٢٩١. ❻ السنن الدارقطني: ٤/ ٣٩. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٨٠) ❽ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٨٤، ٨٥. ❾ المحلى لابن حزم: ١١/ ٨٦. ❿ الضعفاء والمتروكين لابن جوزى: ٢/ ١٨٠. ⓫ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٤٠. ⓬ الكاشف للذهبى: ٢/ ٢٣٥.

هلال، ومروان بن معاوية، وعبدالله بن نمير، واسماعيل بن عياش، وسعيد بن الصلت وآخرون.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔[1] امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔[2] امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔[3] امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک ہے۔[4] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے کذاب ہے۔[5] امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا تھا۔[6] امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ شیخ ضعیف ہے کچھ چیز نہیں ہے۔[7] امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ کوفی ضعیف ہے اور میں اس سے حدیث سے کوئی چیز روایت نہیں کرتا۔[8] امام عمرو بن علی نے فرمایا: "کذابا" امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اس کی حدیثیں انتہائی منکر ہیں اور وہ متروک الحدیث ہے، امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔[9] امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ اور مامون نہیں ہے۔[10] امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔[11] امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور ضعیف ہے۔[12] امام ابن حزم نے فرمایا: "مذکور بالکذب"[13]

---

[1] كتاب الضعفاء للبخاري: (٢٨٧) [2] احوال الرجال للجوزجاني: (١٤٩) [3] الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠١. [4] السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣١٨. [5] تاريخ يحي بن معين: ١/ ٢٩٦، ٣٤٠، ٤٠٣. [6] كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ١٣٠. [7] سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (٢١٤) [8] المعرفة والتاريخ الفسوي: ٣/ ١٥٩. [9] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٤٣٣، ٤٣٤. [10] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٥٧) [11] الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٤٠٢. [12] السنن الدارقطني: ١/ ١١٢، ١٥٤. [13] المحلى لابن حزم: ١٠/ ٢٠٣.

امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ (1) امام ذہبی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ (2) امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (3) امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "یہ متروک ہے: "بل اطلق علیه ابن معین والفلاس وغیرهما الکذب" (4) امام ترمذی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔ (5) امام علی بن جنید نے فرمایا: وہ متروک ہے، امام طبرانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام الساجی نے فرمایا: منکر الحدیث ہے۔ (6)

(۷۱) بخ قد ت ق: عيسى بن سنان الحنفي أبو سنان القسملي الفلسطيني:

روى عن:...... وهب بن منبه، ويعلى بن شداد بن أُوس، وعثمان بن أبي سودة، ورجاء بن حيوة وغيرهم.

روى عنه:...... الحمادان، وعيسى بن يونس، ويوسف بن يعقوب السدوسي، وحماد بن واقد وأبو أسامة وآخرون.

یہ راوی ضعیف نا قابل حجت ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (7) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (8) امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔ (9) امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ مختلط حدیث میں ضعیف ہے۔ (10) امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا

---

(1) الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ۷/ ۷۹. (2) المغنى فى الضعفاء للذهبى: ۲/ ٦٠. (3) الضعفاء والمتروكين للجوزى: ۲/ ۷۷. (4) تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۳۹. (5) السنن الترمذى: (۱۱۹۱) (6) تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ١٣٤.
(7) سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: (۲۱٦) (8) تاريخ يحي بن معين: ۲/ ۳۳۱. (9) المعرفة و التاريخ الفسوى: ۲/ ۲٦۲. (10) كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۳۸۲.

ہے۔❶ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے قابل حجت نہیں ہے۔❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔❹ امام ابن عدی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔❺ امام عجلی نے فرمایا: "لاباس به"❻ (ایسا راوی امام عجلی کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔❼ امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام الساجی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔❽ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ لین الحدیث (ضعیف) ہے۔❾ امام ذہبی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔❿

حرف (ق)

(٧٢) د ت ق: قيس بن الربيع الأسدي أبو محمد الكوفي:

روى عن:...... أبـي إسحاق السبيعي، والمقدام بن شريح، وعمرو بـن مـرة، وعثمان بن عبدالله بن موهب، وابن أبي ليلى، وسماك بن حـرب، والأعـمـش، والسـدى، ومـعارب بن دثار وهشام بن عروة وطائفة.

روى عنه:...... أبـان بـن تـغلب، وشعبة، والثورى، وعبدالله بن

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٣٨٣. ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٨٥. ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٦/ ٣٥٦. ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٢/ ٢٣٨. ❺ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدى: ٦/ ٤٤٦. ❻ تاريخ الثقات العجلى: ص ٣٧٩. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٤٦٥) ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٤٥١. ❾ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٧١. ❿ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ١٦٢.

نـمـيـر، وأبـو مـعـاوية، وعبـدالرزاق، ووكيع، وعاصم بن على، و أبوداؤد الطيالسى، ويزيد بن هارون، وعفان، وموسى بن إسماعيل، وعلى بن الجعد، وجبارة بن المغلس وغيرهم .

یہ راوی ضعیف الحدیث، متروک الحدیث اور نا قابل حجت ہے، جمہور محدثین نے اس کوضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ امام المحد ثین امام بخاری کہتے ہیں: امام وکیع بن جراح نے اس کوضعیف کہا ہے، امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ اور امام عبدالرحمٰن اس سے پہلے روایت کرتے تھے پھر اس کو چھوڑ دیا تھا۔ (1) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ (2) امام الجوز جانی نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔ (3) امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ (4) امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (5) امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میں نے محدثین سے سنا اس کوضعیف کہتے تھے۔ (6) امام ابن حزم نے فرمایا: امام ابن معین اور امام عفان اور وکیع نے اس کوضعیف کہا ہے اور امام (یحییٰ) القطان اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ (7) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: میں اس سے کچھ بھی روایت نہیں کرتا، امام عقیلی نے اس کا ذکر "الـضـعـفـاء" میں کیا ہے۔ (8) امام ابن حبان نے اس کا ذکر "الـضـعـفـاء" میں کیا ہے۔ (9) امام بیہقی نے فرمایا: وہ اہل علم (محدثین) کے نزدیک ضعیف ہے، قابل حجت نہیں۔ (10) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الـضـعـفـاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ (11) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ حدیث

---

(1) التاريخ الصغير للبخاري: ٢/ ١٥٨ . (2) تاريخ يحي بن معين: ١/ ٢٠٤ . (3) احوال الـرجال للجوزجاني: (٧٣) (4) الـضـعـفـاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠١ . (5) السنن الدارقطني: ١/ ٣٣٠ . (6) المعرفة والتاريخ الفسوي: ٣/ ١٤٦ . (7) المحلى لابن حزم: ١٠/ ٣٧٩ . (8) الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ٤٧١ . (9) كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٢٠ . (10) السـنـن الكبرى للبيهقي: ٦/ ١٣٦ ، ٨/ ٣٤٤ . (11) الـضعفاء والمتروكين لابن جوزي: ٣/ ١٩ .

میں کچھ چیز نہیں ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: محلّہ الصدق اور قوی نہیں اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام ابو زرعہ نے فرمایا: اس میں کمزوری ہے، امام عفان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ شیعہ تھا اور بہت زیادہ حدیث میں غلطیاں کرنے والا تھا، امام وکیع نے فرمایا: "واللّٰه المستعان" امام یحییٰ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث لکھی جائے، امام ابن المبارک نے فرمایا: "فی حدیثه خطا" ❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن سعد نے فرمایا: وہ کثیر الحدیث ضعیف تھا۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: یہ صدوق ہے، اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "صدوق تغير لما كبر ادخل ابنه ما ليس من حديثه فحدث به" ❻

حرف (ل)

(۷۳) خت م ٤ :ليث بن أبي سليم بن زنيم القرشي، مولاهم، أبوبكر:

روى عن:...... طاؤس، ومجاهد، وعطاء، وعكرمة، ونافع، وأبي إسحاق السبيعى، وأبي الزبير المكى، وشهر بن حوشب، وثابت بن عجلان، وزيد بن أرطاة، وعبدالرحمن بن قاسم، وعبدالرحمن بن سابط وغيرهم.

روى عنه:...... الثورى، والحسن بن صالح، ويعقوب بن عبدالله

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷/ ۱۳۰ . ❷ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ۷/ ۱۵۷ . ❸ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۲۳) ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٥٦٦ . ❺ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: (۳٤٥۷) ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۸۳ .

وشعبة بن الحجاج، وجرير بن عبدالحميد، وعبدالواحد بن زياد، وزائدة بن قدامة، وشريك، ومحمد بن فضيل، ومعتمر بن سليمان، وعبدالسلام بن حرب، وعبدالله بن ادريس، وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، مضطرب الحدیث نا قابل حجت ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام الجوزجانی نے فرمایا: "یضعف حدیثه، لیس بثبت" ❷ وہ حافظ نہیں، بُرے حافظے والا، ضعیف ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ ❹ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے، اور امام عثمان بن ابی شیبہ نے فرمایا: ثقہ صدوق، لیکن اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ❻ امام عجلی نے فرمایا: جائز الحدیث "لا باس به" ❼ (ایسا راوی امام عجلی کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن عیینہ نے فرمایا: اس کا حافظہ قابل اعتماد نہیں ہے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث ہے اور لیکن لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی جائے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے، یہ مضطرب الحدیث اور حدیث میں کمزور ہے، اہل علم (محدثین) کے نزدیک اس سے حجت

---

❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ٣٠٢. ❷ احوال الرجال للجوزجانی: (١٣٢) ❸ سنن الدارقطنی: ١/ ٦٧، ٦٨، ٣٣١. ❹ سوالات ابن الجنید لیحیی بن معین: (٥٩١) ❺ تاریخ عثمان بن سعید الدارمي: (٥٦٠) ❻ الضعفاء والکذابین لابن شاهین: (٥٣١) ❼ تاریخ الثقات العجلی: (١٤٣١) ❽ الضعفاء والمتروکین الجوزی: ٣/ ٢٩.

پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ❶ امام بیہقی نے فرمایا: یہ حافظ نہیں ہے، اور قابل حجت نہیں، اہل علم (محدثین) کے نزدیک ضعیف ہے۔ ❷ مزید فرمایا: وہ بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❹ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہوگیا تھا، یہاں تک کہ اس کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس نے کیا حدیث روایت کی ہے؟ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع بیان کر دیتا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو اُن کی حدیثیں نہیں ہوتی تھی، اس کو امام یحییٰ القطان، امام ابن مہدی، امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین نے چھوڑ دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ حدیث میں سخت ضعیف ہے اور بہت غلطیاں کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے ❻ یہ مدلس تھا۔ ❼ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ نیک، عابد تھا اور حدیث میں ضعیف تھا، امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے، امام الحاکم ابوعبداللہ نے فرمایا: اس کے برے حافظہ پر محدثین کا اجماع ہے، امام الساجی نے فرمایا: یہ صدوق ہے لیکن اس میں کمزوری ہے، بُرے حافظے والا بہت غلطیاں کرتا تھا۔ ❽ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ صدوق عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہوگیا تھا اور اس کی حدیث میں تمیز نہیں ہوسکی پس اس کی روایات کو ترک (چھوڑ) دیا گیا ہے۔ ❾

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٧/ ٢٤٢، ٢٤٣. ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٨، ٧/ ١٩٢. ❸ معرفة سنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٢٤٩. ❹ المحلى لابن حزم: ٦/ ١٧٣. ❺ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ١٤. ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٣١، ٢٣٢. ❼ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ٢١٥. ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٦١٣. ❾ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٨٧.

حرف (م)

(۴۷) م ٤ :مجالد بن سعيد بن عمير بن بسطام بن ذي مران بن شرحبيل بن ربيعة بن مرثد بن جشم الهمداني أبو عمرو ويقال أبو سعيد الكوفي:

روى عن:...... الشعبى، وقيس بن أبي حازم، وأبي الوداك جبر بن نوف، وزياد بن علاقة ومحمد بن بشر الهمدانى، وغيرهم.

روى عنه:...... ابنه اسماعيل واسماعيل بن أبي خالد، وجرير بن حازم، وشعبة، والسفيانان، وابن المبارك، و عبدالواحد بن زياد، وهشيم، وحماد بن زيد، وسعيد بن زيد، و عيسى بن يونس، وحفص بن غياث، ويحي القطان، وأبو أسامة وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، واہی الحدیث اور نا قابل حجت ہے، اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❷ امام الجوزجانی نے فرمایا: "یضعف حدیثه" ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا، سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کر دیتا تھا۔ اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف اور ہلاک کرنے والا ہے۔ ❺ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❻ مزید فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ❼ امام

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٤. ❷ طبقات ابن سعد: ٦/ ٣٧١.
❸ احوال الرجال للجوزجانى: (١٢٦) ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١٠.
❺ المحلى لابن حزم: ٣/ ٦٢، ٩/ ٤١١. ❻ موسوعة اقوال الدارقطنى: ٢/ ٥٤٠.
❼ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (٥٣٢)

المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ [1] امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ [2] امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ [3] امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، قابل حجت نہیں ہے اور امام شافعی نے فرمایا: "حدیث مجالد یجلد" [4] امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [5] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، "یرفع حدیثاً کثیراً لا یرفعه الناس، وقد احتمله الناس" اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں، یہ ضعیف واہی الحدیث ہے، امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے والد (امام ابو حاتم) سے پوچھا کیا مجالد بن سعید کی حدیث قابل حجت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن وہ مجھے بشیر بن حرب وغیرہ سے زیادہ محبوب ہے اور حدیث میں قوی نہیں ہے۔ [6] امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "کذا وکذا، و حرك يده ولكنه يزيد فى الاسناد" [7] امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [8] امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [9] امام ابن عدی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [10] اس کو عمر کے آخری حصہ میں اختلاط ہوگیا تھا۔ [11]

---

[1] التاريخ الكبير للبخاری: ٧/ ٣١٨. [2] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٦٣٨)
[3] الضعفاء والمتروكين للجوزی: ٣/ ٣٥. [4] السنن الكبرى للبيهقی: ٨/ ١٢٥، ٩/ ٥٠۔ والمناقب الشافعی: ١/ ٥٤٢. [5] كتاب الضعفاء للبخاری: (٣٧٨) [6] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨/ ٤١٤. [7] الضعفاء الكبير للعقيلی: ٤/ ٢٣٣. [8] كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٦٣. [9] المغنی فی ضعفاء للذهبی: ٢/ ٢٤٧. [10] الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٨/ ١٦٨. [11] الكواكب النيرات لابن الكيال، ص: ٥٠٤.

(۷۵) ت ق: موسى بن عبيدة بن نشيط بن عمرو بن الحارث الربذي أبو عبدالعزيز المدني:

روى عن:...... أخويه عبداللّٰه ومحمد، وعبداللّٰه بن دينار، واياس بن سلمة بن الاكوع، وأيوب بن خالد، وعلقمة بن مرثد، وداود بن مدرك، وعبداللّٰه بن رافع، ومحمد بن كعب القرظي، ومحمد بن ثابت وغيرهم.

روى عنه:...... ابن أخيه بكار بن عبداللّٰه، والثوري، وابن المبارك، وعيسى بن يونس الداوردي، وزيد بن الحباب، ووكيع، وعبداللّٰه بن نمير، وجعفر بن عون وغيرهم.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف، ضعیف تھا، امام یحییٰ القطان اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❷ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❸ امام ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: اس نے عبداللہ بن دینار سے ۵۰ حدیثیں روایت کی ہیں، تمام منکر ہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ مزید فرمایا: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ ❼ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس سے حجت پکڑنا

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاري: (٣٥٥) ❷ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (١٤٥) ❸ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٤٨٣) ❹ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٥٦٠. ❺ سنن الدارقطني: ١/ ٣٥١. ❻ الضعفاء والمتروكون الدارقطني: (٥١٧) ❼ تاريخ يحي بن معين: ١/ ١٨٩. ❽ المحلى لابن حزم: ٢/ ٢٤٧.

جائز نہیں ہے۔ ❶ امام ابونعیم نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: "یروی عن الثقات ما لیس من حدیث الاثبات من غیر تعمد له فبطل الاحتجاج به من جهة النقل وان کان فاضلا فی نفسه" ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❹ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے اور میرے نزدیک اس سے روایت کرنا حلال نہیں ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، امام ابوزرعہ نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ❺ امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❻ امام ابن عدی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے، امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❽ امام ولی الدین محمد عبداللہ نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: اس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ❿ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف عابد تھا۔ ⓫ علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ ⓬

(٧٦) ق: مروان بن سالم الغفاري أبوعبدالله الشامي الجزري، مولى بني أمية سكن قرقيسياء:

روى عن:...... صفوان بن عمرو، وعبيد الله بن عمرو، والأعمش، وابن جريج، والأوزاعي، وعبدالعزيز بن أبي رواد، أبي

---

❶ سنن الكبرى للبيهقى: ٢/ ٣٨٧. ❷ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٢٠٢) ❸ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٣٤. ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ١٤٧. ❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨/ ١٧٥، ١٧٦. ❻ التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة: ص ٤٦٣. ❼ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٨/ ٤٤. ❽ السنن الترمذى: (٣٢٥٥) ❾ الاكمال فى أسماء الرجال: ص ١١٦. ❿ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٤٤١. ⓫ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٥١. ⓬ تذكرة الموضوعات والضعفاء للطاهر: ص ٢٩٩.

بكر بن أبي مريم وغيرهم .

روى عنه:...... بقية، وعبدالمجيد بن رواد، وعبدالصمد بن عبدالوارث، والوليد بن مسلم، وأبوهمام محمد بن الزبرقان، ونعيم بن حماد الخزاعي وغيرهم .

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام ابونعیم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام حدیثوں میں ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی۔ ❹ امام بیہقی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❺ امام الساجی نے فرمایا: یہ محدثین کے نزدیک منکر الحدیث ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ❼ اور ضعیف ہے۔ ❽ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❾ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ مشہور راویوں سے سخت منکر حدیثیں روایت کرتا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں لاتا ہے جو ان کی حدیث سے نہ ہوں پس جب ایسی صورت اس کی روایات میں زیادہ ہوگئی تو اس سے حجت پکڑنا باطل ہوگیا۔ ⓫ امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⓬ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ انتہائی منکر الحدیث، ضعیف الحدیث، (ليس له

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاري: (٣٦٣). ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص٣٠٤.
❸ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٢٣٨). ❹ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٨/ ١٢١. ❺ دلائل النبوة البيهقى: ٦/ ٤٩٦. ❻ كتاب الضعفاء للساجى: ص ٢٦١.
❼ كتاب العلل الدارقطنى: ٥/ ١٣٨. ❽ سنن الدارقطنى: ٤/ ٢٩٥ ❾ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ١١٣. ❿ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٤/ ٢٠٤. ⓫ كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١٣. ⓬ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٦٠.

حـديـث قـائم ، قلت (ابن أبي حاتم): يترك حديثه؟ قال: لا ، بل يكتب حديثه) ❶ امام طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف، متروک ہے۔ ❷ امام مسلم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوعروبہ نے فرمایا: وہ حدیثیں وضع کرتا تھا، امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: "حـديثـه ليـس بـالقائم" امام الساجی نے فرمایا: وہ کذاب، حدیثیں وضع کرتا تھا امام البغوی نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں اس کی روایات سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ اور اہل علم (محدثین) نے اس کی حدیث معرفت کے لیے لکھی ہیں۔ ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضـعـفـاء" میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے "ورمـاه الساجي وغيره بالوضع" ❺

(٧٧) د ق: مـحـمـد بن جابر بن سيار بن طلق السحيمى الحنفي، أبوعبدالله اليمامي أصله كوفي:

روى عن:...... قيس بـن طـلـق الـحـنفي ، وعبدالملك بن عمير ، وعبـدالـعـزيـز بـن رفيع ، وسماك بن حرب ، وأبي إسحاق السبيعي ، ويحيى بن أبي كثير وغيرهم .

روى عنه:...... أخـوه أيـوب بن جابر ، وأيوب السختياني ، وهشام بن حسان ، والثوري ، وقيس بن الربيع ، و وكيع ، وإسحاق بن عيسى بن الطباع ، وابن عيينة ، وجرير بن عبدالحميد ، ومسدد ، وغيرهم .

یہ راوی ضعیف، متروک اور کچھ چیز نہیں ہے جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨/ ٣١٤ . ❷ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٩٦ . ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ٤٠٦ . ❹ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٣٩٧ . ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٣٢ .

امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ [1] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ [2] اور وہ ثقہ نہیں ہے۔ [3] امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں، ضعیف ہے۔ [4] امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ [5] امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ [6] امام الساجی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [7] امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ [8] امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف اور متروک ہے۔ [9] مزید فرمایا: یہ اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہے۔ [10] امام الجوزجانی نے فرمایا: "غیر مقنعين" [11] امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ صدوق، بہت وہم کرنے والا، متروک الحدیث ہے۔ [12] امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ہلاک کرنے والا ہے۔ [13] امام عجلی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [14] امام ابوحاتم نے فرمایا: "ذهب كتبه فى آخر عمره، وساء حفظه، وكان يلقن، وكان عبدالرحمن بن مهدى يحدث عنه ثم تركه بعد، وكان يروى أحاديث مناكير، وهو معروف بالسماع جيد اللقاء رأوا فى كتبه لحقًا وحديثه عن حماد فيه اضطراب، روى عنه عشرة من الثقات" امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ صدوق مگر حدیث میں اختلاط ہوگیا تھا اور اہل علم (محدثین) کے نزدیک ساقط الحدیث ہے۔ امام أبا

---

[1] الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٣. [2] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٥٤). [3] سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٢٥١). [4] سنن الدارقطنى: ٢/ ١٦٣. [5] كتاب الضعفاء للبخارى: (٣٢٣). [6] المعرفة والتاريخ الفسوى: ٣/ ١٦١. [7] كتاب الضعفاء للساجي: ص ٢٤١. [8] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٥٤). [9] السنن الكبرى للبيهقى: ٢/ ٢١٣، ١/ ١٣٤. [10] معرفة السنن والآثار للبيهقى: ١/ ٢٣٣. [11] احوال الرجال للجوزجانى: (١٦٠). [12] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٣٢٩. [13] المحلى لابن حزم: ١٠/ ٤٢٩. [14] تاريخ الثقات العجلى: ص ٤٠١.

الولید الطیالسی نے فرمایا: "نحن نظلم بن جابر بامتناعنا التحدیث عنه" ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث روایت نہیں کرتا مگر جو اس سے بھی بدتر ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: "وکان أعمی یلحق فی کتبه ما لیس من حدیثه ویسرق ما ذوکر به فیعدث به" ❹ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ آخری عمر میں اس کو اختلاط ہو گیا تھا۔ ❽

(۷۸) ت ق: محمد بن أبي حمید، واسمه ابراهیم الأنصاري الزرقی أبو ابراهیم المدنی یلقب حماد:

روی عن:...... زید بن أسلم، ونافع مولی ابن عمر، وسعید المقبری، والمطلب بن عبدالله بن حنطب، وعون بن عبدالله بن عتبة بن مسعود، وموسی بن وردان، وعمرو بن شعیب وجماعة.

روی عنه:...... سعید بن أبي هلال، وابن أبي فدیك، ومحمد بن عدی، وأبو عامر العقدی، وأبو علی الحنفی، والواقدی، وروح بن عبادة، وأبوداود الطیالسی، وغیرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور نا قابل حجت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

---

❶ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۷/ ۲۹۵. ❷ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۳۷٤. ❸ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳/ ٦۱. ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۲۷۰. ❺ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٤/ ٤۱. ❻ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ٤٥. ❼ الضعفاء والمتروکین للذهبی: ص، ۳٤٤. ❽ الکواکب النیرات: ص، ٤۹٤.

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے۔ [1] امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ [2] امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث اور ضعیف ہے۔ [3] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ [4] امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [5] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ [6] امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ [7] امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ [8] امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ [9] اور اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہے۔ [10] امام الساجی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ [11] امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ [12] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: "حدیثه متقارب، وهو مع ضعفه یکتب حدیثه" [13] امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا...... پس جب ایسی صورت اس کی روایت میں زیادہ ہوگئی ہو تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہوگیا۔ [14] امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ [15] علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ [16] امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں

---

[1] تاريخ يحيى بن معين: ١/ ١٣٣. [2] كتاب الضعفاء للبخاري: (٣٢٥). [3] احوال الرجال للجوزجاني: (٢١٦). [4] العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٢/ ٤٠٥. [5] كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٥٣. [6] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ١٤٩. [7] الضعفاء والمتروكون الدارقطني: (٤٨٠). [8] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤٧). [9] سنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٦٤. [10] معرفة السنن الآثار للبيهقي: ٣/ ٢٠٦. [11] كتاب الضعفاء للساجي: ص ٢٤٣. [12] الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٥٤. [13] الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٧/ ٤١٢. [14] كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٧١. [15] الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ٦١. [16] تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٩٠.

ہے۔❶ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔❷ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔❸

(۷۹) ت فق: محمد بن السائب بن بشر بن عمرو بن عبدالحارث بن عبدالعزى الكلبي، أبو النضر الكوفي:

روى عن:...... أخويه سفيان وسلمة، وأبي صالح باذام مولى أم هانئ، وعامر الشعبي وغيرهم.

روى عنه:...... ابنه هشام، والسفيانان، وحماد بن سلمة، وابن المبارك، وابن جريج، وابن إسحاق، وأبومعاوية، ومحمد بن مروان السدي، وهشيم، وأبوعوانة، واسماعيل بن عياش، ويزيد بن هارون وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور کچھ چیز نہیں ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔❹ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔❺ امام الجوزجانی نے فرمایا: "كذاب ساقط" ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔❼ امام ابوعبداللہ الحاکم نے فرمایا: اس کی ابو صالح سے روایت کردہ حدیثیں موضوع (جھوٹی) ہیں۔❽ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ کذاب مشہور ہے۔❾ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے اس کی ابو صالح سے تمام حدیثیں جھوٹ

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ۲۸۸. ❷ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ۲/ ۲۸۹. ❸ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۹۵. ❹ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ۳۰۲. ❺ كتاب الضعفاء للبخاري: (۳۳۲). ❻ احوال الرجال للجوزجاني: (۳۷). ❼ تاريخ يحيى بن معين: ۱/ ۲۰۶. ❽ المدخل الى الصحيح الحاكم: (۱۷۱). ❾ المحلى لابن حزم: ۷/ ٤٨٥.

ہیں۔ ❶ امام ابونعیم نے فرمایا: اس کی "عن أبي صالح" حدیثیں جھوٹی ہیں۔ ❷ امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام سلیمان التیمی نے فرمایا: کوفہ میں دو کذاب تھے ان میں سے ایک کلبی ہے، امام سفیان ثوری نے فرمایا: ہمیں کلبی نے بتایا کہ تجھے جو بھی میری سند سے "عن أبي صالح عن ابن عباس" بیان کیا جائے تو وہ جھوٹ ہے۔ اسے روایت نہ کرنا۔ امام قرۃ بن خالد نے فرمایا: "کانوا یرون ان الکلبي یزرف یعني یکذب" امام ابوحاتم نے فرمایا: اس کی حدیث کو چھوڑ دینے پر لوگوں (محدثین) کا اجماع ہے۔ اس کے ساتھ وقت ضائع نہ کیا جائے، یہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❺ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ھو من الکذابین" ❻ امام بیہقی نے فرمایا: یہ متروک ہے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ❼ مزید فرمایا: اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں متروک ہے۔ ❽ امام یزید بن زریع نے فرمایا: یہ سبائی تھا۔ ❾ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❿ امام مروان بن محمد نے فرمایا: کلبی کی تفسیر باطل ہے۔ ⓫ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: یہ رافضی عبداللہ بن سبا کے اصحاب میں سے تھا، امام زائدہ نے فرمایا: اس کی حدیث کو پھینک دو۔ امام ابوجری نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ

---

❶ السنن الدارقطني: ٤/ ١٣٠، ٢٢٠. ❷ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٢١٠).
❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٥٤. ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٧/ ٣٦٠، ٣٦١. ❺ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤٩). ❻ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: (١٥٥٣). ❼ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٠٤. ❽ الأسماء والصفات للبيهقي: ٤١٤. ❾ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٢٧٥. ❿ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٦٢. ⓫ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٧/ ٣٦١.

ضعیف ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: کہ اس کی روایت میں جھوٹ پر جھوٹ بالکل ظاہر ہے اور اس سے احتجاج صحیح نہیں ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام علی بن الجنید نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ امام الساجی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے اور وہ سخت ضعیف ہے اور غالی شیعہ ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "المفسر متهم بالكذب ورمی بالرفض" ❺

(٨٠) ق: محمد بن عمر بن واقد الوقدى الأسلمى، مولاهم، أبوعبدالله المدنى القاضى:

روى عن:...... محمد بن عجلان، والأوزاعى، وابن جريج، وابن أبي ذئب، ومالك، وسعيد بن بشر، والثورى، وأسامة بن زيد بن أسلم، وأبو معشر المدنى، وغيرهم.

روى عنه:...... محمد بن سعد الكاتب، وأبوبكر بن أبي شيبة، وأبوعبيد القاسم بن سلام وأحمد بن الخليل، وأحمد بن منصور الرمادى، والحارث بن أبي أسامة وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث، منکر الحدیث اور ناقابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام نسائی نے فرمایا: یہ

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٤/ ٧٢-٧٣. ❷ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٥٥. ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١١٧/٥. ❹ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٣٠٥. ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص، ٢٩٨. ❻ كتاب الضعفاء للبخارى: (٣٤٤).

متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام بیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❸ اور ضعیف ہے۔ ❹ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے اور کچھ چیز نہیں ہے۔ ❺ امام ابن حزم نے فرمایا: "مذکور بالکذب" ❻ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ❼ امام ابونعیم نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽ امام الساجی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے مقلوب حدیثیں روایت کرتا تھا اور ثقہ راویوں سے معضل روایات لاتا تھا۔ امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔ ⓫ امام شافعی نے فرمایا: اس کی تمام کتب جھوٹی ہیں، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ حدیثوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔ امام اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: میرے نزدیک یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث تھا۔ امام ابو زرعہ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث اظہار تعجب کے لکھی جائے گی، محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ⓬ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ⓭ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کو امام احمد بن حنبل، امام عبداللہ بن نمیر، امام عبداللہ بن مبارک اور امام اسماعیل بن زکریا نے چھوڑ دیا تھا۔ امام یحییٰ بن معین

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ۳۰۳ . ❷ السنن الدارقطنی: ۲/ ۱٦٤ .
❸ السنن الكبرى للبيهقی: ۱/ ۳۸ . ❹ السنن الكبرى للبيهقی: ۷/ ۳۹۸ . ❺ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۷۱) . ❻ المحلى لابن حزم: ۲/ ۱۵۰ . ❼ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۵۱۱ . ❽ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (۲۳٦) . ❾ كتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۵۰ . ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۷۱) . ⓫ كتاب المجروحين لابن حبان: ۲/ ۲۹۰ . ⓬ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸/ ۲۷ . ⓭ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ۳/ ۸۷ .

نے فرمایا: یہ ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ ❶ امام الجوزجانی نے فرمایا: "لم يكن مقنعا" ❷ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی تمام حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: اس کو چھوڑنے پر محدثین کا اجماع ہے۔ ❹ مزید امام ذہبی نے فرمایا: وہ علم کا سمندر ہے، چونکہ اس کی حدیث چھوڑ دینے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے اس لیے میں نے اس کے حالات یہاں ذکر نہیں کیے بلا شبہ علم کا خزانہ ہے، لیکن حدیث میں غیر محفوظ ہے۔ ❺ امام ابن قیم نے فرمایا: یہ قابل حجت نہیں ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❼

(۸۱) ٤: محمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى الأنصاري أبو عبدالرحمن الكوفى الفقيه قاضى الكوفة:

روى عن:...... أخيه عيسىٰ، وابن أخيه عبدالله عيسى، ونافع مولى ابن عمر، وأبي الزبير المكى، وعطاء بن أبي رباح، وعطية، وعمرو بن مري، وسلمة بن كهيل، والمنهال بن عمرو وغيرهم.

روى عنه:...... ابنه عمران، وزائدة وابن جريج، وقيس بن الربيع، وشعبة، والثورى، وعيسى بن يونس، ووكيع، وعبيدالله بن موسى وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور نا قابل حجت ہے۔ جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ملاحظہ فرمائیں:

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ١٠٧، ١٠٨. ❷ احوال الرجال للجوزجاني: (٢٢٨). ❸ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٤٨٤. ❹ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٢٥٤. ❺ تذكرة الحفاظ للذهبى: ١/ ٢٦٧. ❻ المنار المنيف لابن قيم: ص ٢٣. ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣١٣.

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (1) امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف، بُرے حافظے والا تھا۔ (2) امام دارقطنی نے فرمایا: یہ بُرے حافظے والا، بہت وہم کرنے والا تھا۔ (3) امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ (4) امام بیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ (5) مزید فرمایا: یہ بُرے حافظے والا، بہت وہم کرنے والا تھا۔ (6) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ (7) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ حدیث میں پختہ نہیں ہے۔ (8) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ (9) امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ (10) امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "وہ بُرے حافظہ والا، مضطرب الحدیث ہے، "غلط في أحاديث من أحاديث الحكم" (11) امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں کہ امام شعبہ نے اس پر جرح کی ہے۔ (12) امام ترمذی نے امام المحدثین امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا؟ تو امام بخاری نے فرمایا: وہ سچا ہے۔ اور میں اس سے روایت نہیں کرتا، کیونکہ اس کی صحیح حدیثوں سے ضعیف حدیثوں کی پہچان نہیں ہو سکی اور جو اس قسم کا راوی ہو، پس میں اس سے روایت نہیں لیتا۔ (13) امام نسائی نے فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں، بُرے حافظے والا ہے۔ (14) امام شعبہ نے فرمایا: "أفادني بن أبي ليلى أحاديث فاذا هي مقلوبة، ما رأيت أحدًا أسوأ حفظًا من بن أبي ليلى" امام زائدة

---

(1) تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: (٧٢). (2) المحلى لابن حزم: ٦/ ٧١، ٧/ ١٢٣.
(3) سنن الدارقطني: ٢/ ٢٦٣. (4) الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠٢. (5) السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣٢٩، ٥/ ٧٣. (6) السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٢. (7) الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٨٠). (8) سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٧٨).
(9) الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٧٦. (10) الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ٩٨.
(11) العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٣٦٩، ٤١١، ٥٣٧. (12) التاريخ الكبير للبخاري: ١/ ١٦٣. (13) السنن الترمذي: (٣٦٤). (14) عمل اليوم والليلة للنسائي: (٢١٣).

اس سے روایت نہیں کرتے تھے، اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام ابوحاتم نے فرمایا: "محله الصدق كان سيء الحفظ شغل بالقضاء فساء حفظه لا يتهم بشيء من الكذب انما ينكر عليه كثرة الخطا يكتب حديثه، ولا يحتج به" امام ابوزرعہ نے فرمایا: یہ نیک ہے، قوی نہیں ہے۔ ❶ امام یحییٰ نے فرمایا: وہ انتہائی بُرے حافظے والا تھا، امام ابن عدی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❸ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث، برے حافظے والا تھا، اور برے حافظے کی وجہ سے حدیثوں کو بدل دیتا تھا، اور بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ردی حافظے والا، بہت زیادہ وہم کرنے والا، فاحش الخطاء تھا، "يروى الشئ على التوهم، ويحدث على الحسبان فكثر المناكير فى روايته فاستحق الترك" امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام ابن جریر الطبری نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا، واہی الحدیث ہے، امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: اس کی عام حدیثیں مقلوب ہیں، امام الساجی نے فرمایا: "كان سيئ الحفظ، لا يتعمد الكذب فكان يمدح فى قضائه، فأما فى الحديث فلم لكن حجة" ❻ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ ❼

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٧/ ٤٣١ . ❷ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٣٨٩ . ❸ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٤/ ٩٩ . ❹ احوال الرجال للجوزجانى: (٨٦). ❺ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٤٤ . ❻ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ١٩٥ . ❼ السنن الترمذى: (٣٦٤).

(٨٢) ت ق: محمد بن عبيدالله بن أبي سليمان العرزمي الفزاری أبو عبدالرحمن الكوفي:

روى عن:...... عطاء بن أبي رباح، وعطية العوفى، ومكحول، ونافع، وأبي إسحاق السبيعى، وعبيدالله بن زحر، وعبدالرحمن بن مروان، وقتادة، ومحمد بن زياد، وعمرو بن شعيب، وأبي الزبير المكى وغيرهم.

روى عنه:...... ابنه عبدالرحمن، وشعبة، والثورى، و شريك وعبدالعزيز بن مسلم، وقاسم بن اسماعيل، واسماعيل بن عياش، وعلى بن مسهر، ومحمد بن فضيل، ويزيد بن هارون، وعبدالرزاق وغيرهم.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور کچھ چیز نہیں ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: محدثین نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❷ مزید فرمایا: میں اس کی حدیث میں سے کوئی چیز بھی روایت نہیں کرتا۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❹ اور امام ابن المبارک، امام یحییٰ القطان اور امام ابن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔ ❻ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک الحدیث ہے ❼ اور محدثین کا اس کی روایات کو چھوڑ دینے پر اجماع ہے۔ ❽ امام ابن حزم نے فرمایا: "هالك مطرح" ❾

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص٣٠٢. ❷ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٣١٣، ٣١٤. ❸ مسند أحمد: ٢/ ٢٠٨. ❹ كتاب العلل للدارقطنى: ٥/ ١٣٩. ❺ السنن الدارقطنى: ٤/ ١٣٠. ❻ احوال الرجال للجوزجانى: (٤٩). ❼ السنن الكبرى للبيهقى: ١/ ٣٤٣. ٦/ ١١٠. ❽ معرفة السنن والآثار للبيهقى: ٧/ ٥٠٥.
❾ المحلى لابن حزم: ٩/ ١٢٥.

امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❶ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: "وکان صدوقاً الا ان کتبه ذهبت وکان ردیء الحفظ فجعل یحدث من حفظه ویهم فکثر المناکیر فی روایة" ❹ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❺ امام عجلی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❻ امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ امام عمرو بن علی کہتے ہیں۔ امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں سخت ضعیف ہے، امام ابوزرعہ نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ اور ہم نے اس سے حدیث لکھنا چھوڑ دی ہے۔ ❽ امام ابن معین نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔ ❾ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❿ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ⓫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ⓬ علامہ طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔ ⓭ امام الحاکم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے اور امام احمد الحاکم نے فرمایا: "لیس حدیثه بالقائم" امام الساجی نے فرمایا:

---

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ١٠٥. ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤٤). ❸ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٨٣. ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٤٦. ❺ كتاب الضعفاء للبخاري: (٣٤٣). ❻ تاريخ الثقات للعجلي: ص ٤٠٩. ❼ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ١٦٤. ❽ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨/ ٤، ٥. ❾ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٢٤٥، ٢٥٤. ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤٤). ⓫ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: ص ٣٦٤. ⓬ تحرير تقريب التهذيب: ٣/ ٢٨٥. ⓭ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٩٢.

وہ سچا منکر الحدیث ہے، اہل علم (محدثین) نے اس کی حدیثیں چھوڑ دینے پر اجماع نقل کیا ہے، اس کی روایتیں منکر ہیں۔ ❶

(۸۳) ت ق: محمد بن الفضل بن عطية بن عمر بن خالد العبسي مولاهم أبو عبدالله الكوفي، ويقال المروزي:

روى عن:...... أبيه، وأبي إسحاق السبيعي، وزيد بن أسلم، وعمرو بن دينار، وسماك بن حرب، وزياد بن علاقة وابن عجلان، وداؤد بن أبي هند، ومحمد بن واسع، وابن جريج وغيرهم.

روى عنه:...... قيس بن الربيع وهو من شيوخه، وبقية، وأبوأسامة، وعيسى بن موسى غنجار، ويحيى بن يحيى النيسابوري، وأسد بن موسى، وعباد بن يعقوب وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، کذاب، اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔ ❹ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، کذاب ہے۔ ❻ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❼ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ❽ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ

---

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ٢٠٨. ❷ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠٣. ❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٣٩٨. ❹ كتاب الضعفاء للبخاري: (٣٤٧).
❺ طبقات ابن سعد: ٧/ ٣٨٨. ❻ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٦١، ٥٧٠).
❼ احوال الرجال للجوزجاني: (٣٧٢). ❽ كتاب العلل للدارقطني: ٥/ ١٤٠.
❾ السنن الدارقطني: ١/ ١٥٧.

ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کرتا ہے، اس اعتبار سے اس سے حدیث روایت کرنا حلال نہیں ہے۔ 1 امام الحاکم ابوعبداللہ نے فرمایا: اس نے زید بن اسلم، منصور بن معتمر، ابو اِسحاق اور داود بن ابو ہند سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں۔ 2 امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں جھوٹوں کی حدیثوں میں سے ہیں۔ 3 "یحییٰ بن الضریس یقول لعمرو بن عیسی، وحدث عن محمد بن الفضل الخراسانی، ألهم أنهك عن هذا الكذاب" امام اِسحاق بن سلیمان نے فرمایا: "حدیث الکذابین" امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ امام ابوحفص عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، کذاب ہے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے، اس کی حدیث ترک کر دی گئی ہے۔ امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ 4 امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ 5 امام ابونعیم نے فرمایا: اس نے زید بن اسلم، منصور بن معمر، وابی اِسحاق، داود بن ابی ہند سے موضوع (جھوٹی) روایت بیان کی ہیں۔ 6 امام ترمذی نے فرمایا: وہ میرے اصحاب (محدثین) کے نزدیک ضعیف، حدیث میں گیا گزرا ہے۔ 7 امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے، ضعیف ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام حدیثوں میں ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی۔ 8 امام بیہقی نے فرمایا: وہ متروک 9 ضعیف ہے۔ 10 امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ 11 امام

---

1 كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٧٨ . 2 المدخل الى الصحيح الحاكم: (١٨٠) . 3 العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٢/ ٥٤٩ . 4 الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨/ ٦٧ . 5 الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤١) . 6 كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٢٢٠) . 7 السنن الترمذی: (٥٠٩) . 8 الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٧/ ٣٥٣، ٣٦٠ . 9 السنن الكبرى للبيهقی: ٤/ ٣٤٨ . 10 شعب الايمان للبيهقی: ٦/ ٤٠٠ . 11 الضعفاء والمتروكين للجوزی: ٣/ ٩٢ .

عقیلی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ [1] امام المفضل الغلابی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام صالح بن محمد نے فرمایا: یہ موضوع (جھوٹی) حدیثیں گھڑتا تھا۔ امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے، اور امام خطیب بغدادی نے فرمایا: "وحدث بها بمناكير وأحاديث معضلة" [2] امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا، اور بعض محدثین نے اس کو کذاب کہا ہے۔ [3] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: محدثین نے اس کو کذاب کہا ہے۔ [4]

(۸۴) تمییز: محمد بن مروان بن عبداللّٰہ بن اسماعیل بن عبدالرحمن السدی الأصغر کوفی:

روی عن:...... الأعمش، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وعبيدالله بن عمرو، وعمرو بن ميمون، وجويبر بن سعيد، ومحمد بن السائب الكلبي صاحب التفسير، وغيرهم.

روی عنه:...... ابنه علي، وهشام بن عبيدالله الرازي، ويوسف بن عدي، ومحمد بن عبيد المحاربي، وصالح بن محمد الترمذي، والحسن بن عرفة وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور حدیث میں گیا گزرا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے، اور اس کی حدیث بالکل نہیں لکھی جائے گی۔ [5] امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ [6] امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ (حدیث میں) گیا گزرا ہے۔ [7] امام یعقوب بن سفیان نے

---

[1] الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ١٢٠. [2] تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ٢٥٧.
[3] المغني في الضعفاء للذهبي: ٢/ ٢٦١. [4] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣١٥.
[5] كتاب الضعفاء للبخاري: (٣٥٠). [6] الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص ٣٠٣.
[7] احوال الرجال للجوزجاني: (٥٠).

فرمایا: اور وہ ضعیف غیر ثقہ ہے۔ [1] امام الحاکم ابو عبداللہ نے فرمایا: اس کی اکثر روایات ساقط ہے۔ [2] امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ [3] امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے۔ [4] امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ [5] اور اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں متروک اور کسی چیز میں قابل حجت نہیں ہے۔ [6] امام ابونعیم نے فرمایا: اس کی اکثر روایات ساقط ہے۔ [7] امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایتیں غیر محفوظ ہیں، اور اس کی روایتوں کے درمیان ضعف واضح ہے۔ [8] امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ [9] امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ [10] امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایتیں بیان کرتا تھا، پرکھ کے بغیر اس کی روایت لکھنا حلال نہیں ہے کسی حال میں بھی اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ [11] امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ [12] امام یحیٰی بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام جریر نے فرمایا: وہ کذاب ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں گیا گزرا ہے، متروک الحدیث ہے، اس کی حدیث بالکل لکھی نہیں جائے گی۔ [13] علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ کذاب ہے۔ [14] امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے، اور اس پر (جھوٹ)

---

[1] المعرفة والتاريخ الفسوى: ٣/ ١٨٦ . [2] المدخل الى الصحيح الحاكم: (١٨٤) . [3] الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ٩٨ . [4] الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (٤٧٠) . [5] شعب الايمان للبيهقى: ١/ ٢٢١ [6] الأسماء والصفات للبيهقى: (٤١٤) . [7] كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (٢٢٤) . [8] الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ٥١٣ . [9] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٧٥) . [10] كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٥٧ . [11] كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٨٦ . [12] الضعفاء الكبير للعقيلى: ٤/ ١٣٦ . [13] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨/ ١٠٠ . [14] تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٩٥ .

کی تہمت لگائی ہے۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "متهم بالكذب" ❷

حرف (هـ)

(٨٥) تمييز: هارون بن سعد مولى قريش حجازى:

روى عن:...... المطلب بن عبدالله بن حنطب.

روى عنه:...... معن بن عيسى القزاز.

یہ راوی ''مقبول'' یعنی مجہول ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: میں اس کو نہیں پہچانتا (مجہول ہے)۔ ❹

(٨٦) عس: هارون بن صالح الهمدانى:

روى عن:...... أبي هند الحارث بن عبدالرحمن الهمدانى، وأبي الجلاس.

روى عنه:...... محمد بن الحسن بن الزبير الأسدى.

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ''مستور'' ہے۔ ❺ یعنی یہ ''مجہول'' ہے۔ ❻

(٨٧) س: هانئ بن عبدالله بن الشخير بن عوف بن كعب بن وقدان بن الحريش العامرى:

روى عن:...... أبيه وقيل عن رجل من بلحريش.

روى عنه:...... أبو بشر جعفر بن أبي وحشية.

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ''مقبول'' یعنی مجہول ہے۔ ❼

---

❶ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٣٧١. ❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣١٨.
❸ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٣٠. ❹ ميزان الاعتدال للذهبى: ٤/ ٢٨٤.
❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٦١. ❻ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٣١.
❼ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٣٤.

(۸۸) د ت: هانئ بن عثمان الجهني أبو عثمان الكوفي:

روى عن:...... أمه حميضة بنت ياسر .

روى عنه:...... عبدالله بن داود الغريبى ، ومحمد بن بشر العبدى ، ومحمد بن ربيعة الكلابى .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ''مقبول'' یعنی مجہول الحال ہے۔ [1]

(۸۹) د: هانئ بن قيس الكوفي:

روى عن:...... حبيب بن أبي مليكة ، والضحاك بن مزاحم .

روى عنه:...... سالم الأفطس ، وكليب بن وائل ، وأبو خالد الدالانى .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ راوی ''مستور'' یعنی مجہول الحال ہے۔ [2]

(۹۰) د ت ق: هانئ أبو سعيد البربري الدمشقي مولى عثمان:

روى عن:...... عثمان رضی اللہ عنہ ، وجدى بن الحارث مولى عمر .

روى عنه:...... أبو وائل عبدالله بن بحير بن ريسان القاص ، وسليمان ويقال عمرو بن يثربى .

یہ راوی مجہول الحال ہے، متقدمین محدثین میں سے کسی ایک بھی معتبر محدث سے اس کی توثیق ثابت نہیں ہے، امام نسائی کا ''لیس بہ باس'' کہنا بسند ثابت نہیں۔ واللہ اعلم! علاوہ ازیں امام ابن حجر عسقلانی کا اسے ''صدوق'' کہنا ان کا علمی تساہل ہے۔ نیز متساہلین محدثین کی توثیق ناقابل حجت ہے۔ (دیکھئے اسی کتاب کا مقدمہ)

(۹۱) عس: هانئ مولى علي بن أبي طالب:

روى عن:...... على رضی اللہ عنہ .

---

[1] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٦٢ . [2] تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٦٢ .

روى عنه:...... عبدالرحمن بن يعقوب مولى الحرفة .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ''مقبول'' یعنی مجہول ہے۔ ❶ امام ذہبی نے فرمایا: یہ معروف نہیں ہے یعنی ''مجہول'' ہے۔ ❷

حرف (یاء)

(۹۲) بخ ت ق: يزيد بن أبان الرقاشي أبو عمرو البصري القاص الزاهد:

روى عن:...... أبيه ، وأنس بن مالك ، وغنيم بن قيس ، والحسن البصري ، وقيس بن عباية وغيرهم .

روى عنه:...... ابنه عبدالنور ، وابن اخيه الفضل بن عيسى بن أبان ، وقتادة ، وابن المنكدر ، وأبوالزناد ، وصفوان بن سليم ، واسماعيل بن مسلم المكى ، ودرست بن زياد ، وغيرهم .

یہ راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث ہے، اور متروک الحدیث ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ ضعیف اور قدریہ تھا۔ ❹ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكون" میں کیا ہے۔ ❼ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٦٣ . ❷ ميزان الاعتدال للذهبی: ٤/ ٢٩١ .
❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبه لابن المدينی: (٤) . ❹ طبقات ابن سعد: ٤/ ٢٦٣ . ❺ الضعفاء والمتروكين للنسائی: ص ٣٠٧ . ❻ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٧٠ . ❼ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی: (٥٩٣) .

فرمایا: امام شعبہ نے اس کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے۔ ❶ امام الساجی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام بیہقی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، کچھ چیز نہیں ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام شعبہ نے فرمایا: یزید الرقاشی سے روایت کرنے سے زنا کرنا بہتر ہے۔ ❽ امام ابن حبان نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں وہ نیک آدمی تھا، لیکن حدیث میں کچھ چیز نہیں ہے۔ ❾ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❿ علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ⓫ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ⓬ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓭ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓮

---

❶ كتاب الضعفاء للبخاري: (٤١٣). ❷ كتاب الضعفاء للساجي: ص ٢٨٠. ❸ الأسماء والصفات للبيهقي: ص ٣٢٤. ❹ المحلى لابن حزم: ٢/ ١٣، ٣٥. ❺ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٢٠٦. ❻ المعرفة والتاريخ الفسوي: ٢/ ٢٧٣. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٦٩٤). ❽ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ٣٧٣. ❾ كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ٩٨. ❿ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩/ ٣٠٩. ⓫ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٣٠٥. ⓬ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ١٩٦. ⓭ الكاشف للذهبي: ٣/ ٢٤٠. ⓮ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٨١.

(۹۴۳) خت م ٤ :يـزيـد بـن أبـي زيـاد القرشي الهاشمي أبو عبدالله مولاهم الكوفي:

روى عن:...... إبـراهيـم الـنـخـعـى، وعبدالله بن معقل بن مقرن، وعبـدالـرحـمن بن أبي ليلى، وعبدالرحمن بن أبي نعم، وأبي صالح السمان، ومجاهد، وعكرمة، ومحمد بن على بن عبدالله بن عباس، ومقسم مولى ابن عباس، وثابت البنانى، وغيرهم.

روى عنه:...... إسماعيل بن أبي خالد، وزائدة، وشعبة، وزهير بن معـاوية، وعبـدالـعزيز بن مسلم، وهشيم، وأبو عوانة، وأبوبكر بن عياش، وشريك، والسـفيـانـان، وجرير بن عبدالحميد، وعلى بن مسهر، وغيرهم.

یزید بن ابی زیاد راوی شیعہ تھا، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہوگیا تھا۔ (1) یہ مدلس بھی تھا۔ (2) مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ امام نسائی نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ (3) مزید فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ (4) امام الجوزجانی نے فرمایا: میں نے محدثین سے سنا، وہ اس کو حدیث میں ضعیف کہتے تھے۔ (5) امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، بُرے حافظے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ مزید فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، امام الاوزاعی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ (6)

---

(1) الـكـواكـب الـنيرات لابن الكيال: ص ٥٠٩، ٥١٠. (2) الـفـتـح الـمبين فى تحقيق طبـقات المدلسين: ص ٦٦. (3) السـنـن الـكبرى للنسائى، كتاب الصيام باب الحجامة للصائم. (4) الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٧. (5) احوال الرجال للجوزجانى: (١٣٥). (6) السنن الكبرى للبيهقى: ٨/ ٣٠٥، ٢/ ٨٢.

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ حافظ نہیں ہے، حدیث میں قوی نہیں ہے، یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ (1) امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ (2) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں، ضعیف الحدیث ہے۔ (3) مزید فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ (4) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں، یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ (5) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ (6) امام دارقطنی نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا تھا، شیخ، ثقہ نہیں ہے۔ (7) ضعیف، نا قابل حجت ہے۔ (8) مزید فرمایا: "لقن یزید فی آخره عمره، وکان قد اختلط" (9) امام شعبہ نے فرمایا: "کان یزید بن أبي زیاد رفاعاً" امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: یہ کوفی کمزور ہے، اس کی حدیث لکھی جائے، اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ (10) امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: "یزید بن أبي زیاد ارم به" امام وکیع نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے، امام علی بن مدینی نے فرمایا: "ضعف امرة" (11) امام ابن حبان نے فرمایا: "کان صدوقاً الأ أنه لما کبر ساء حفظه وتغیر، وکان یلقن ما لقن فوقعت المناکیر فی حدیثه فسماع من سمع منه قبل التغیر صحیح" (12) امام ابن فضیل نے فرمایا: یہ شیعہ کے بڑے ائمہ میں سے تھا، امام ابن عدی

---

(1) العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٣٦٩، ٢/ ٤٨٤، ٣/ ٤٦٥. (2) المحلى لابن حزم: ٧/ ٧٢. (3) سوالات ابن الجنید لیحیى بن معین: (٩٢٩). (4) تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (٢٥٠). (5) الضعفاء والكذابین لابن شاهین: (٧٠٢). (6) الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٢٠٩. (7) كتاب العلل للدارقطني: ٤/ ٢٥، ١٠/ ٢٥٠. (8) السنن الدارقطني: ٤/ ٢٤٤. (9) السنن الدارقطني: ١/ ٢٩٤. (10) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩/ ٣٢٧. (11) الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ٣٨٠. (12) كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١٠٠.

نے فرمایا: اور یہ اہل کوفہ کے شیعہ میں سے تھا اور اس کی حدیث ضعفاء کے ساتھ لکھی جائے گی۔ ❶ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: "في القلب منه" ❷ احناف کے بڑے امام ابن الترکمانی حنفی نے کہا: "مضعف" ❸ امام ذہبی نے فرمایا: وہ مشہور بُرے حافظے والا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "ضعيف كبر فتغير صار يتلقن وكان شيعيا" ❺

(۹۴) سي: يزيد بن عبدالعزيز الرعيني الحجري المصري:

روى عن:...... يزيد بن محمد القرشي .

روى عنه:...... سعيد بن أبي أيوب ، وابن لهيعة .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ "مقبول" یعنی مجہول الحال" ہے۔ ❻ بلکہ الشیخ شعیب الأرنووط اور الدکتور بشار عواد معروف نے اسے "مجہول الحال" ہی کہا ہے۔ ❼ امام ذہبی نے فرمایا: "لا يكاد يعرف" (یعنی مجہول ہے) ❽

(۹۵) د ت ق: يحيى بن أبي حية أبو جناب الكلبي الكوفي:

روى عن:...... أبيه ، ويزيد بن البراء بن عازب ، وعبدالرحمن بن أبي ليلى ، والضحاك بن مزاحم ، والحسن البصري ، وأبي بردة بن أبي موسى ، وشهر بن حوشب وغيرهم .

روى عنه:...... السفيانان ، والحسن بن صالح ، وجرير ، وهشيم ، وعبدة بن سليمان الكلابى ، ووكيع ، وجعفر بن عون ،

---

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٩/ ١٦٤ ، ١٦٦ . ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ٢٠٨ . ❸ الجوهر النقي: ٢/ ٢٠٨ . ❹ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٥٣٧ . ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٨٢ . ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٨٣ . ❼ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ١١٥ . ❽ ميزان الاعتدال للذهبى: ٤/ ٤٣٣ .

وأبونعيم وغيرهم .

یہ راوی ضعیف، متروک اور مدلس ہے۔ [1] وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ القطان اس کو ضعیف کہتے تھے۔ [2] امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ [3] امام الجوزجانی نے فرمایا: اس کی حدیث ضعیف ہے۔ [4] امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ [5] امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ [6] امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ [7] امام عجلی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، اس کی حدیث لکھی جائے اور اس میں کمزوری ہے۔ [8] امام ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید کہتے ہیں: میں نے کہا، یہ حدیث میں کیسا ہے؟ تو امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ [9] امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عبدالرحمٰن اس سے کوئی چیز روایت نہیں کرتے تھے۔ [10] امام ابن حزم نے فرمایا: امام یحییٰ القطان اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس سے روایت کرنا ترک کر دیا تھا، "وضعف وذكر بالتدليس" [11] امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والكذابين" میں کیا ہے۔ [12] امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ [13] امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكون" میں کیا ہے۔ [14] امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف،

---

[1] الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ٨١ . [2] كتاب الضعفاء للبخارى: (٤٠٤) . [3] الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ٣٠٧ . [4] احوال الرجال للجوزجانى: (١٢٠) . [5] الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٦٦٩ . [6] طبقات ابن سعد: ٦/ ٣٨١ . [7] العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٣/ ١١٤ . [8] تاريخ الثقات للعجلى: ص ٤٧١ . [9] سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٧٠١) . [10] الضعفاء الكبير للعقيلى: ٤/ ٣٩٩ . [11] المحلى لابن حزم: ٨/ ٤٨٢ . [12] الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٦٧٧) . [13] الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ١٩٣ . [14] الضعفاء والمتروكون للدارقطنى: (٥٧٦) .

مدلس تھا۔ ❶ امام عثمان بن سعید نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابو حاتم نے فرمایا: "لا تکتب منه شيئاً ليس بالقوى، وعون بن ذكوان احب الى منه" ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: "وكان ممن يدلس على الثقات ما سمع من الضعفاء فالتزق به المناكير الى يرويها عن المشاهير فوها" امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، ضعیف، ضعیف ہے۔ ❹ امام الساجی نے فرمایا: یہ کوفی صدوق منکر الحدیث ہے، امام ابن عمار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ امام ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن سعید القطان نے فرمایا: اس سے روایت کرنا حلال نہیں ہے۔ ❼ امام ذہبی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے اور کثرت سے تدلیس کرتا تھا۔ ❾

(٩٦) د ق: يحيى بن العلاء البجلى أبو سلمة، و يقال أبو عمرو الرازى:

روى عن:...... عمه شعيب بن خالد، والزهرى، ويحيى بن سعيد الأنصارى، ومحمد بن يحيى، ومحمد بن أبي يحيى الأسلمى، و عبدالله بن محمد بن عقيل، وشبل بن عباد، والأعمش، وابن عجلان، وغيرهم.

---

❶ المعرفة والتاريخ الفسوى: ٣/ ١٩٢ . ❷ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمى: (٩٢٨) .
❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩/ ١٧٢ . ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١١١ . ❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ١٣٠ . ❻ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٩/ ٥١ . ❼ ميزان الاعتدال للذهبى: ٤/ ٣٧١ . ❽ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٥١٣ . ❾ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٧٤ .

روى عنه:...... عبدالرزاق، ومعاذ بن هشام، ومحمد بن ربيعة ومحمد بن عيسى بن الطباع، وجبارة المغلس وغيرهم.

یہ راوی کذاب، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور نا قابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: "یعرف وینکر" ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❹ اور کچھ چیز نہیں ہے۔ ❺ امام بیہقی نے فرمایا: وہ متروک ❻ ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ ❼ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام وکیع نے اس پر کلام (جرح) کی ہے۔ ❽ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان ممن ينفرد عن الثقات بالأشياء المقلوبات الى اذا سمعها من الحديث صناعته سبق الى قلبه أنه كان المتعمد لذلك، لا يجوز الاحتجاج به" ❾ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی روایات میں متابعت نہیں کی گئی اور تمام روایات غیر محفوظ ہیں اور اس کی روایات اور حدیث میں ضعف واضح ہے۔ ❿ امام الجوزجانی نے فرمایا: "غير مقنع" ⓫ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام ابراہیم بن یعقوب نے فرمایا: وہ شیخ واہی (سخت ضعیف) ہے۔ ⓬

---

❶ الضعفاء والمتروكين للنسائي: ص، ٣٠٦. ❷ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (٥٧٩). ❸ المعرفة والتاريخ الفسوى: ٣/ ٢١١. ❹ تاريخ يحيى بن معين: ٢/ ٢٨٤. ❺ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (٨٣٧). ❻ السنن الكبرى للبيهقى: ٢/ ١٥٧. ❼ المعرفة السنن والآثار للبيهقي: ٢/ ٢٣٦. ❽ كتاب الضعفاء للبخارى: (٤١٠). ❾ كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١١٦. ❿ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدى: ٩/ ٢٣، ٢٨. ⓫ احوال الرجال للجوزجانى: (٣٧١). ⓬ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٤/ ٤٧٣.

امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❶ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❷ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ❹ امام وکیع (بن جراح) نے فرمایا: "ما أقول فی رجل حدث بعشرة أحادیث فی خلع النعل اذا وضع الطعام" امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ سخت متروک الحدیث ہے، امام ابوسلمہ نے فرمایا: یہ راوی کمزور ہے۔ امام ابوزرعہ نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور ہے۔ امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ ❺ امام ذہبی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ''اس پر حدیثیں وضع کرنے کی تہمت ہے۔'' ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کذاب ہے اور حدیثیں وضع کرتا تھا۔ امام الساجی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، اس میں کمزوری ہے۔ ❾

(۹۷) د: يحيى بن ميمون بن عطاء بن زيد القرشي أبو أيوب التمار البصري البغدادي:

روى عن:...... ثابت، وعاصم الأحول، وابن جريج، وعبد الله المثنى الانصارى، وعلى بن زيد بن جدعان، وليث بن أبي سليم، ومحمد بن أبي حميد، ويونس بن عبيد وغيرهم.

---

❶ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٦٨٦). ❷ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ٢٠٠. ❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢/ ٥٢٧. ❹ المحلى لابن حزم: ١٠/ ١٦٩. ❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩/ ٢٢١، ٢٢٢. ❻ الضعفاء والمتروكين للذهبى: ص ٤٣٧. ❼ الكاشف للذهبى: ٣/ ٢٦٥. ❽ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٧٨. ❾ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ١٦٦، ١٦٧.

روى عنه:...... معتمر بن سليمان، والحسن بن الصباح البزار، وعبدالأعلى بن حماد النرسى، ومحمد بن يحيى بن أبي حزم، ومحمد بن حرب، وعلى بن مسلم الطوسى وغيرهم.

یہ راوی کذاب، منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❶ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ کذاب تھا، یہ علی بن زید سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا ہے اور اس نے عاصم الاحول سے منکر حدیثیں روایت کی ہے۔ ❷ امام الساجی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ليس بشيئ خرقنا أحاديثه كان يلقن الأحاديث" امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کرنے کے بعد فرمایا: امام نسائی کہتے ہیں: وہ ثقہ اور مامون نہیں ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: اس سے روایت کرنا حلال نہیں اور کسی حال میں بھی اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❻ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❼ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔ امام مسلم بن الحجاج نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ امام الساجی نے فرمایا: یہ جھوٹ بولتا تھا اور علی بن زید سے روایت کردہ حدیثیں باطل ہیں اور امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔ ❽ امام ذہبی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے

---

❶ كتاب العلل للدارقطنى: ٤/ ٢٢. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩/ ٢٣٢. ❸ كتاب الضعفاء للساجى: ص ٢٨٧. ❹ الكامل فى الضعفاء الرجال لابن عدى: ٩/ ٧٦. ❺ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ٢٠٤. ❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ٣/ ١٢١. ❼ الضعفاء الكبير للعقيلى: ٤/ ٤٢٦. ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ١٨٤. ❾ المغنى فى الضعفاء للذهبى: ٢/ ٥٣٠.

فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❶

(۹۸) ت س :یونس بن سلیم الصنعانی:

روی عن:...... یونس بن یزید الأیلی .

روی عنه:...... عبد الرزاق .

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔ متساہلین محدثین کی توثیق نا قابل حجت ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ امام نسائی نے فرمایا: "لا نعرفه" (یعنی مجہول ہے) ❷ جرح وتعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ما أعرفه" (یعنی مجہول ہے۔) ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "أظنه لاشیء" ❹ امام ابن عدی نے فرمایا: "لیس بالمعروف" (یعنی مجہول ہے) ❺ امام عقیلی نے فرمایا: "لا یتابع علی حدیثه ولا یعرف الابه" (یعنی یہ مجہول ہے) ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے متساہلین محدثین کی توثیق کو نہ قبول کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❼ اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ نے متساہلین کی توثیق کو رد کرتے ہوئے فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❽

(۹۹) د ت س :یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم الثقفی:

روی عن:...... البراء ابن عازب .

روی عنه:...... أبو یعقوب إسحاق بن ابراهیم الثقفی .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ''مقبول'' یعنی مجہول الحال ہے۔ ❾ بلکہ الشیخ شعیب

---

❶ تقریب التهذیب لابن حجر : ص ۳۷۹ . ❷ السنن الکبری للنسائی : ۱/ ۴۵۰ . ❸ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی : (۸۸۷) . ❹ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم : ۹/ ۲۹۵ . ❺ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۸/ ۵۱۹ . ❻ الضعفاء الکبیر للعقیلی : ٤/ ٤٦٠ . ❼ تقریب التهذیب لابن حجر : ص ۳۹۰ . ❽ سلسلة الضعیفة للألبانی : ۳/ ۳۹٤ . ❾ تقریب التهذیب لابن حجر : ص ۳۹۰ .

الارنووط اور الدکتور بشار عواد معروف نے فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❶

(۱۰۰) بخ د ت س :يعلي بن مملك حجازي:
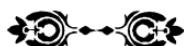
روى عن:...... أُم سلمة ، وأُم الدرداء .

روى عنه:...... ابن أبي مليكة .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ''مقبول'' یعنی ''مجہول'' ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: ''ليس بذلك المشهور'' یعنی مجہول ہے۔ ❸ لہٰذا یہ راوی مجہول ہی ہے۔ ❹

اللہ کی توفیق اور فضل و رحمت سے پہلی جلد مکمل ہوئی۔ والحمد للّٰہ ان شاء اللہ دوسری جلد راوی نمبر ''۱۰۱'' سے شروع ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حدیث کی سند کی تحقیق کر کے آگے پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین) اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

---

❶ تحرير تقريب التهذيب : ٤/ ١٤٠ . ❷ تقريب التهذيب لابن حجر : ص ٣٨٨ .
❸ السنن الكبرى للنسائي كتاب الصلاة باب الترتيل با لقراءة . ❹ تحرير تقريب التهذيب : ٤/ ١٣١ .

مراجع ومصادر

١: القرآن الكريم .

٢: صحيح بخاری ، مترجم: امام المحدثين امام أبوعبد الله محمد بن اسماعيل البخاری ، المتوفی: ٢٥٦هـ ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔

٣: فتح الباري شرح صحيح البخاري: امام أحمد بن علی بن حجر العسقلاني ، المتوفی : ٨٥٢هـ ، مکتبہ دارالسلام الریاض، سعودی عرب۔

٤: صحيح مسلم ، مترجم: امام مسلم بن الحجاج ، المتوفی: ٢٦١هـ ، نعمانی کتب خانہ، لاہور۔

٥: سنن أبوداؤد ، مترجم: امام أبوداؤد سليمان بن الاشعث السجستاني ، المتوفی: ٢٧٥هـ ، نعمانی کتب خانہ لاہور۔

٦: عون المعبود شرح سنن أبي داؤد: علامه أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادی ، دارالكتب العلمية ، بيروت لبنان .

٧: السنن الترمذي ، مترجم: امام أبوعيسى محمد بن عيسى ، المتوفی: ٢٧٩هـ ، جامعہ تعلیم القرآن والحدیث سیالکوٹ۔

٨: تحفة الاحوذي بشرح جامع الترمذي: امام أبي العلا محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحيم المباركفوري ، المتوفی: ١٣٥٣هـ ، لدار احياء التراث العربي بيروت لبنان .

٩: السنن النسائي ، مترجم: امام أبوعبد الرحمن أحمد بن شعيب بن على بن سنان بن بحر بن دينار ، المتوفی: ٣٠٣هـ ، نعمانی کتب خانہ لاہور۔

١٠: سنن ابن ماجة ، مترجم: امام أبوعبد الله محمد بن يزيد القزوينی ، المتوفی: ٢٧٣هـ ، مہتاب کمپنی تاجران کتب لاہور۔

١١: صحيح ابن خزيمة ، مترجم: امام أبوبكر محمد بن إسحاق بن خزيمة ، المتوفی: ٣١١هـ ، اشاعۃ الکتاب والسنۃ کراچی۔

١٢: صحيح ابن حبان، مترجم: امام أبو حاتم محمد بن حبان البستي، المتوفى: ٣٥٤هـ، شبیر برادرز اُردو بازار لاہور۔

١٣: صحيح ابن حبان: امام أبوحاتم محمد بن حبان البستى، المكتبة الاثرية سانگلہ ہل شیخوپورہ۔

١٤: السنن الدارمي، مترجم: امام أبومحمد عبد الله بن عبدالرحمن، المتوفى: ٢٥٥هـ، شبیر برادرز اُردو بازار لاہور۔

١٥: السنن الدارقطني، مترجم: امام أبوالحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى، المتوفى: ٣٨٥هـ، شبیر برادرز اُردو بازار لاہور۔

١٦: السنن الدارقطني: امام أبوالحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى، المتوفى: ٣٨٥هـ، نشر السنة ملتان.

١٧: السنن الكبرىٰ للنسائي: امام أبوعبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي، المتوفى: ٣٠٣هـ، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

١٨: عمل اليوم والليلة للنسائي: امام أبوعبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي المتوفى: ٣٠٣هـ، دارالكتاب العربي، بيروت لبنان.

١٩: عمل اليوم والليلة للنسائي، مترجم: امام أبوعبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي المتوفى: ٣٠٣هـ، مکتبہ حسینیہ گوجرانوالہ۔

٢٠: مسند أحمد: امام أبوعبد الله أحمد بن حنبل، المتوفى: ٢٤١هـ، نشر السنة ملتان.

٢١: مسند أحمد، مترجم: امام أبوعبد الله أحمد بن حنبل، المتوفى: ٢٤١هـ، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

٢٢: جزء القرآءة للبخارى، مترجم: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخارى، المتوفى: ٢٥٦هـ، مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

٢٣: الأدب المفرد للبخارى، مترجم: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخارى، دارالاشاعت کراچی.

٢٤: مستدرك الحاكم: امام أبوعبد الله محمد بن عبد الله بن محمد، المتوفى: ٤٠٥هـ، دارالفكر بيروت لبنان.

٢٥: مستدرك الحاكم ، مترجم: امام أبوعبد الله محمد بن عبد الله بن محمد ، المتوفى: ٤٠٥ هـ ، شبیر برادرز اُردو بازار لاہور۔

٢٦: السنن الكبرى للبيهقي : امام أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقي ، المتوفى: ٤٥٨ هـ ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

٢٧: السنن الكبرى للبيهقي ، مترجم: امام أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقي ، المتوفى: ٤٥٨ هـ ، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

٢٨: جزء القراءة للبيهقي ، مترجم: امام أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقي ، المتوفى: ٤٥٨ هـ ، ادارہ احیاء السنۃ گوجرانوالہ۔

٢٩: شعب الايمان للبيهقي ، مترجم: امام أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقي ، المتوفى: ٤٥٨ هـ ، دارالاشاعت کراچی۔

٣٠: الأسماء والصفات للبيهقي: مترجم: امام أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقي ، المتوفى: ٤٥٨ هـ ، مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ۔

٣١: التاريخ الكبير: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخارى ، المتوفى: ٢٥٦ هـ ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان .

٣٢: التاريخ الأوسط: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخارى ، المتوفى: ٢٥٦ هـ ، دارالصميحى للنشر والتوزيع الرياض .

٣٣: التاريخ الصغير: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخارى ، المتوفى: ٢٥٦ هـ ، دارالمعرفة بيروت ، لبنان .

٣٤: كتاب الضعفاء: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخارى ، المتوفى: ٢٥٦ هـ ، مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

٣٥: كتاب الجرح والتعديل: امام أبومحمد عبد الرحمن بن أبي حاتم ، المتوفى: ٣٢٧ هـ ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان .

٣٦: كتاب الضعفاء: امام أبوزرعة عبد الله بن عبد الكريم بن يزيد ، المتوفى: ٢٦٤ هـ ، الجامعه الاسلاميه بالمدينه المنورة .

٣٧: كتاب الضعفاء والمتروكين: امام أبوعبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائى ، المتوفى: ٣٠٣ هـ ، مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ۔

٣٨: كتاب الضعفاء الكبير: امام أبوجعفر محمد بن عمرو بن مو سى العقيلى، المتوفى: ٣٢٢هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

٣٩: كتاب الضعفاء والمتروكون: امام أبوالحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى، المتوفى: ٣٨٥هـ، مكتبه المعارف الرياض.

٤٠: كتاب الضعفاء والكذابين: امام أبوحفص عمر بن أحمد بن شاهين، المتوفى: ٣٨٥هـ، دراسة وتحقيق الدكتور عبدالرحيم محمد أحمد القسفرى.

٤١: كتاب الضعفاء: امام أبونعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران، المتوفى: ٤٣٠هـ، دارالثقافة تحقيق الدكتور فاروق.

٤٢: كتاب الضعفاء للساجي: امام أبويحيىٰ زكريا بن يحيىٰ بن عبد الرحمن بن بحر بن عدى بن عبدالرحمن، المتوفى: ٣٠٧هـ، دارالكتاب الاسلامى القاهرة.

٤٣: كتاب الضعفاء والمتروكين: امام أبوالفرج عبد الرحمن بن على بن محمد بن الجوزي، المتوفى: ٥٩٧هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

٤٤: الكامل في ضعفاء الرجال: امام أبوأحمد عبد الله بن عدى، المتوفى: ٣٦٥هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

٤٥: كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: امام أبوحاتم محمد بن حبان، المتوفى: ٣٥٤هـ، دارالصميعى للنشر والتوزيع الرياض.

٤٦: كتاب احوال الرجال: امام أبوإسحاق ابراهيم بن يعقوب الجوزجاني، المتوفى: ٢٥٩هـ، السيد صبيحى البدري اسامرائى.

٤٧: كتاب العلل: امام على بن عبد الله بن جعفر السعدى المدينى، المتوفى: ٢٣٤هـ، المكتب الاسلامي بيروت لبنان.

٤٨: كتاب العلل ومعرفة الرجال: امام أبوعبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، المتوفى: ٢٤١هـ، دارالقبس للنشر والتوزيع المكه العربية السعودية.

٤٩: كتاب العلل للدارقطني: امام أبوالحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى

الدارقطني، المتوفى: ٣٨٥هـ، دارالترومرية الرياض.

٥٠: كتاب المعرفة والتاريخ: امام أبويوسف يعقوب بن سفيان الفسوي، المتوفى: ٢٧٧هـ، المكتبه العلمية بيروت لبنان.

٥١: تاريخ يحيىٰ بن معين: امام أبوزكريا يحيى بن معين بن عون البغدادى، المتوفى: ٢٣٣هـ، مكتبه دارالقلم بيروت لبنان.

٥٢: تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: امام يحيىٰ بن معين بن عون البغدادى، المتوفى: ٢٣٣هـ، دارالمامون، للتراث بيروت لبنان.

٥٣: تاريخ أبي زرعة الدمشقي: امام أبوزرعة عبد الرحمن بن عمرو بن عبد الله بن صفوان، المتوفى: ٢٨١هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

٥٤: التاريخ الكبير: امام أحمد بن زهير بن حرب، المتوفى: ٢٧٩هـ، شركة غراس النشر والتوزيع.

٥٥: تاريخ الثقات: امام أحمد بن عبد الله العجلي، المتوفى: ٢٦١هـ، المكتبه الاثرية سانگلہ ہل شیخوپورہ۔

٥٦: تاريخ أسماء الثقات: امام أبوحفص عمر بن أحمد بن عثمان المعروف بابن شاهين، المتوفى: ٣٨٥هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

٥٧: علل الحديث: امام أبومحمد عبدالرحمن بن أبي حاتم الرازي، المتوفى: ٣٢٧هـ، مكتبه الرشد الرياض.

٥٨: العلل الصغير الترمذي: امام أبوعيسى محمد بن عيسى، المتوفى: ٢٧٩هـ، جامعه تعليم القرآن والحديث سيالكوٹ.

٥٩: العلل المتناهية: امام أبوالفرج عبدالرحمن بن على بن محمد بن الجوزي، المتوفى: ٥٩٧هـ، دار نشر الكتب الاسلامية لاهور.

٦٠: سوالات ابن الجنيد: امام أبوزكريا يحيىٰ بن معين بن عون البغدادى، المتوفى: ٢٣٣هـ، عالم الكتب بيروت لبنان.

٦١: سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة: امام على بن عبد الله بن جعفر السعدي المديني، المتوفى: ٢٣٤هـ، مكتبة المعارف الرياض، سعودى عرب.

٦٢: سوالات أبي داؤد: امام أبوعبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، المتوفى: ٢٤١هـ، مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة.

٦٣: سوالات حمزه بن يوسف السهمى للدارقطني: امام أبوالحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى، المتوفى: ٣٨٥هـ، مكتبة المعارف الرياض، سعودى عرب.

٦٤: سوالات أبوعبد الرحمن السلمى للدارقطني: امام أبوالحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى، المتوفى: ٣٨٥هـ، لدارالعلوم للطباعة والنشر الرياض.

٦٥: سوالات الحاكم النيساري للدارقطني: امام أبوالحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى، المتوفى: ٣٨٥هـ، مكتبه المعارف الرياض.

٦٦: سوالات مسعود بن على السجزي الحاكم: امام أبوعبد الله محمد بن عبد اللّٰه بن محمد الحاكم، المتوفى: ٤٠٥هـ، دارالغرب الاسلامي بيروت لبنان.

٦٧: طبقات ابن سعد: مترجم: امام أبوعبد الله محمد بن سعد البصري، المتوفى: ٢٣٠هـ، *نفیس اکیڈمی کراچی۔*

٦٨: كتاب الرسالة: امام أبوعبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن شافع بن سائب الشافعي، المتوفى: ٢٠٤هـ، دارالكتاب العربي بيروت لبنان.

٦٩: كتاب الرسالة: مترجم: امام أبوعبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن شافع بن سائب الشافعي، المتوفى: ٢٠٤هـ، *محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل کراچی۔*

٧٠: آداب الشافعي ومناقبة: امام أبومحمد عبدالرحمن بن أبي حاتم، المتوفى: ٣٢٧هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

٧١: المدخل الى الصحيح: امام أبوعبد الله محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم، المتوفى: ٤٠٥هـ، تحقيق ربيع بن هادي عمير المدخلي.

٧٢: معرفة علوم الحديث: امام أبوعبد الله محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم، المتوفى: ٤٠٥هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.
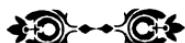
٧٣: معرفة علوم الحديث، مترجم: امام أبوعبد الله محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم، المتوفى: ٤٠٥ هـ، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور۔
٧٤: الكفاية في علم الرواية: امام أبوبكر أحمد بن على بن ثابت المعروف بالخطيب البغدادي، المتوفى: ٤٦٣ هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.
٧٥: تهذيب التهذيب: امام أبوالفضل أحمد بن على بن محمد بن حجر العسقلاني، المتوفى: ٨٥٢هـ، دار احياء التراث العربي بيروت لبنان.
٧٦: تقريب التهذيب: امام أبوالفضل أحمد بن على بن محمد بن حجر العسقلاني، المتوفى: ٨٥٢هـ، فاران اکیڈمی لاہور۔
٧٧: لسان الميزان في أسماء الرجال: امام أبوالفضل أحمد بن على بن محمد بن حجر العسقلاني، المتوفى: ٨٥٢هـ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔
٧٨: تلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: امام أبوالفضل أحمد بن على بن محمد بن حجر العسقلاني، المتوفى: ٨٥٢هـ، المكتبة الاثرية سانگلہ ہل شیخوپورہ۔
٧٩: تعريف اهل التقديس: امام أبوالفضل أحمد بن على بن محمد بن حجر العسقلاني، المتوفى: ٨٥٢هـ، جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية الرياض سعودى عرب.
٨٠: تهذيب الكمال في أسماء الرجال: امام أبوالحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف المزي، المتوفى: ٧٤٢هـ، دارالفكر.
٨١: خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال: امام صفى الدين أحمد بن عبد اللّٰه الخزرجي، المتوفى: ٩٢٣هـ، المكتبة الاثرية سانگلہ ہل شیخوپورہ۔
٨٢: ميزان الاعتدال في نقد الرجال: امام أبوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبى، المتوفى: ٧٤٨هـ، المكتبة الاثرية سانگلہ ہل شیخوپورہ۔
٨٣: الكاشف في معرفة من له روايةً في الكتب الستة: امام أبوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبى، المتوفى: ٧٤٨هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

٨٤: تذكرة الحفاظ: مترجم: امام أبوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبى ، المتوفى : ٧٤٨هـ، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور۔
٨٥: المغني في الضعفاء: امام أبوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبى ، المتوفى : ٧٤٨هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان .
٨٦: ديوان الضعفاء والمتروكين: امام أبوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبى ، المتوفى : ٧٤٨هـ، مكتبه النهفة الحديثة مكة المكرمة .
٨٧: الكواكب النيرات فى معرفة من اختلط من الرواة الثقات: امام لأبي البركات محمد بن أحمد المعروف بابن الكيال المتوفى: ٩٣٩هـ، دارالمامون للتراث دمشق بيروت .
٨٨: نهاية الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط: امام برهان الدين أبوإسحاق ابراهيم بن محمد بن خليل ، المتوفى : ٨٤١هـ، دارالحديث القاهرة .
٨٩: المنار المنيف في الصحيح والضعيف: امام شمس الدين أبوعبد الله محمد بن أبوبكر المعروف بابن قيم الجوزية ، المتوفى : ٧٥١هـ، مكتب المطبوعات الاسلامية بيروت .
٩٠: شرح علل الترمذي: الامام لابن رجب الحنبلى ، المتوفى: ٧٩٥هـ، مكتبة الرشد الرياض .
٩١: ذكر من يعتمد قوله في الجرح والتعديل: امام أبوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي ، المتوفى : ٧٤٨هـ، المكتبة العلمية لاهور .
٩٢: المتكلمون في الرجال: امام محمد بن عبد الرحمن السخاوي ، المتوفى: ٩٠٢هـ، المكتبة العلمية لاهور .
٩٣: اختصار علوم الحديث: مترجم: امام أبو الفدا اسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقى ، المتوفى : ٧٧٤هـ، مکتبہ اسلامیہ لاہور۔
٩٤: مقدمة ابن الصلاح: مترجم: امام أبوعمرو عثمان بن عبدالرحمن ، المتوفى: ٦٤٣هـ، مكتبه ناصريه فيصل آباد .
٩٥: نزهة النظر في شرح نخبة الفكر: مترجم : امام أبوالفضل أحمد بن على بن

محمد بن حجر العسقلاني ، المتوفى : ۸۵۲ھـ، ادارہ اسلامیات لاہور۔
۹٦: الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: امام أبوالفضل أحمد بن على بن محمد بن حجر العسقلاني ، المتوفى : ۸۵۲ھـ، مکتبہ اسلامیہ لاہور (تحقیق: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ)
۹۷: تذكرة الموضوعات والضعفاء: علامہ محمد طاہر بن علی الہندی، المتوفي :۹۸٦ھ، کتب خانہ مجیدیہ ملتان۔
۹۸: نصب الراية تخريج أحاديث الهداية: علامه جمال الدين عبد الله بن يوسف الزيلعی ، المتوفی: ۷٦۲ھـ، قدیمی کتب خانہ کراچی۔
۹۹: تجريد أسماء الرواة: أعده ، عمر بن محمود أبوعمر ، حسن محمود أبوهنيه ، مكتبة المنار ، الاردن .
۱۰۰: تحرير تقريب التهذيب: الدكتور بشار عواد معروف ، الشيخ شعيب الأرنؤوط ، موسسة الرسالة ، بيروت .
۱۰۱: موسوعة اقوال الدارقطني: الدكتور محمد مهدى المسيلمى ، اشرف منصور عبد الرحمن ، عالم الكتب بيروت لبنان .
۱۰۲: معجم الجرح والتعديل الرجال السنن الكبرى للبيهقي: الدكتور نجم عبد الرحمن خلف ، دارالراية الرياض .
۱۰۳: الدار النقي من كلام الامام البيهقي (في الرجال): حسين بن قاسم تاجي الكلدارى ، دارالفتح الشارقة .
۱۰٤: تعليقات الدارقطني على المجروحين لابن حبان البستي: خليل بن محمد العربي ، دارالكتاب الاسلامى القاهرة .
۱۰۵: سلسلة الأحاديث الصحيحة: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين البانى رحمه الله ، المتوفى: ۱۹۹۹ء ، مكتبة المعارف الرياض .
۱۰٦: سلسلة الأحاديث الصحيحة ، مترجم: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين البانى رحمه الله ، المتوفى: ۱۹۹۹ء ، مکتبہ قدوسیہ لاہور۔
۱۰۷: سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين البانى رحمه الله ، المتوفى: ۱۹۹۹ء ، مكتبة المعارف

الرياض .

۱۰۸: احادیث ضعیفہ کا مجموعہ، مترجم: الشیخ محدث العصر محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ، المتوفی: ۱۹۹۹ء، مکتبہ ضیاء السنۃ فیصل آباد۔

۱۰۹: إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين البانی رحمه الله، المتوفى: ۱۹۹۹ء، دارالکتب پشاور۔

۱۱۰: تمام المنة في التعليق على فقة السنة: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين البانی رحمه الله، المتوفى: ۱۹۹۹ء، دارالراية الرياض .

۱۱۱: أنوار الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من السنن الأربعة: محدث العصر شيخ الحديث حافظ زبير على زئى رحمه الله، المتوفى: ۲۰۱۳ء، مكتبة الاسلامية لاهور۔

۱۱۲: مقالات : محدث العصر شيخ الحديث حافظ زبير على زئى رحمه الله، المتوفى: ۲۰۱۳ء، مکتبۃ اسلامیہ لاہور۔

۱۱۳: القول المقبول في تخريج و تعليق صلوة الرسول: الشيخ أبوعبد السلام عبد الرؤف بن عبد الحنان ﷾، دارالاشاعت اشرفيه ضلع قصور .

۱۱٤: بدعات کا انسائیکلوپیڈیا لـلألباني: أبوعبيده مشهور بن حسن آل سلمان، الفرقان ٹرسٹ ضلع مظفر گڑھ۔

۱۱۵: رہبر تخریج حدیث: ڈاکٹر محمد اقبال احمد اسحاق، مکتبہ قاسم العلوم لاہور۔

مصنّف کی دیگر کتب

ا: الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني (حصہ اول مطبوعہ)
۲: الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني (حصہ دوم، زیر تکمیل)
۳: رفع یدین، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کی نظر میں۔
۴: بسم الله بالجهر کا تحقیقی جائزہ۔
۵: کیا بیس رکعات نمازِ تراویح سنت ہے؟
۶: صحیح مسنون اذکار اور دعائیں۔
۷: صحيح حصن المسلم (تحقیق وتخریج، مطبوعہ)
۸: صحيح حصن المسلم و ضعيف حصن المسلم (تحقیق وتخریج، مطبوعہ)
۹: كتاب الضعفاء والمتروكين (جلد اول، مطبوعہ)
۱۰: كتاب الضعفاء والمتروكين (جلد دوم، زیر تکمیل)
۱۱: نمازِ جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے (مطبوعہ)
۱۲: نمازِ وتر کا مسنون طریقہ (مطبوعہ)
۱۳: نماز کا صحیح مسنون طریقہ۔
۱۴: قربانی کے تین دن ہیں۔
۱۵: كتاب الثقات۔
۱۶: مقالات سلفی۔
۱۷: الحزب الاعظم کا تحقیقی جائزہ۔